إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ
وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا

نیکی اور برائی

کتاب و سنت کی روشنی میں پہچان

www.KitaboSunnat.com

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

نصار السنہ پبلیکیشنز
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 17
- مقدمہ 29

پہلا حصہ

باب 1
نیکی کی اہمیت وفضیلت

- دنیا میں راحت وسعادت 49
- آخرت میں اللہ کی عظیم ترنعمت جنت 49
- نیکیوں کا بدلہ بے حساب اور برائی کا صرف ایک مثل 50
- نیکی کا ایک پہلو 51
- نیکی انسان کی ذاتی بھلائی کا سبب ہوتی ہے 52
- دنیا کی زیب وزینت اور نیکی 53
- اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا قبول فرماتا اور انھیں اپنے فضل سے بڑھاتا ہے 54
- نیکی کو حقیر مت سمجھو 54
- نیکی کی طرف راہنمائی کرنے پر اجروثواب 56

باب 2
نیکیوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و قیمت

- نیکی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کا مزید فضل 58

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ذرہ بھر نیکی کو اللہ تعالیٰ دو چند کر دیتا ہے 58
- نیکی کا بدلہ بہتر سے بہتر اور برائی کا صرف ایک برائی کے برابر 59
- نصرتِ دین جیسے عمل کی اللہ کے ہاں قدر و قیمت 60
- تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ تمھیں کئی گنا زیادہ اجر عطا کرے گا 60
- تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ تمہارے گناہ معاف کرے گا 61

باب 3
قبولیت نیکی کی شرائط

- ایمان خالص 63
- اخلاص 65
  - عادات اور عبادت میں فرق 73
- اتباع رسول ﷺ 74
  - اتباع رسول ﷺ قرآنِ حکیم کی روشنی میں 74
  - اتباع رسول ﷺ احادیث مبارکہ کی روشنی میں 79
  - اتباع رسول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کی روشنی میں 84
  - ائمہ عظام رحمہم اللہ کی نظر میں اتباع سنت 90
  - امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اقوال 90
  - امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے اقوال 92
  - امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کے اقوال 93
  - امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اقوال 96

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 4
نیک بندوں کے اوصاف

- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا 98
- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنا 99
- تقویٰ اور پرہیز گاری 101
- توبہ کرنا 103
- ذکر الٰہی 106
- نماز پنج گانہ اور تہجد پڑھنے والے 110
- صبر کرنے والے 113
- شکر گزاری 115
- عاجزی وانکساری کرنے والے 117
- نماز قائم کرنے والے 119
- زکوٰۃ اور صدقہ دینے والے 121
- روزے رکھنے والے 124
- فحش کاموں سے بچنے والے 129
- خواہشات گناہوں سے اجتناب کرنے والے 132
- عفو ودرگزر کرنے والے 135
- حسن سلوک سے پیش آنے والے 138
- جاہلوں سے اعراض کرنے والے 143
- دین اسلام کی خاطر محنت کرنے والے 144

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- برائی کے بدلے اچھائی کرنے والے 148
- لوگوں پر رحم کرنے والے 152
- اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے 155
- رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہونے والے 159
- خواہشات نفس کی پیروی نہ کرنے والے 164
- تزکیہ نفس کرنے والے 168
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے 170
- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرنے والے 172
- نیک لوگوں سے دوستی رکھنے والے 174

باب 5
نیکیوں کا صلہ

- خوف اور غم سے نجات 176
- اللہ تعالیٰ کی مہمانی 178
- بھلائی ہی بھلائی ملنا 178
- بہترین اجر وثواب پانا 180
- روز قیامت کی ذلت ورسوائی سے بچنا 186
- امن وسکون کا ملنا 187
- دیدارِ الٰہی کا نصیب ہونا 188
- صدقۂ جاریہ 190
- جنت مل جانا 191

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اللہ کی مدد حاصل ہونا 194
- رزق میں فراخی 197
- نیک شخص کے مال واولاد کی حفاظت اللہ خود فرماتا ہے 198
- معاملات میں آسانی 200
- خیر وبرکت کی بارش کا نزول 201
- قرب الٰہی کا حصول 201
- جنت میں قرب رسول ﷺ 202
- اچھی موت کا نصیب ہونا 203
- دنیا میں پاکیزہ زندگی حاصل ہوتی ہے 206
- سابقہ گناہوں سے معافی مل جاتی ہے 207
- بخشش 209
- گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں 210
- رحمت الٰہی کا حصول 211
- بڑی کامیابی سے ہمکنار ہونا 213
- رضائے الٰہی کا حصول 215
- اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہونا 219
- دعائیں قبول ہوں گی 221
- مصیبتوں اور سختیوں سے نجات مل جاتی ہے 222
- اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی 223
- قبر کے عذاب سے چھٹکارہ حاصل ہوگا 224
- جہنم سے آزادی نصیب ہوگی 227

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 6
چھوٹی نیکیاں، بڑا ثواب

- سورۃ الاخلاص پڑھنے کی فضیلت 232
- ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت 233
- لا الہ الا اللہ.....قدیر پڑھنے کی فضیلت کا بیان 233
- سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت 234
- سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہنے کی فضیلت 235
- سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ.....کی فضیلت 235
- سید الاستغفار پڑھنے کی فضیلت 236
- سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، نماز کے بعد پڑھنے کی فضیلت کا بیان 237
- وضوء کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت 238
- نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت 239
- سنت کے مطابق وضوء کرنا 240
- مسواک کرنا 241
- تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد 242
- پہلی صف میں نماز پڑھنا 242
- صف کے داہنی جانب کھڑے ہونے کی فضیلت 243
- رفع الیدین کا ثواب 243
- سجدہ کی فضیلت 246

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- تشہد میں اشارہ کرنے کی فضیلت 247
- کسی مسلمان کی اللہ کے لیے مدد کرنا 248
- مفلس کو قرض معاف کر دینا 249
- توبہ واستغفار کرنا 250
- اللہ سے دعا کرنا 251
- راستے سے کانٹے ہٹانے کا ثواب 253
- پیاسے جانوروں کو پانی پلانا 254

باب 7
بڑی نیکیاں بڑا صلہ

- بیمار پرسی کرنا 255
- نماز جنازہ میں شرکت 256
- نفلی روزے رکھنے کا ثواب 257
- صدقہ خیرات کرنا 257
- امر بالمعروف ونہی عن المنکر 258
- صلح کرانا 259
- اللہ کے لیے محبت کرنا 260
- نرمی سے پیش آنا 262
- تواضع وانکساری 263
- خوش اخلاقی سے پیش آنا 263

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا 264
- لوگوں کو معاف کر دینا 265
- عیبوں پر پردہ پوشی کرنا 266
- والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا 268
- صلہ رحمی کرنا 269
- پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا 272
- زبان کی حفاظت کرنا 272
- فضول گفتگو سے پرہیز کرنا 275
- اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھنا 275

باب 8
نیکیوں کے اسباب وذرائع

- نیکی تقویٰ اختیار کرنا 281
- روزِ قیامت کی یاد 283
- ایمان لانا 287
- اخلاص نیت 291
- مسابقت 294
- جدوجہد 296
- نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون 300
- رضائے الٰہی مطمع نظر ہو 303

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نیکی کو حقیر نہ جاننا 305
- نیکی اس عقیدے سے ہو کہ اللہ دیکھ رہا ہے 307
- نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا 310

باب 9
نیکیوں کے آداب وتقاضے

- نیکی اور برائی میں تمیز کرنا 314
- نیکی پر استقامت اختیار کرنا 316
- نیکی برائی اور کراماً کاتبین 318
- نیکی یہ سمجھ کر کی جائے کہ اللہ اسے کبھی ضائع نہیں کرتا 321
- نیکی استطاعت کے مطابق کرنا 322
- نیکی اور عمل ذاتی 323
- نیکی کو فراموش نہ کیا جائے 324
- نیکی میں غفلت نہ برتی جائے 326
- نیکی یقین کے ساتھ کی جائے 328
- نیکی ثواب کی غرض سے کی جائے 329
- نیکی کی دعاء کرنا 332
- نیکی کا ارادہ کرنا 334
- نیکی اور صدقہ جاریہ 335

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا حصہ

باب 1
برائی

باب 2
چھوٹی برائیاں اور بڑا گناہ

- بغیر سوچے سمجھے بات کرنا 343
- نمازی کے آگے سے گزرنا 344
- لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بنانا 345
- جھوٹی قسم کھا کر مسلمان کا حق مارنا 345
- لوگوں کے اجتماعی مال میں ناجائز تصرف کرنا 346
- قطع تعلق کرنا 346
- نجومی کے پاس جانا 348
- پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا 348
- کسی کی برائی عیب ظاہر کرنا یا نقل اتارنا 349
- چغل خوری کرنا 349
- ماتم کرنا 350
- جانوروں پر ظلم کرنا 351
- حسد کرنا 352
- کسی کو حقیر جاننا 352

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- لوگوں کی خفیہ باتیں سننا 353
- کسی کی طرف ہتھیار کرنا 353
- غیبت چغلی کرنا 354
- ہمسائے کے حقوق ادا نہ کرنا 355
- تہبند کا ٹخنوں سے نیچے کرنا 355
- آپس میں اختلاف کو بڑھنا 355
- مسکین کو کھانا نہ کھلانا 357
- بے حیائی کے کام کرنا 358
- چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا 359
- مال و دولت میں بخل کرنا 360

باب 3
بڑے گناہوں کی بڑی سزا

- حد سے بڑھنے والوں کی سزا 361
- تکبر کرنے والوں کی سزا 362
- اللہ کی راہ سے بہکانے والوں کی سزا 365
- اہل ایمان کو مصیبتوں میں مبتلا کرنے کی سزا 367
- اللہ کے احکام نہ ماننے والوں کی سزا 368
- بدکردار کی سزا 370
- جھوٹ بولنے کی سزا 372
- اللہ کے ذکر سے اعراض کرنے والوں کی سزا 373

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نماز نہ پڑھنے والوں کی سزا 374
- قصداً بری باتیں کرنا 375
- زیادتی ظلم کرنے کی سزا 377
- خواہشات کے پیچھے چلنے والے کی سزا 377
- ایمان نہ لانے والوں کی سزا 379
- دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے کی سزا 380
- شرک کرنے والوں کی سزا 381

باب 4
برائی کی قباحتیں اور نقصانات

- برائی توبہ کی راہ میں رکاوٹ 385
- برائی کے معاملہ میں تعاون نہیں 386
- برائی سے منافقت پیدا ہوتی ہے 386
- برائی تدبیرِ بد سکھلاتی ہے 387
- برائی سے مصائب آتے ہیں 388
- برائی نفس کو برا بنا دیتی ہے 391
- برائی شیطان کی پسندیدہ ہے 392
- برائی اور انجامِ بد 392
- برائی اور بری موت 395
- برائی اور بری قبر 396
- برائی اور بری قیامت 398
- خاتمۃ الکتاب 400

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلوة والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین وعلی آله وصحبه ومن اقتداه إلی یوم الدین. اما بعد! فقد قال اللّٰہ سبحانه وتعالیٰ فی محکم کلامه

﴿ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَ لَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ ﴾ (النساء :123۔124)

مذکورۃ الصدر آیاتِ مبارکہ نے ایک انتہائی اہم حقیقت کو واضح فرمایا ہے۔ وہ حقیقت یہ ہے کہ اخروی نجات یعنی جنت کا حصول اور جہنم سے چھٹکارا، ذاتی خواہشوں، تمناؤں یا دعووں پر موقوف یا قائم نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے بڑی قوی برہان کی ضرورت ہے، ایک ایسی برہان جو جنت کے داخلے کا استحقاق مہیا کردے؛ کیونکہ شریعت نے جنت کو ایک مہنگا ترین سودا قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

'أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ'[1]

''خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔''

تو بھلا اتنی قیمتی اور مہنگی نعمت، محض ذاتی پسند وناپسند یا نفسانی خواہشات وخود ساختہ

---

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القیامة، رقم : 2450۔ سلسلة الصحیحة، رقم : 9540و 2330.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجیحات سے کیونکر حاصل ہوسکتی ہے؟

یہی وجہ ہے کہ جب اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) نے اپنی خواہشوں اور تمناؤں کے بل بوتے پر، اپنے جنتی ہونے کے دعوے کئے اور کہا:

﴿ وَقَالُوا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ﴾

(البقرہ:111)

یعنی ''جنت میں صرف یہود یا نصاریٰ جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کو ان کی ذاتی تمنا وخواہش قرار دیا اور فرمایا: ﴿ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ﴾ یہ تو ان کی اپنی تمنائیں ہیں۔ اور ساتھ ہی ان سے اس دعوے کی صداقت کے لیے برہان طلب فرمائی، ایسی برہان جو دخولِ جنت کا استحقاق فراہم کردے: ﴿ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾ (البقرہ: 111)

''یعنی اگر سچے ہو تو اپنی برہان پیش کرو۔''

ثابت ہوا کہ جنت کا داخلہ، ایک ایسی برہان پر موقوف ہے، جو کتاب وسنت سے مسلم ہو۔ مذکورہ بالا آیات نے پہلے ان تمناؤں، خواہشوں اور خوش فہمیوں کی سراسر نفی کی ہے، جن میں بیشتر لوگ مبتلا ہیں، اس کے بعد حصولِ جنت کے لیے دو برہانیں پیش کی ہیں۔

چنانچہ فرمایا:

﴿ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ﴾ (النساء: 123)

یعنی ''جنت کا داخلہ نہ تو تمہاری خواہشات پر ہے اور نہ اہل کتاب کی خواہشات وتمنیات پر ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس جملہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

'اَیْ لَیْسَ لَکُمْ وَلَا لَهُمُ النَّجَاتُ بِمُجَرَّدِ التَّمَنِّیْ ،بَلِ الْعِبْرَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَاِتِّبَاعِ مَا شَرَعَهُ عَلَى أَلْسِنَةِ الرُّسُلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكِرَامِ .'[1]

یعنی ''خالی تمناؤں اور خوش فہمیوں پر نجات کا انحصار نہیں ہے، نہ تمہارے لئے نہ یہود ونصاری کیلئے، نجات کا حصول اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی زبانوں کے ذریعے مشروع قرار دیا ہے، کی اتباع کے بغیر ممکن ہی نہیں۔''

واضح ہو کہ کامیابی کے حصول کی یہی برہان ہے، جسے یہاں دوصورتوں سے بیان کیا گیا ہے:

①: ﴿ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴾ (النساء : 123)

یعنی ''جو بھی شخص کسی برائی کا ارتکاب کرے گا وہ لازماً اس کی سزا دیا جائے گا اور وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست یا مددگار نہیں پائے گا۔''

جب یہ بات لازمی ٹھہری کہ ہر گناہ کی سزا مل کر رہے گی تو پھر اس سزا سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ تمام طرح کی برائیوں سے اجتناب کیا جائے، تو گویا حصولِ نجات یعنی: جہنم سے بچاؤ اور جنت کے داخلے کے لیے پہلی برہان یہ ہے کہ برائیوں سے یکسر گریز کیا جائے۔

②: دوسری برہان جو آیاتِ بالا میں مذکور ہے، یہ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴾ (النساء : 124)

یعنی ''جو بھی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مؤمن ہو، تو یہ لوگ یقیناً جنت میں داخل ہونگے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔''

اس آیتِ مبارکہ نے دخولِ جنت کی دوسری برہان مہیا کردی ہے، یعنی: اعمالِ صالحہ کا اختیار واقتراف۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت الآیة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات! واضح ہوا کہ حصولِ جنت کی مکمل برہان، دو چیزیں ہیں ①: گناہوں سے اجتناب ②: نیکیوں سے محبت اور انہیں دوام واستمرار کے ساتھ ادا کرتے رہنا۔

یہ معاملہ اس قدر متعین ہے اور ساتھ ساتھ انتہائی دقیق بھی، کہ ذرہ برابر نیکی اور ذرہ برابر برائی، کامیابی یا ناکامی پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ﴾ (الزلزال: 7، 8)

''جو ایک ذرہ کے برابر نیکی انجام دے گا وہ اسے دیکھے گا (اور اس کی جزا سے فیضیاب ہوگا) اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا (اور اس کی سزا سے ہمکنار ہوگا)''

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے صحابیٔ رسول ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل فرمایا ہے:

' اَلْبِرُّ لَا يَبْلَى وَالْإِثْمُ لَا يُنْسَى .'

''نیکی کبھی بوسیدہ نہیں ہوتی، اور گناہ کسی صورت بھلایا نہ جائے گا۔''

نیکی یا برائی کی معرفت، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بدرجۂ اتم حاصل ہو رہی ہے:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾

(الحشر: 7)

''یعنی جو چیز تمہیں رسول دے اسے لے لو، اور جس چیز سے رسول منع فرمادے اس سے باز آجاؤ۔''

اس آیت مبارکہ نے یہ بات خوب صراحت کے ساتھ سمجھادی ہے کہ نیکی صرف وہ عمل ہے جو رسول کریم ﷺ سے حاصل ہو، یعنی اس کا ذکر قرآن و حدیث میں ہو؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہی دو چیزیں عطا فرمائی ہیں:

'تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا أَبَدًا كِتَابُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ.'[1]

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب تک تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رکھو گے، کبھی گمراہ نہیں ہوگے: ①: اللہ کی کتاب اور ②: اس کے نبی (ﷺ) کی سنت۔''

اسی طرح برائی کی تعریف بھی واضح ہوگئی، چنانچہ ہر وہ چیز برائی قرار پائے گی جو رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ نہ ہو یا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا ہو۔

قرآن مجید نے نیکیوں اور برائیوں کے تعلق سے دوٹھکانے بیان کرکے، نیکیوں اور برائیوں کے انجام کا تعین کردیا ہے، چنانچہ ایک مقام پر ان دوٹھکانوں کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا: ﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝﴾ (الشوریٰ:7)

یعنی ''ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا۔''

دوسرے مقام پر ان دونوں گروہوں کا انتہائی جامعیت کے ساتھ تعارف پیش کردیا گیا:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝﴾

(الإنفطار : 14)

یعنی ''بلاشبہ نیک لوگ ہی جنت میں جائیں گے اور برے لوگ جہنم میں جائیں گے۔''

یہاں بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ اہل جنت اور اہل جہنم کا ذکر حاصل ہوگیا، چنانچہ اہل جنت، صرف ابرار ہیں اور اہل جہنم، فاسق وفاجر لوگ ہیں۔ 'ابرار' عربی لغت میں جمع کا صیغہ ہے جس کا واحد ''بر'' ہے۔

جبکہ 'فجار' فاجر کی جمع ہے۔ فاسق اور فاجر ہر وہ شخص کہلاتا ہے جو رسول کریم ﷺ کی اطاعت سے خارج ہوجائے، خواہ بظاہر اس کا وہ عمل کتنی ہی بڑی نیکی کیوں نہ معلوم ہورہا

[1] مؤطا امام مالك، كتاب القدر، باب النهى عن القول بالقدر، رقم :3۔ مستدرك حاكم :93/1 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو،اور اس کے مقابلے میں ابرار وہ لوگ ہیں جو اپنے ہر عمل میں رسول کریم ﷺ کی اطاعت میں داخل رہیں۔

حضرات! نیکی اور برائی کے فہم کے لیے یہ نکتہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے،لیکن بیشتر لوگ اس سے غافل یا متغافل ہیں، چنانچہ وہ اپنی خود ساختہ بدعات کو نیکی سمجھ کر ان پر پوری شدومد کے ساتھ جتے ہوئے ہیں،اور شیطان بھی ان اعمال کو ان کے لیے مزین کر کے اپنی دوستی کا حق نبھا رہا ہے،اور یہ اللہ رب العزت کا نظام بھی ہے کہ جو شخص وحی الٰہی یعنی کتاب وسنت سے اعراض کر کے دوسرے طرق اختیار کرے گا شیاطین کو ان کا دوست بنا دے گا، جو ان کے ان طرق کو مزید مزین کر کے،ان پر مزید استحکام اور رسوخ کی فراہمی کا ذریعہ بن جائیں گے:

﴿ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴾ (الزخرف : 36)

یعنی ''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر (قرآن وحدیث) سے اعراض کرے گا ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیں گے جو اس کا دوست بنا رہے گا۔''

ہم اس انتہائی اہم نکتہ کو چند مثالوں سے مزید اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

ایک شخص عمر بھر، پوری پوری رات کا قیام کرتا رہے اور لمحہ بھر کے لیے بھی نہ سوئے،تو اس کے اس عمل کو نیکی قرار دیں گے یا برائی ؟ اور اس شخص کو ابرار میں سے شمار کریں گے یا فجار میں سے؟

یا ایک شخص عمر بھر روزے رکھتا رہے اور کبھی ناغہ نہ کرے، تو اس کے اس عمل کو نیکی قرار دیں گے یا برائی ؟ اور اس شخص کو ابرار میں سے شمار کریں گے یا فجار میں سے؟

یا ایک شخص اپنا گھر بار چھوڑ کر عمر بھر کے لیے مسجد میں ڈیرے ڈال دے تا کہ مکمل یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے، تو اس کے اس عمل کو نیکی قرار دیں گے یا برائی؟ اور اس شخص کو ابرار میں سے شمار کریں گے یا فجار میں سے؟

بظاہر یہ تینوں عمل عظیم الشان نیکیاں معلوم ہو رہی ہیں،اور یہ تینوں اشخاص ،ابرار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمار ہو رہے ہیں، لیکن حقیقتِ حال کیا ہے؟ یہ جاننے کے لیے صحیح بخاری کی حدیث پڑھیے اور اس پر بار بار غور و فکر کیجیے:

’وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ:أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ!إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .‘[1]

’’سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس آئے، اور نبی ﷺ کی عبادت سے متعلق سوال کیا، اور جب انہیں نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو معمولی سمجھا، اور کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا نسبت ہے، آپ کی تو اللہ نے پہلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نفل ادا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ دن بھر کا روزہ رکھوں گا، کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پس نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار، اللہ کی قسم! میں تم میں

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: 5063.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ، اور پرہیزگار ہوں، اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

ان نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہوا کہ نیکی صرف رسول اکرم ﷺ کے قول وعمل کی اتباع کا نام ہے، اور جو چیز آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، نہ وہ نیکی ہے، نہ اس کے کرنے والے کو ابرار میں شمار کیا جاسکتا ہے، اور ظاہر ہے کہ جب وہ ابرار میں شمار کا مستحق نہیں ہے تو پھر فجار ہی میں شامل ہوگا۔ نیکی اختیار کئے رہنے اور برائی سے اجتناب کرتے رہنے کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ روش، عین تقویٰ ہے؛ کیونکہ تقویٰ، فعلِ اوامر اور ترکِ نواہی کا نام ہے۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ ہمارا دین، دین تقویٰ ہے، ہمارے دین میں کامیابی کا انحصار تقویٰ پر قائم ہے، جنت متقین کا ٹھکانہ ہے: ﴿اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (آل عمران : 133) ہر عمل کا بہتر انجام تقویٰ ہی پر قائم ہے: ﴿وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴾ (طٰہٰ : 132)

حضرات! مذکورہ بالا تمام امور کی روشنی میں، نیکی اور برائی کی معرفت ایک انتہائی ضروری امر قرار پاتی ہے، جس کے لیے ایک مفصل کتاب کی ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے۔

اللہ رب العزت اجرِ جزیل اور جزاءِ کثیر عطا فرمائے ہمارے محترم بھائی اور فاضل دوست جناب ابوحمزہ عبدالخالق آف امریکہ کو، جنہوں نے دیارِ غیر میں رہتے ہوئے معاشرہ کی اس اہم ضرورت کو محسوس کیا اور نیکی اور برائی کے تعلق سے اس انتہائی نافع کتاب کی تالیف فرمائی، جو ان شاء اللہ ان کے اخلاص کا مظہر ہے، اور ہمیں امیدِ قوی ہے، جس کے لیے دعا گو بھی ہیں کہ یہ کتاب ان کے میزانِ حسنات میں ایک نمایاں مقام کی حامل ہوگی۔

(وبنعمته تعالیٰ تتم الصالحات)

جب ہم نے محترم شیخ حافظ حامد محمود حفظہ اللہ اور بھائی ابوحمزہ کی طلب پر، تقریظ لکھنے کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلم اٹھایا تو ذہن میں بہت سی باتیں تھیں، جن پر مفصل لکھنے کا ارادہ تھا، مگر کتاب کی ورق گردانی اور چیدہ چیدہ مقامات کے مطالعے سے نیز فہرست کے ملاحظہ سے ہم پر واضح ہوا کہ وہ تمام باتیں بحمداللہ کتاب میں موجود ہیں، اور انتہائی مدلل انداز سے، نیز عبارت کی سلاست وسہولت کا معیار بھی قابلِ ستائش ہے، لہٰذا تکرار اور تطویل سے بچنے کے لیے ہم اپنے قلم رواں کو روکنے پر مجبور ہوگئے۔

کتاب کی افادیت، نیز اس کی ضرورت واہمیت معلوم کرنے کے لیے کتاب کے چند چیدہ چیدہ موضوعات ملاحظہ ہوں:

①: نیکی کی اہمیت وفضیلت ②: اللہ کے نزدیک نیکی کی قدر و قیمت ③: نیکیوں کے عنداللہ قابلِ قبول ہونے کے شرائط ④: نیک بندوں کے اوصاف ⑤: اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکیوں کا صلہ ⑥: چھوٹی نیکیوں کا بڑا ثواب ⑦: بڑی نیکیوں کا بڑا ثواب ⑧: وہ امور جنہیں بروئے کار لاکر نیکیاں کمانا ممکن ہوسکتا ہے (اسباب وذرائع) ⑨: نیکیوں کے آداب وتقاضے۔

اسی طرح برائیوں کے تعلق سے ①:..... برائی کی تعریف ②:..... برائی کی مذمت و شناعت ③:..... چھوٹی چھوٹی برائیوں کے بڑے بڑے عذاب ④:..... بڑے بڑے گناہوں کی بڑی بڑی سزائیں ⑤:.....اور برائیوں کی دیگر قباحتوں اور نقصانات، اس کتاب کے اہم مباحث میں شامل ہیں۔

کتابِ ھذا اپنی اہمیت کے پیشِ نظر، اس مضمحل معاشرہ کے ہر فرد کی ضرورت ہے، امیدِ واثق ہے کہ یہ بے راہ روی کے شکار افراد کے لیے منارۂ نور ثابت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ ولی التوفیق .

ہم اختتامی سطور میں ان بھائیوں کو جو اعمالِ صالحہ کے حریص ہیں یہ نصیحت دیں گے کہ انہیں اخلاص اور سنتِ رسول کی متابعت کے ساتھ انجام دیں اور جب یہ شرائط متحقق ہوں تو اجروثواب کے تعلق سے مایوسی کی کوئی کیفیت نہ ہو، بلکہ اجروثواب کے حصول کی قوی امید وابستہ ہو، اور اس کی تصدیق بھی ہو یہ نکتہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے حاصل ہوتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعِدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ.' [1]

یعنی ''چالیس خصلتیں ہیں، جن میں سب سے چھوٹی خصلت کسی کو بکری کا تحفہ دینا ہے، جو شخص ان میں سے کوئی ایک خصلت اپنانے میں کامیاب ہوگیا اس شرط کے ساتھ کہ اسے اس کے ثواب کی پوری امید ہو اور اس اجر کے وعدے کو سچا قرار دیتا ہو تو اللہ رب العزت اس خصلت کے بدلے اسے جنت میں داخل کردے گا۔''

لہٰذا ہر نیکی کرنے والا، اپنی ہر نیکی میں ہمیشہ ان دو باتوں کو ملحوظ رکھے:

① اس نیکی کا جو بھی اجر بیان ہوا ہے وہ حق اور سچ ہے۔

② اس نیکی کا ثواب مجھے ضرور حاصل ہوگا۔

گناہوں کے تعلق سے ہم یہ نصیحت کریں گے کہ اگرچہ تقویٰ، گناہوں کو یکسر چھوڑ دینے کا نام ہے، لیکن گناہ کے ارتکاب کے فوراً بعد توبہ کرلینا بھی تقویٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ ﴾ (آل عمران: 135)

یعنی ''(وہ لوگ بھی متقی ہیں) جو جب کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں یا اپنے نفسوں پر زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرکے اپنے گناہوں سے استغفار شروع کردیتے ہیں (انہیں یہ بتا کر خوش کردیجئے) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا بھلا کون ہے جو گناہوں کو معاف کرسکے۔''

لہٰذا جن لوگوں کی سابقہ زندگی گناہوں سے آلودہ رہی وہ ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط﴾ (الزمر:53) جیسی عظیم بشارت کو پیشِ نظر رکھیں اور توبۃ النصوح کے بعد اعمالِ صالحہ کے تسلسل کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں، یقیناً ان کی زندگی دنیا میں حیاتِ طیبہ اور قیامت کے دن عیشۃ راضیۃ کی مصداق بن جائے گی، اور یہ یقین حاصل کرلیں کہ اللہ بھی

[1] صحيح بخاري، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، رقم :2631.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے بندوں کو خوب معاف کرتا ہے: ﴿ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ﴾ (طٰہٰ:82) یعنی ''اور میں خوب معاف کرنے والا ہوں ان بندوں کو جو سچی توبہ کر کے ایمان وعمل صالح اختیار کرلیں اور پھر اس راستے پر مستقل چلتے رہیں۔''

ایسے لوگ صرف بخشش ہی کے مستحق نہیں ہیں، بلکہ بخشش کے بعد کے پیار اور محبت کے بھی مستحق بن جاتے ہیں: ﴿ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴾ (البروج : 14)

یعنی ''وہ ذات خوب بخشنے والی اور بخشش کے بعد خوب محبت کرنے والی ہے۔''

حضرات! اس تاریک معاشرہ کی ظلمتوں میں یہ کتاب ایک نور کی کرن ہے، جس کی تالیف پر اس کے مؤلف محترم بھائی عبدالخالق ﷾ ہماری نیک دعاؤں اور تمناؤں کے مستحق ہیں، بدعت اور الحاد کے اس دور میں جس انداز سے وہ تصنیفی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور جو عنوانات انہوں نے اپنی تحریری مساعی کے لیے تجویز کیے ہیں۔ جس جدوجہد سے انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچا رہے ہیں۔ اس گئے گزرے دور میں اس کی حیثیت جہادِ بالقلم سے کم نہیں۔ آج کا دور ہوش رُبا گرانی کا دور ہے اور آج تصنیف وتالیف کا کام کرنے کے لیے جس قدر اسباب و وسائل کی ضرورت ہے اس سے ہر صاحب علم آگاہ ہے۔ لیکن برادر مکرم یکے بعد دیگرے چند سال میں ۴۰ سے زیادہ علمی اور ضخیم کتابیں نہایت عمدگی سے پبلک میں لے آئے ہیں۔ سچ ہے ؏

ہر کسے را بہر کارے ساختند

اللہ تعالیٰ جب کسی سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو اس کے لیے راہ کی مشکلات آسان ہوجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سعیٔ جمیل اور دیگر تمام مساعیٔ حسنہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے اپنے بندوں کے لیے نافع بنادے۔

اس کتاب کی ترتیب، علمی تخریج اور اضافہ جات میں محترم شیخ حافظ حامد محمود ﷾ کی انتھک محنت نیز مراجعہ کا اہتمام بھی شامل ہے، حقیقت یہ ہے کہ ادارہ میں ان کا وجود انتہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری اور ایک بہت بڑی نعمت ہے اور ان کا اخلاص اس پر مستزاد ہے، آج جبکہ دنیا مذہب سے بہت دور جا چکی ہے اور تعلیم یافتہ طبقہ کے مطالعہ کے محبوب ترین موضوع افسانہ، ڈرامہ، تاریخی اور جاسوسی ناول کے علاوہ نفسیات اور جنسیات رہ گئے ہیں۔ اس غربتِ اسلام کے دور میں توحید و سنت، ارکانِ اسلام اور اسلامی اخلاق جیسے خشک اور غیر مانوس لیکن بنیادی مسائل کو موضوعِ تصنیف بنانا اسی شخص کا کام ہے جسے توفیقِ ایزدی نے اپنے دین کی خدمت کے لیے چن لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اجرِ جزیل عطا فرمائے اور جملہ مساعیٔ جمیلہ و جلیلہ کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی مسلسل جدوجہد کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمادے، دیگر تمام مشارکین ومساہمین کا ہمہ قسم کا تعاون قبول فرمالے۔ آمین

اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ کتاب ''نیکی اور برائی'' اپنے مباحث میں ایک دلچسپ اور جامع کتاب ہے۔ اس کتاب میں وہ تمام مسائل اچھے انداز میں بیان کیے گئے ہیں جو سنت کے عین مطابق ہیں اور جن کا مطالعہ کر کے انسان نیکی اور برائی کی راہ متعین کر سکتا ہے۔ کتاب کی یہ بحث بڑی عمدہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب متذکرہ موضوع پر ایک جامع، مدلل اور دلنشین پیرایہ میں لکھی گئی ہے اور نہایت مفید ہے۔ کتاب کی ہمہ گیری اس سے ظاہر ہے کہ اس میں کم وبیش ۲۰۰ عنوانات پر بحث کی گئی ہے اور ہر عنوان مطلب خیز اور جاذب توجہ ہے اور یہاں مصنف کا انداز سنجیدہ اور عالمانہ ہے۔ نیز غلط اور درست راہوں کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔ اسوۂ رسول ﷺ سے ہٹ کر ملت صد پارہ کے خطرناک نتائج بھی بتا دیے گئے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ کتاب اپنے موضوع پر کامیاب ہے۔ طرزِ تحریر دلکش ہے۔ عبارت سلیس، عام فہم اور آسان ہے، درحقیقت یہ کتاب جواہرات سے تولنے کے لائق ہے۔

واللہ ولی التوفیق، وأصلی وأسلم علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه وأهل طاعته أجمعین.

کتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفسِنَا، وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾ (آل عمران : 102)

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ ﴾ (النساء : 1)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب : 71، 72)

ع نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا؟
کاغذی ہے پیرہن پر پیکر تصور ہوگا

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو تخلیق کیا، اسے بے شمار، بیش بہا نعمتوں سے نوازا۔

﴿ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ ﴾ (ابراھیم:34)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آخرت کی کامیابی کے لیے اس نے اسے خیر و شر دونوں راہیں دکھا دی ہیں۔

﴿ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴾ (البلد : 10)

''اور ہم نے اس کو دونوں راستے دکھا دیے۔''

ان میں سے ایک راستہ نیکی کا ہے، جس کا ثمرہ جنت اور اس کی نعمتیں ہیں، جبکہ دوسرا راستہ برائی کا ہے، جس کا نتیجہ جہنم اور اس کے عذاب ہیں اور انسان کو ان دونوں راستوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی صلاحیت بھی بخشی۔

﴿ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ﴾ (الکھف:29)

''پس جو چاہے ایمان لے آئے، اور جو چاہے انکار کر دے۔''

طالبانِ جنت، صالحین اللہ پر دل سے ایمان لاتے ہیں اور اپنے اعضاء و جوارح کے ذریعہ عمل صالح کرتے ہیں، اور اللہ کی بندگی اور دعوت الی اللہ کی راہ میں انھیں جو صعوبتیں لاحق ہوتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں، اور وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و رحمت کی نصیحت کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ ﴾ (البلد : 17، 18)

اور برے لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں، نہ ایمان لاتے ہیں، اور نہ عملِ صالح کرتے ہیں، اور جذبۂ رحمت سے محروم ہونے کے باعث نہ اللہ کے بندوں پر رحم کرتے ہیں، وہ بدبخت لوگ ہوتے ہیں، اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جس میں ان کے داخل ہو جانے کے بعد اس کے دروازے ہمیشہ کے لیے بند کر دیے جائیں گے۔ اس سے کبھی نہیں نکل پائیں گے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ ﴾

(البلد: 19، 20)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ ﴾

(الإنفطار : 13، 14)

''بے شک نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے، اور بے شک بدکار جہنم میں ہوں گے۔''

اور سورۃ الشوریٰ آیت (7) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ ﴾ (الشوریٰ:7)

''ایک گروہ جنت میں ہوگا، اور ایک گروہ جہنم میں۔''

اللہ تعالیٰ ہمارے کمزور و ناتواں جسموں پر جہنم کی آگ کو حرام کردے۔ آمین۔

نیکی اور برائی کی پہچان کے لیے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت اور فہم انتہائی ضروری ہے۔

﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾ (الحشر : 7)

''اور جو چیز تمھیں رسول دے اسے لے لو، اور جس چیز سے رسول منع کردے اس سے باز آجاؤ۔''

یعنی نیکی وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول نیکی گردانیں، اُس کے سوا گمراہی ہی گمراہی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا أَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ .'[1]

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب انھیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہوگے۔ ① اللہ کی کتاب اور ② اس کے نبی (ﷺ) کی سنت۔''

---

[1] مؤطا امام مالك، كتاب القدر، باب النهى عن القول بالقدر، رقم :3۔ مستدرك حاكم :93/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ اور حدیث شریفہ کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ ہر وہ چیز جو رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ نہ ہو، یا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا ہو اور بندہ اسے کرگزرے تو وہ بھی معصیت شمار ہوگی۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.'[1]

''جس شخص نے ہمارے دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا، جو اس میں نہیں تھا تو وہ مردود ہے۔''

یاد رہے کہ وہ کام بھی مردود ہے اور ساتھ میں برائی کرنے والا بھی مردود ہے۔ کام بظاہر کتنا ہی نیکی کا ہو مگر جب وہ قرآن وسنت سے ثابت نہیں، یا اس کا طریقہ قرآن وسنت سے ثابت نہیں تو وہ نیکی کے بجائے برائی بن جاتا ہے، اور اس کا کرنے والا ''بار'' نہیں بلکہ ''فاجر'' کہلائے گا۔ دلیل کے لیے اس حدیث مبارک کو پڑھیے گا، آپ کو ٹھیک ٹھیک اندازہ ہوجائے گا۔

عمرو بن سلمہ سے مروی ہے: ''ہم لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر صبح کی نماز سے قبل جمع ہوتے تھے۔ جب آپ نکلتے تو ہم آپ کے ساتھ مسجد کی طرف جاتے، ایک دن سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے اور ان کے نکلنے پر فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے ابھی ابھی مسجد میں عجیب وغریب چیز دیکھی ہے اور الحمدللہ خیر ہی دیکھی ہو، آپ نے فرمایا: وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: اگر آپ زندہ رہے تو ابھی دیکھ لیں گے۔

کہا: میں نے مسجد میں کچھ لوگوں کو حلقے بنائے ہوئے دیکھا، وہ نماز کا انتظار کر رہے تھے، اور ان کے ہاتھوں میں کنکریاں تھیں، ہر حلقہ میں ایک آدمی انھیں کہتا ہے: سو مرتبہ ''اللہ

[1] صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم: 2697.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکبر‘‘ کہو، تو وہ سو مرتبہ ’’اللہ اکبر‘‘ کہتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے کہ سو مرتبہ ’’لا الہ الا اللہ‘‘ کہو تو وہ سو مرتبہ ’’لا الہ الا اللہ‘‘ کہتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے کہ سو مرتبہ ’’سبحان اللہ‘‘ کہو تو وہ سو مرتبہ ’’سبحان اللہ‘‘ کہتے ہیں۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے انھیں کیا کہا ہے؟ فرمایا: میں تو آپ کے حکم اور رائے کا انتظار کر رہا ہوں اور انھیں کچھ نہیں کہا، فرمایا: کیا تو نے انھیں حکم نہیں دیا کہ وہ اپنی برائیاں شمار کریں اور اپنی نیکیوں کو ضائع نہ کریں۔ پھر وہ چلے اور ہم بھی ان کے ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ وہ ان حلقوں میں سے ایک حلقہ کے پاس آئے، اور ان کے پاس کھڑے ہوئے، پس ان سے کہا! میں تمھیں کیا کرتے دیکھ رہا ہوں؟ انھوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کنکریاں ہیں، اور ہم ان پر ’اللّٰہ اکبر‘، ’لا الہ الا اللّٰہ‘ اور ’سبحان اللّٰہ‘ شمار کرتے ہیں۔

فرمایا: پس تم اپنی برائیاں شمار کرو، میں ضامن ہوں کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہ ہوں گی، اے امت محمد یہ! تمہارے لیے افسوس ہے، کتنی جلدی تم ہلاک ہونے والے ہو۔ تمہارے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سارے صحابہ موجود ہیں، اور یہ آپ کے کپڑے ہیں جو ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے، اور آپ کے برتن ابھی تک نہیں ٹوٹے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً تم ایسے دین پر چلنا چاہتے ہو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت سے بھی زیادہ ہدایت والا ہے یا تم گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو۔ انھوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہم نے تو بھلائی کا ارادہ ہی کیا ہے۔

فرمایا: کتنے ہی لوگ بھلائی کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اس کو پہنچ نہیں سکتے، (یعنی وہ بظاہر تو بھلائی کا کام کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ بھلائی نہیں ہوتی) یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان کیا کہ ایسی قوم بھی ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، اور اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ شاید ان کے اکثر تمھیں سے ہوں، پھر ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پھرے۔

عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا کہ ان حلقوں والے اکثر لوگ جنگ نہروان کے دن خوارج کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف تیراندازی کر رہے تھے۔''[1]

اس حدیث پاک سے پتا چلا کہ بظاہر بھلائی، جب طریقہ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہو تو وہ بھلائی اور نیکی نہیں، بلکہ وہ فسق و فجور ہے مزید برآں اُس کا کرنے والا فاسق، فاجر و مردود ہے اور اس کا انجام بھی انتہائی خطرناک ہے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

شریعت جس چیز کو حلال قرار دیتی ہے تو اُس کی وجہ اُس کا پاک ہونا ہے، اور جس چیز کو حرام قرار دیتی ہے تو اُس کی وجہ اُس کا خبیث ہونا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ (الاعراف:157)

''اور وہ اُن کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے، اور خبیث چیزوں کو اُن کے لیے حرام قرار دیتا ہے۔''

معلوم ہوا کہ نیکی پاکیزہ چیز ہے، اور برائی خبیث۔ اسی لیے اُس نے ہر قسم کی برائی کو حرام کر دیا ہے۔ مزید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الاعراف : 33)

''آپ کہہ دیجیے کہ میرے ربّ نے بے حیائی کے تمام کام چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور ہر قسم کے گناہ اور ناحق بغاوت اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور اللہ پر لاعلمی میں اپنی طرف سے کوئی بات کہنا، سب حرام کر دیا ہے۔''

---

[1] سنن دارمی، المقدمة، رقم: 210- مجمع الزوائد، رقم: 863.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برائی تو اتنی خطرناک چیز ہے کہ وہ قبولیت عبادت کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ چنانچہ سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں ان قوموں کو جانتا ہوں جو روزِ قیامت تہامہ کے پہاڑوں کے مثل نیک اعمال لے کر حاضر ہوں گے۔ لیکن اللہ عزوجل ان کو گردوغبار کی طرح اُڑا کر بیکار کردے گا۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ان لوگوں کو نہیں جانتے، آپ ان کا حال اور ان کی صفات بیان فرمائیں تاکہ ہم اُن کے زمرہ میں شامل نہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے ہی بھائی تمہاری جنس بنی آدم سے ہوں گے، جو تمہاری طرح راتوں کو عبادت کریں گے، لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ جب خلوت اور علیحدگی میں ہوں گے تو حرام امور اور حرام چیزوں کا ارتکاب کریں گے۔''[1]

ہر انسان پر دو فرشتے مقرر ہیں۔ ایک دائیں طرف ہے جو نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا بائیں طرف ہے جو بدیاں لکھتا ہے۔ انسان کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ لکھ لیتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کے ڈائری نویس مقرر ہیں تو انسان کو سنبھل کر کلام کرنا چاہیے۔ نیک کلام کرے۔ برائی اور بیہودہ کلام سے اجتناب کرے۔ مثل مشہور ہے ؏

پہلے تولو، پھر بولو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾﴾ (ق: 18)

''انسان کوئی بات نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ نزدیک اس کے نگہبان تیار ہیں۔''

سورۃ یونس میں ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾﴾ (یونس: 21)

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 5245- سلسلة الصحيحة، رقم: 505.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بے شک ہمارے بھیجے ہوئے تمہاری کارستانیاں لکھتے جاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے کاتبین انسان پر مقرر ہیں۔ جو کچھ وہ کرتا ہے صبح و شام یہ فرشتے بدلتے رہتے ہیں اور تمام اعمال نامے لکھ کر عرش کے تلے جمع کرتے رہتے ہیں۔ پھر قیامت کے روز ہر شخص کو اس کا اعمالنامہ پیش کر دیا جائے گا۔ کمپیوٹر کی طرح کلک (Click) کیا جائے گا اور ہارڈ ڈرائیو سے مکمل ڈیٹا (Data) سامنے آ جائے گا۔ جس کو وہ خود پڑھ لے گا۔

﴿ وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ ﴾

(بنی اسرائیل: 13، 14)

''اور ہم نے ہر آدمی کا نامۂ اعمال اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے، اور روزِ قیامت ہم اس کے اعمال کی ایک کتاب نکالیں گے جسے وہ اپنے سامنے کھلی ہوئی پائے گا۔ (اس سے کہا جائے گا) اپنا نامۂ اعمال پڑھو، آج تم خود بحیثیت محاسب اپنے لیے کافی ہو گے۔''

انسان اپنا ڈیٹا نامۂ اعمال پڑھ کر افسوس کرے گا۔

﴿ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ ﴾ (الکھف:49)

''اور نامۂ اعمال سامنے لایا جائے گا تو اس میں موجود بداعمالیوں کی وجہ سے آپ مجرموں کو خوفزدہ دیکھیں گے، اور وہ کہیں گے اے ہماری بدنصیبی! اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ اس نے چھوٹے بڑے کسی گناہ کو بھی بغیر شمار کیے نہیں چھوڑا ہے۔ اور انھوں نے دنیا میں جو کچھ کیا ہو گا اسے اپنے سامنے پائیں گے، اور آپ کا ربّ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں اور بدیوں کا موازنہ ہوگا، جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوکر جھک جائے گا، وہ جہنم سے نجات پائے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس کا پلڑا نیکیوں کی کمی اور بدیوں کی کثرت کی وجہ سے ہلکا ہوکر اُوپر اُٹھ جائے گا، اسے ہمیشہ کے لیے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

﴿ وَ الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ ﴾ (الاعراف:8، 9)

''اور اُس دن اعمال کا وزن کیا جانا برحق ہے، پس جن کے اعمال کا پلہ بھاری ہوگا، وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے اور جن کے اعمال کا پلہ ہلکا ہوکر اوپر اُٹھ جائے گا وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہوں گے اور یہ اس لیے ہوگا کہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتی کرتے تھے۔''

عصر حاضر میں ایک طرف بے حیائی اور برائی کے طوفان اُمنڈ رہے ہیں تو دوسری طرف بداعمالیوں کے نتائج مختلف آفتوں اور مصائب کی صورت میں دنیا پر مسلط ہیں۔ اس وقت اُمت مسلمہ بے حیائی، فحاشی اور برائی وعریانی کے سیلابی ریلے میں بری طرح پھنس چکی ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ اور بے دین بلکہ لادینی حکومتوں کی کوشش ہے کہ اُمت مسلمہ تہذیب مغرب کی پیروکار بن کر ذلت و رسوائی اور گمراہی و ضلالت کے گہرے سمندروں میں غرق ہوجائے۔ اور وہ غرق ہورہے ہیں، لوگوں کو اگر نصیحت کی جائے تو وہ بدی کو ترک کرنے کو تیار نہیں، بلکہ وہ یوں کہیں گے:

ناصحا! مت کر نصیحت کیوں مجھے سمجھائے ہے؟
نیک و بد سوجھے نہیں جب دل کہیں لگ جائے ہے

ضرورت اس بات کی تھی کہ مسلم معاشرے کو نیکی اور برائی کی پہچان کرائی جائے، سرکش لوگوں کی اصلاح اور اتمام حجت کے لیے کتاب وسنت کے دلائل کو پیش کرنا ہمارا فریضہ منصبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ چنانچہ ہم نے ''نیکی اور برائی کی پہچان'' کے عنوان پر قلم اٹھایا۔ اور پیش نظر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان عالی شان تھا کہ:

'عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ حَتَّى مَتَى تَزْعُوْنَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ هَتَكُوْهُ حَتَّى يُحْذِرَهُ النَّاسِ .'[1]

''معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: لوگو! تم بدکار شخص کی برائیاں ذکر کرنے سے کب تک رکے رہو گے؟ تم اعلانیہ فسق و فجور کرنے والے شخص کی بداعمالی کے پردے چاک کردو۔ تاکہ دیگر لوگ ان سے اور ان کی بدیوں سے ہوشیار ہوجائیں۔''

کتاب ہذا دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں: ①: نیکی کی اہمیت وفضیلت ②: اللہ کے نزدیک نیکیوں کی قدر و قیمت ③: قبولیت نیکی کی شرائط ④: نیک بندوں کے اوصاف ⑤: اللہ کے ہاں نیکیوں کا اجر وثواب ⑥: چھوٹی نیکیوں کا بڑا ثواب ⑦: بڑی نیکیوں کا اجر عظیم ⑧: نیکیوں کے اسباب اور ذرائع ⑨: نیکیوں کے آداب وتقاضے بیان کیے گئے ہیں۔

جبکہ دوسرے حصے میں ①: برائی کی تعریف ②: برائی کی مذمت ③: چھوٹی چھوٹی برائیوں کے بڑے بڑے عذاب ④: بڑے گناہوں کا بڑا عذاب ⑤: برائیوں کی دیگر قباحتوں اور نقصانات کا بیان ہے۔

کتاب ہذا موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہیں۔ یہ کتاب نیکی اور برائی کے تعارف پر ایک نہایت عمدہ مجموعہ ہے، بلا مبالغہ ہم نے لؤلؤے متناثرہ اور ازھار منتشرہ کو یکجا کر کے مسلمان مرد وزن کے لیے ایک گلدستہ تیار کردیا ہے۔ جس کی خوشبو کی مہک سے وہ اپنے دل و دماغ کو معطر اور اپنے ایمان واسلام کو جلا بخش سکتے ہیں۔

ہم اختتامی سطور میں فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے

[1] مجمع الزوائد: 154/1، طبع مؤسسة المعارف بيروت 1406ھ/ 1986م.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب ہذا پر تقریظ لکھ کر کتاب کے حسن میں اضافہ کر دیا اور یقیناً بعض ایسے امور کی وضاحت کی کہ نیکی اور بدی کے تعارف اور تعریف میں وہ بنیادی چیزیں حیثیت رکھتی تھیں۔ یقیناً فضیلۃ الشیخ نے تصنیف کے میدان میں ہمارا حوصلہ بلند کیا، اس علمی کام میں ہمیشہ ہی دست تعاون دراز کیا اور ہماری ٹوٹی پھوٹی تحریروں کو پسند فرمایا اور ساتھ ڈھیروں دعائیں بھی کیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے علم وعمل اور اُمور خیر و اعمال خیر میں برکت عطا فرمائے۔ (وأكثر من أمثاله من علماء المسلمين)

یہی وجہ ہے کہ خالص سلفی منہج کی حامل شخصیت فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے زیر سایہ ہم منہج سلف کے عین مطابق یہ فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ تصنیف و تالیف کے میدان میں میرا اور بھائی عبدالخالق کا اکھٹے خدمت کرنا، اور قرآن وسنت سے گل چن کر خوبصورت گلدستے تیار کرنا بھی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کی دعاؤں، برکات اور نصیحتوں کا ثمرہ ہے۔ عرصۂ دس سال سے زائد ہم نے جو کام اکٹھے مل کر کیا تو اس کی صورت یہ رہی کہ مواد جمع بھائی عبدالخالق کر دیتے ہیں جبکہ مواد کی ترتیب، تخریج، اضافہ جات اور تہذیب وتنقیح میری ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس میدان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے انھیں قرآن وسنت اور علوم آلیہ کی تعلیم بھی دی اور الحمد للہ اس وقت وہ ان علوم میں کافی اچھی مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ اور انھیں ہم نے وہ اجازہ بھی دے دیا جو ہمیں فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ نے عنایت فرمایا تھا اور وہ اجازۃ بھی دیا جو محدث العصر، قاطع شرک وبدعت علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے تلمیذ خاص محدث دیار کویت فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم الشیبانی، رئیس مرکز المخطوطات للتراث والوثائق، کویت نے ہمیں مرحمت فرمایا تھا۔

اس کے علاوہ بھائی عبدالخالق نے محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے تلامذہ شیخ موسیٰ نصر حفظہ اللہ سے بنیادی علوم القرآن، فضیلۃ الشیخ سلیم الھلالی حفظہ اللہ سے بنیادی اصول حدیث، فضیلۃ الشیخ علی الحلبی الاثری سے بنیادی فقہ الاسلام اور شیخ اُسامہ القوسی سے بنیادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم التوحید حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوکر دعا گو ہوں کہ وہ مسلم معاشرے کے مرد و زن کو اس کتاب سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ جو شخص نفس کی خواہشات پر قابو پالے گا، وہ مجاہد ہے۔ اور جو شخص برائی کو چھوڑ دے وہ مہاجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ.'[1]

جن لوگوں کی زندگی بدیوں سے آلودہ رہی یہ آیت کریمہ انھیں اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت اور عظیم مغفرت کی خوشخبری دے رہی ہے کہ انھیں اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے، وہ تو اپنے بندوں کے تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے، اس لیے کہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور بے حد مہربان ہے۔

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ (الزمر : 53)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ یہ آیت کریمہ قرآن کریم کی سب سے زیادہ امید بھری آیت ہے۔ اس میں اللہ نے بندوں کی نسبت اپنی طرف کی ہے، اور پھر انھیں گناہوں کے ارتکاب میں حد سے متجاوز ہونے کی صورت میں اپنی رحمت سے ناامید ہونے سے منع فرمایا ہے، اور یہ کہہ کر مزید کرم فرمایا کہ وہ تو تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ (فتح القدیر)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے رقم کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ کافر و مومن تمام گناہ گاروں کو توبہ کی دعوت دیتی ہے، اور خبر دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کے تمام گناہ معاف کردیتا ہے، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ (تفسیر ابن کثیر)

اللہ ربّ العزت اس کتاب نافع کو ہماری، ہمارے معاونین، خصوصاً ابو یحییٰ محمد طارق

[1] شعب الإيمان للبيهقي، رقم: 11122۔ مسند أحمد: 21/6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاوید، محمد شاہد انصاری، محمد اکرم سلفی، ابوطلحہ صدیقی، محمد ناظر سدھو، شمشیر اشرف، حاجی نوید آصف، بھائی سفیان کے والد محترم چوہدری محمد افضل مرحوم، جناب ابومؤمن منصور احمد حفظہ اللہ ''مالک اسلامی اکادمی'' اور فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ ''سرپرست انصار السنہ پبلی کیشنز'' کی نجات کا ذریعہ بنائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت و کرامت عطا فرمائے، شریروں کے شر اور حاسدین کے حسد سے محفوظ رکھے تاکہ ذہنی سکون کے ساتھ اس فریضۂ منصبی کو انجام دے سکیں۔

الٰہی آبرو رکھنا بڑا نازک زمانہ ہے
دلوں میں کفر رکھتے ہیں بظاہر دوستانہ ہے

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه وسلم!

حافظ حامد محمود الخضری

خادم: ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

11-01-2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجازة فی روایة الحدیث

الحمد لله الذی جعل الاسناد خصیصة هذه الأمة، وجعله من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء.

والصلاة والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد صلی الله علیه وسلم القائل: یحمل هٰذا العلم من خلف عدوله، والقائل: بلغوا عنی ولو اٰیة والقائل: الا فلیبلغ الشاهد الغائب والقائل: تسمعون منی ویسمع منکم ویسمع ممن سمع منکم والقائل: نضر اللّٰه امرأ سمع مقالتی فحفظها ثم اداها کما سمعها.

وعلیٰ اٰله وصحبهٖ ومن اقتدی بهدیه وسنن بسنته إلی یوم الدین فنذکر في هٰذه العجالة روایتنا للحدیث واجازاتنا فیه ووصل سندنا بالعلماء المحدثین، لکی نجیزبه من طلب منا الاجازة، وإن کنت لست أهلا لذلك ولکن تحقیقا لرغبة المستجیزین وابقاء لسلسلة الاسناد المبارکة نکتب ونقول وباللّٰه التوفیق.

قرأنا الجامع الصحیح لأمیر المؤمنین في الحدیث الامام البخاری رحمه اللّٰه ومؤطا الامام مالك بروایة یحیی بن یحیی المصمودی عنه علی شیخنا المحدث الحافظ المقلب بجامع المعقول والمنقول الشیخ حاکم علی الدهلوی هو قرأ هذین الکتابین وکثیرا من الکتب الأخری مثل صحیح الإمام مسلم والسنن الأربعة علی الشیخ المحدث عبید الله رحمانی رحمه الله عن محدث الوقت الشیخ أحمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لله البرتاب كرى رحمه الله عن شيخ الكل فى الكل رئيس المحدثين فى الهند الشيخ نذير حسين المحدث البهارى ثم الدهلوى رحمه الله ح ويصل سندنا إلى الشيخ نذير حسين المحدث الدهلوى بطريق أعلى منه أيضا، وهوان شيخنا حاكم على رحمه الله قرأ على الشيخ أحمد الله بلوغ المرام لإبن حجر العسقلاني وجزأ من مشكاة المصابيح والشيخ احمد الله من اشهر تلاميذ الشيخ نذير حسين كما تقدم، فأصبح سندنا هكذا: حاكم على عن أحمد الله عن نذير حسين (أى بواسطتين بينى وبين شيخ الكل) ولله الحمد:

ولنا إجازات عن المشايخ المعروفين بسند شيخ الكل نذير حسين محدث الدهلوي ونذكر بعضا منها:

أجازنا بجميع مروياته ومسموعاته شيخنا الكريم العالم الكبير المعروف بشيخ العرب والعجم العلامة بديع الدين شاه الراشدي السندي رحمه الله وهو يروي عن كثير من العلماء المحدثين:

فأجازه الشيخ المحدث القوى فى المناظرة الشيخ ثناء الله الامرتسرى عنه .

وأجازه الشيخ الفاضل المحدث ابوسعيد شرف الدين المحدث الدهلوي عن المحدث الشيخ محمد بشير بن بدر الدين السهسواني عنه .

وأجازه الشيخ المحدث التقى الزاهد الشيخ عبد الله روبرى عن محدث زمانه الشيخ عبدالمنان بن شرف الدين الوزير آبادى عنه .

وأجازه الشيخ المحدث المدرس بالحرم المكي الشيخ ابومحمد عبد الحق بن عبد الواحد بن محمد هاشم الهاشمى البهاولفورى عن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشيخ أبى سعيد محمد حسين بن عبد الرحيم البتالوي والشيخ أبى الوفاء الأمرتسرى والشيخ أبى الحسين محمد بن حسين الدهلوى والشيخ أبى اسماعيل ابراهيم بن عبد الله والشيخ أبى محمد بن محمود الطنافسي والشيخ أبى تراب عبد التواب بن قمر الدين الملتانى والشيخ أبى اليسار محمد بن عبد الله الغيطى والشيخ محمد بن أبى محمد الرياستي

كلهم عن شيخ الكل رحمه الله .

وأجازه الشيخ أبواسحاق نيك محمد الأمرتسرى عن الإمام ابن الإمام عبدالجبار بن عبد الله الغزنوى عن شيخ الكل

ح وكذلك أجازنا بجميع مروياته ومسموعاته واجازاته شيخنا الكريم محدث النيبال الشيخ عبدالروف جند انغري النيبالي . وشيخنا الفاضل العالم الكبير الشيخ عبد الخالق الرحماني بن الشيخ المحدث عبد الجبار كنديلوي عن الشيخ عبيد الله الرحماني عن الشيخ أحمد الله برتاب غرى عن شيخ الكل .

ح وكذلك اجازنا بجميع مروياته ومسموعاته المحدث الشهير العالم الزاهد العابد التقى الشيخ سلطان محمود جلالفوري عن الشيخ عبد التواب ملتاني عن شيخ الكل .

والشيخ عبيد الله رحماني حصلت له الإجازة والرواية عن الشيخ المحدث أبى العلى محمد عبد الرحمٰن المباركفوري صاحب تحفة الأحوذي عن شيخ الكل (فأصبح بينى وبين الشيخ المباركفوري واسطتان) ولله الحمد ويصل سندنا الى المحدث الشهير الإمام الشوكاني رحمه الله عن طريق الشيخ أحمد الله برتاب غرى رحمه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الله فقد حصلت له الاجازة والرواية عن الشيخ المحدث حسين بن محسن الأنصاري الخزرجى اليمانى عن محمد بن ناصر الحسني الحازمى وعن أحمد بن محمد بن على الشوكاني كلاهما عن الإمام الشوكاني رحمهم الله رحمة واسعة.

قلت: والأسانيد من شيخ الكل نذير حسين المحدث الدهلوي الى الأئمة الأعلام مذكورة فى كتب الحديث والتراجم.

وها أنا أسوق منها سندا واحدا إلى رئيس المحدثين وأمير المومنين فى الحديث الإمام محمد بن اسماعيل بن ابراهيم البخاري الجعفي رحمه الله، وبالله التوفيق.

الشيخ نذير حسين المحدث الدهلوي حصل له السماع والقرأة والإجازة عن الشيخ محمد اسحاق الدهلوي عن جده من جهة الأم الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن شيخ أبى طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه ابراهيم بن حسن الكردي، وهو قرأ صحيح البخاري على الشيخ أحمد بن محمد القشاشى قال أخبرنا به الشيخ شمس الدين بن محمد احمد الرملي أخبرنا الشيخ زين الدين زكريا بن محمد الانصاري قال قرأت على الشيخ الحافظ أبى الفضل شهاب الدين أحمد بن على ابن حجر العسقلاني عن الشيخ أبى اسحاق ابراهيم بن أحمد التنوخى عن المسند المعمر أبى العباس أحمد بن أبى طالب الحجار سماعا لجميعه عن الشيخ سراج الدين أبى عبد الله الحسين بن المبارك الزبيدي عن الشيخ أبى الحسن عبد الرحمٰن مظفر الداودي عن أبى محمد عبد اللّٰه بن أحمد السرخسي عن أبى عبد الله محمد بن يوسف الفربري عن مؤلفه أمير المؤمنين في الحديث أبى عبد الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله .

قلت قد أجزت لجميع ما تقدم من مروياتي ومسموعاتي وإجازاتى أخى فى الله الشيخ **حافظ حامد محمود** بعد ما قرأ علي **الصحيح للإمام البخاري** وأوصيه بتقوى الله تعالىٰ فى السر والعلن وأن يخلص نيته ويتمسك بمنهج العلماء المحدثين في خدمتهم للسنة المطهرة على صاحبها ألف ألف تحية من حيث القرأة والسماع والحفظ والعمل والنشر والأداء كما قال الإمام عبدالله بن المبارك رحمه الله: أول العلم النية ثم السماع ثم الفهم ثم الحفظ ثم العمل ثم النشر، وان يجعل فى يده دائما كتابا من كتب الحديث فى إقامته ورحلاته كما سئل الامام البخاري عن دواء الحفظ فقال: إدمان النظر في الكتب، وأن يقف أمام أعداء السنة من المنكرين لها والمؤولين والمحرفين فيها وأن لا ينسانا ومشايخنا و والدينا وكل من حمل لواء السنة المطهرة في صالح دعواته وخاصة فى الاوقات المشهود لها بالاستجابة على لسان سيد الانبياء والمرسلين، واصلى واسلم عليه وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين .

خادم زمرة الحفاظ المحدثين

عبد الله ناصر عبد الرشيد الرحمانى

غفر الله له ولوالديه وأساتذته

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 1

نیکی کی اہمیت وفضیلت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

نیکی: (1) بھلائی۔خوبی عمدگی۔(2) اور کارخیر۔احسان سے تعبیر ہے۔دوسرے الفاظ میں آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد قرآن وسنت کے مطابق عمل کرنا نیکی اور بھلائی ہے جبکہ قرآن وسنت کی مخالفت والا عمل برائی اور گناہ ہے۔

① دنیا میں راحت وسعادت

ایمان لانے کے بعد جو کوئی بھی قرآن وسنت کے مطابق عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس دنیا میں راحت وسعادت اور وسیع رزق حلال عطا کرے گا اور روزِ قیامت اُس کے اعمالِ صالحہ یعنی نیکیوں کا کئی گنا بہتر بدلہ دے گا۔ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(النحل : 97)

''جو کوئی مرد یا عورت نیک کام کرے گا، درانحالیکہ وہ مومن ہوگا، تو اسے ہم پاکیزہ اور عمدہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے اعمال سے زیادہ اچھا بدلہ انھیں دیں گے۔''

② آخرت میں اللہ کی عظیم تر نعمت جنت

دنیا میں نیکیاں کرنے کی وجہ سے دنیا میں راحت وسعادت تو ملتی ہی ہے، لیکن آخرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جو ملے گا وہ اللہ کی عظیم تر نعمت جنت ہوگی جو متقیوں کے لیے بہت ہی اچھا گھر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (النحل : 30)

''جو لوگ نیک عمل کریں گے انھیں اس دنیا میں بھلائی ملے گی، اور آخرت کا گھر یقیناً زیادہ بہتر ہوگا، اور اللہ سے ڈرنے والوں کا گھر بہت ہی اچھا ہوگا۔''

③ نیکیوں کا بدلہ بے حساب اور برائی کا صرف ایک مثل

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝﴾ (الانعام : 160)

''جو شخص نیکی کرے گا تو اسے اس کا دس گنا ملے گا، اور جو برائی کرے گا تو اسے اس کے برابر سزا دی جائے گی، اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔''

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو نیکی کرے گا، اسے دس گنا یا زیادہ اجر ملے گا، اور جو برائی کرے گا اسے ویسا ہی ملے گا یا میں اسے معاف کر دوں گا، اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوگا میں اس سے دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر قریب ہوں گا، اور جو میری طرف چل کر آئے گا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔''[1]

سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ

[1] مسند أحمد: 153/5 ـ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 2687.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ (البقرة:261)

''جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُن کی مثال اُس دانے کی ہے، جس نے سات خوشے اُگائے، ہر خوشہ میں سو دانے تھے، اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اور بڑھا دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑی کشائش والا اور علم والا ہے۔''

سیّدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص ایک اونٹ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اسے میں اللہ کی راہ میں دے رہا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اس کے بدلے تمھیں قیامت کے روز اللہ سات سو اونٹنیاں دے گا۔''[1]

④ نیکی کا ایک پہلو

اپنے ایمان و ایقان اور نیکی میں صادق وہ ہے کہ جو کوئی ایمان کے بعد مذکورہ اوصاف سے متصف ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ ﴾ (البقرہ: 177)

''حقیقت دونوں میں یہ نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق و مغرب کی طرف پھیر لو،

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: 1892- مسند أحمد: 121/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، قرآنِ کریم پر، اور تمام انبیاء پر، اور اپنا محبوب مال خرچ کرے، رشتہ داروں پر، یتیموں پر، مسکینوں پر، مسافروں پر، مانگنے والوں پر اور غلاموں کو آزاد کرانے پر اور نماز قائم کرے، اور زکوٰۃ دے، اور جب کوئی عہد کرے تو اسے پورا کرے، اور دکھ اور مصیبت میں اور میدانِ کارزار میں صبر سے کام لے، یہی لوگ سچے ہیں، اور یہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔''

⑤ نیکی، انسان کی ذاتی بھلائی کا سبب ہوتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (الجاثیۃ : 15)

''جو نیک عمل کرے گا تو اپنے لیے اور جو کوئی برا عمل کرے گا تو (اس کا وبال) اسی پر ہوگا، پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔''

اور سورۃ حم السجدہ میں ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝﴾ (حٰم السجدہ:46)

''جو کوئی عمل صالح کرتا ہے وہ اپنے لیے کرتا ہے، اور جو برا کام کرتا ہے اس کا وبال اسی پر پڑتا ہے، اور آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔''

معلوم ہوا کہ جو آدمی ایمان لانے کے بعد نیک عمل کرتا ہے، اس کا فائدہ اسے ہی پہنچتا ہے، اور جو کفر و معصیت کی راہ پر چلتا ہے اس کا نقصان اسے ہی ملتا ہے، یعنی اللہ کی ناراضگی اور عذابِ الیم کا سزاوار بنتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا، وہ کسی کا بغیر گناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مواخذہ نہیں کرتا، بلکہ اکثر کو معاف ہی کر دیتا ہے۔

⑥ دنیا کی زیب و زینت اور نیکی

دنیا فانی گھر ہے، جو عارضی اور فانی زیب و زینت کے ساتھ مزین ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے لیے بنایا ہے، تاکہ اچھا عمل کرنے والا برا عمل کرنے والا ممتاز ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے:

﴿ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ ﴾

(الکھف:7)

''بے شک جو چیز زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کے لیے آزمائش بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے۔''

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفَكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوْا الدُّنْيَا وَاتَّقُوْا النِّسَآءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ.' ①

''بے شک دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ تمھیں اس میں جانشین بنانے والا ہے تاکہ وہ یہ دیکھے کہ تم اس میں کس طرح کے عمل کرتے ہو! پس دنیا سے بچو اور عورتوں سے بھی ڈرو، بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں ہی کی وجہ سے رونما ہوا تھا۔''

سورۃ الملک میں ارشاد فرمایا:

﴿ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ الَّذِي خَلَقَ

① صحیح مسلم، کتاب الرقاق، رقم: 2742۔ سنن ترمذی، ابواب الفتن، رقم: 2191۔ مسند أحمد: 22/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ (الملك : 1۔ 2)

''بے حساب برکتوں والی ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں سارے جہان کی بادشاہی ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے، اور وہ زبردست معاف کرنے والا ہے۔''

⑦ اللہ نیک لوگوں کی دعا قبول فرماتا اور انھیں اپنے فضل سے بڑھاتا ہے

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان ہے کہ وہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے، اور انھیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ (الشوریٰ : 26)

''اور وہ ایمان والوں، اور عمل صالح کرنے والوں کی دعا قبول کرتا ہے، اور اپنے فضل سے انھیں مزید عطا کرتا ہے، اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔''

⑧ نیکی کو حقیر مت سمجھو

سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ .' [1]

''نیکی کے کام کو حقیر نہ سمجھو خواہ وہ نیکی کا کام یہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم : 669 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیشانی سے ملو۔''

مثل مشہور ہے ؏

قطرے قطرے سے دریا بن جاتا ہے

نیکی کی قدر اُس دن ہوگی جس دن ماں بیٹے سے اور بیٹا باپ سے بھاگے گا۔ ایک نیکی دینا تو درکنار لوگ پہچاننے سے بھی انکار کردیں گے۔ نیکیوں کو چھوٹا یا حقیر اس لیے بھی نہیں جاننا چاہیے کہ نیکیوں سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے۔ وہ کتنے خوش نصیب لوگ ہیں کہ جن کو موت کے وقت فرشتے خوشخبری سنا دیتے ہیں: تیرا رب تجھ پر راضی اور خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں کو بڑھاتا، ان کی قدر کرتا اور ان کے عوض گناہ معاف فرماتا ہے۔ لہٰذا چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقع بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی کہ جس نے اپنی دو بیٹیوں کو اُٹھا رکھا تھا۔ میں نے اُسے کھانے کے لیے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ان کھجوروں میں سے ایک ایک کھجور اپنی دونوں بیٹیوں کو دے دی اور ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف اٹھائی۔ مگر اس کی دونوں بچیوں نے تیسری بھی کھانے کے لیے مانگ لی تو اُس عورت نے اس کھجور کے دو حصے کیے کہ جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی اور ان دونوں حصوں کو ان دونوں میں تقسیم کردیا۔ اُس عورت کے اس معاملے نے مجھے حیران کردیا۔ چنانچہ میں نے اُس کے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ .' [1]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کے لیے اس کھجور کے صدقہ کی وجہ سے جنت کو واجب کردیا ہے، یا اللہ نے اُس عورت کو اس چھوٹی سی نیکی کے بدلے جہنم سے آزاد کردیا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6694.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ نیکی کی طرف راہنمائی کرنے پر اجر وثواب

سیّدنا ابومسعود عقبہ بن عمرو بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کے لیے سواری کا مطالبہ کیا۔ وہ عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری سواری کا جانور مر گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ أَوْ قَالَ..... عَامِلِهٖ .' ①

''نیکی کا راستہ دکھانے والا اجر وثواب میں نیکی کرنے والے کے برابر ہوتا ہے۔''

ایک حدیث میں آتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ. وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ .' ②

''جس شخص نے اسلام میں آ کر کوئی نیک عمل جاری کیا، اس کے لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہوگا اور جو لوگ اس کے بعد عمل کریں گے ان کا بھی اسے اجر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ بھی اجر وثواب کم ہو۔ اور جس نے اسلام میں آ کر کوئی بری چال ڈالی تو اس کے اوپر اس کے عمل کا بھی بار ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کا بھی جو اس کے بعد عمل کریں گے۔ بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا بوجھ کچھ بھی کم ہو۔''

اس حدیث مبارکہ سے کہ ''جس شخص نے اسلام میں کوئی نیک عمل جاری کیا، اس کے

---

① سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم: 2671۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

② صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: 2351 و کتاب العلم، رقم: 6800 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہوگا اور جو لوگ اس کے بعد عمل کریں گے ان کا بھی اسے اجر ملے گا'' کا مطلب قطعی یہ نہیں کہ ہر کوئی اپنے اپنے طریقہ اور فقہ کے مطابق نیکی سمجھ کر بدعت شروع کرے تو اسے ثواب ملے، بلکہ ثواب کی امید تو تب کرنی ہوگی کہ جب وہ نیکی کتاب وسنت، فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں ہوگی۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَءً ا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ عِنْدَهٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ .' [1]

''اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے اس شخص کو جو ہم میں سے کوئی بات سنے اور اُسے جیسا سنا تھا ویسا ہی دوسروں تک پہنچادے کیونکہ بہت سے وہ لوگ جنھیں بات پہنچائی جاتی ہے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں۔''

[1] سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، رقم :3660- البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 2

نیکیوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و قیمت

نیکوکار اور صالح لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں بے حساب رزق، بغیر حساب کے اجر و انعامات و اکرامات اور حسب منشا نیکیوں کا صلہ اور بہت زیادہ فضل سے نوازتا ہے۔ اس باب میں اسی تفصیل کا بیان ہوگا۔ انشاء اللہ!

① نیکی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کا مزید فضل

نیک لوگوں کی نیکی کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ انھیں کئی گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ﴾ (النور: 38)

''تاکہ وہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں، اللہ انھیں اس کا سب سے اچھا بدلہ دے، اور اپنے فضل سے انھیں زیادہ بھی دے، اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔''

② ذرہ بھر نیکی کو اللہ تعالیٰ دو چند کر دیتا ہے

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ (النساء: 40)

''بے شک اللہ ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی کی ہوگی تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے دو چند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔''

③ نیکی کا بدلہ بہتر سے بہتر اور برائی کا صرف ایک برائی کے برابر

جو شخص قیامت کے روز نیکی لائے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ثواب بندے کی نیکی سے زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کئی گنا زیادہ اجر و ثواب عطا کرے گا اور یہ اس کا فضل و کرم ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (القصص : 84)

''جو شخص بھلائی کرے گا اسے اس سے بہتر ملے گا، اور جو برائی کرے گا، تو برا عمل کرنے والوں کو ان کے عمل کا ہی بدلہ دیا جائے گا۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (النمل : 89-90)

''جو لوگ نیک عمل کریں گے انھیں اس کا بہترین بدلہ دیا جائے گا، اور ایسے لوگ اُس دن گھبراہٹ سے محفوظ و مامون رہیں گے۔ اور جو لوگ برا عمل کریں گے، وہ اپنے چہروں کے بل جہنم میں ڈال دیے جائیں گے، تمھیں تمہارے کیے کا ہی بدلہ دیا جائے گا۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ ﴾

(الشوری : 23)

''اور جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے ہم اس میں اپنی طرف سے ایک نیکی کا اضافہ کر دیتے ہیں، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، نیک کاموں کا بڑا قدر دان ہے۔''

④ نصرتِ دین جیسے عمل کی اللہ کے ہاں قدر و قیمت

جو لوگ اللہ کے دین کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی ضرور مدد و نصرت کرتا ہے اور اللہ پر کون غالب آ سکتا ہے وہ تو نہایت قوی اور ہر حال میں غالب ہے، وہ جس کی مدد کرنی چاہے ساری دنیا مل کر اسے مغلوب نہیں کر سکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ ﴾ (الحج: 40)

''اور جو کوئی اللہ کے دین کی مدد کرے گا، اللہ اُس کی مدد ضرور کرے گا۔ بلاشبہ اللہ زبردست زور آور اور عزت والا، غالب ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ ﴾

(محمد: 7)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم ثابت رکھے گا۔''

⑤ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ تمھیں کئی گنا زیادہ اجر عطا کرے گا

﴿ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾ (البقرہ : 245)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے، تو اللہ اسے اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے، اور اللہ ہی تنگی دیتا ہے اور کشادگی عطا کرتا ہے اور اسی کی طرف تمھیں لوٹ کر جانا ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرة:261)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُن کی مثال اُس دانے کی ہے، جس نے سات خوشے اُگائے، ہر خوشہ میں سو دانے تھے، اور اللہ جس کو چاہتا ہے اور بڑھا دیتا ہے، اور اللہ بڑی کشائش والا اور علم والا ہے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کہ ابن آدم کے نیک کام کو اللہ تعالیٰ بڑھا دیتا ہے۔ ایک نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھتی ہے۔''[1]

اور سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک اونٹ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اسے میں اللہ کی راہ میں دے رہا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کہ اس کے بدلے تمھیں قیامت کے دن اللہ سات سو اونٹنیاں دے گا۔''[2]

⑥ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ تمہارے گناہ معاف کرے گا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: 164/ 1151.

[2] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: 1892- مسند أحمد: 121/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ ﴾ (التغابن : 17)

''اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ تم کو اس کا دوگنا دے گا اور تمھیں بخش دے گا، اور اللہ بڑا قدر شناس اور خوب حوصلے والا ہے۔''

مذکورہ بالا آیات کریمہ اور احادیث نبویہ الشریفہ میں جہاں نیکیوں کی قدر و قیمت کا ذکر ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے بے حد وحساب فضل و رحمت کا بھی ذکر ہے۔ یاد رہے کہ نیکی اللہ کے فضل و رحمت کے حصول کا ذریعہ اور سبب ہوتی ہے۔ نیکی کی توفیق کے باوجود جب تک انسان پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نہ ہو تب تک وہ نیکی جنت میں نہیں لے جا سکتی۔ چنانچہ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

'اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا . اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا .....'[1]

''اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ نصیب فرما اور اسے پاک فرما۔ تو اس کے لیے بہترین پاک فرمانے والا ہے۔ تو اس کا مددگار اور آقا ہے۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء ، رقم : 6906 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 3

قبولیت نیکی کی شرائط

علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قبولیت عمل صالح کی تین شرائط ہیں، جب وہ پائی جائیں گی تو عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگا وگرنہ مردود۔ اور وہ شرائط یہ ہیں:

① .....ایمان خالص ② .....اخلاص ③ .....اتباع رسول ﷺ

ذیل کی سطور میں ان تینوں کا بیان اختصار مگر جامعیت کے ساتھ مرقوم ہے۔

① ایمان خالص

عمل صالح کی قبولیت کی پہلی شرط ایمان ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ وَ مَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝﴾ (النساء: 124- 125)

''اور جو شخص بھی عمل صالح کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت، درانحالیکہ وہ مومن ہوگا، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا، اور اُس آدمی سے زیادہ دین دار کون ہوگا جو اپنی پیشانی اللہ کے سامنے جھکا دے، اور اس کا عمل بھی اچھا ہو، اور مسلم و موحد ابراہیم کی ملت کا متبع ہو، اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنالیا تھا۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ جو اللہ نے قرآن عزیز میں فرمایا ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ نیکی کے اعمال کرنے والا خالص توحید کی راہ اختیار کرے اور اپنی عبادت کو صرف اللہ کے لیے خالص کرلے اور وہ اس عمل صالح کے ساتھ نیکی کرنے والا ہو کہ جو قرآن و سنت کے مطابق ''مامور بہ'' ہو۔ یعنی ہر کام اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق کرے۔ یہی دونوں اصل دین کی بنیادیں ہیں۔''[1]

اور سورۃ الانبیاء میں ارشاد ہوا:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴾ (الانبیاء: 94)

''تو جو کوئی حالت ایمان میں عمل صالح کرے گا، اس کی کوششوں کا انکار نہیں کیا جائے گا، اور ہم اس کے اعمال کو لکھ رہے ہیں۔''

اسی مفہوم کو سورۃ الاسراء میں یوں بیان کیا ہے:

﴿وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴾ (الاسراء: 19)

''جس کا ارادہ آخرت کا ہو، اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے یہاں پوری پوری قدردانی کی جائے گی۔''

ایمان دین کی اصل اور بنیاد ہے۔ بغیر اس کے اعمال قبول نہیں ہوتے، مشرکین مکہ نے بیت اللہ کی تعمیر کی، حاجیوں کو پانی پلاتے اور خود حج کیا کرتے، لیکن ان کے اعمال اکارت گئے کہ ایمان کی حقیقت سے عاری تھے جو کہ قبولیت عمل کی اصل ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] اقتضاء الصراط المستقيم، ص: 451، طبع انصار السنه المحمديه، لاهور.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ ﴾ (التوبة: 19 تا 20)

''کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے والے اور مسجد حرام کو آباد کرنے والے کو اس آدمی کے برابر بنا دیا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ لوگ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں، اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا ان کا مقام اللہ کے نزدیک اونچا ہے، اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔''

② اخلاص

کسی بھی نیکی اور عمل صالح کی قبولیت کے لیے اخلاص کا ہونا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ ﴾ (البينة: 5)

''اور انھیں حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔''

اور رسول کریم ﷺ کی زبانِ اقدس پر ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ ﴾ (الزمر: 11)

''کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خلوص نیت کے ساتھ اللہ کی عبادت کروں۔''

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوفرماتے ہوئے سنا کہ ''عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔ پس جس کی ہجرت، اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، اس کی ہجرت انھی کی طرف سمجھی جائے گی۔ اور جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت انھیں مقاصد کے لیے ہوگی۔''[1]

معلوم ہوا کہ ''نیت'' کا معاملہ دینی و دنیاوی امور میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس لیے کہ سب اعمال اس کی بنیاد پر سرزد ہوتے ہیں اور اس کے اعتبار سے وہ درست یا غلط قرار پاتے ہیں۔ چنانچہ امام یحییٰ ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

' تَعَلَّمُوا النِّيَّةَ فَإِنَّهَا أَبْلَغُ مِنَ الْعَمَلِ .'[2]

''عمل سے پہلے نیت کے اخلاص کو اپناؤ، کیونکہ نیت عمل سے زیادہ ضروری ہے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ .'[3]

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا، وہ تو صرف تمہارے دلوں کے خلوص اور اعمال کو دیکھتا ہے۔''

لہٰذا خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے جو عمل کیا جائے وہی اجر و ثواب کا مستوجب ہوگا۔ سیّدنا ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی بہادری کے جوہر دکھانے کے لیے، دوسرا (خاندانی، قبائلی) حمیت کے لیے اور ایک تیسرا ریاکاری کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ رسول

---

[1] صحيح بخاري ، كتاب بدء الوحي ، رقم: صحيح مسلم ، كتاب الأمارة ، رقم:1907 .

[2] فتح الباري شرح صحيح بخاري ، تحت حديث رقم :1 .

[3] صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، رقم :6542 ، 6543 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .‘ ①

’’جو شخص صرف اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو، وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔‘‘

جناب ابوکبشہ الانماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’مَثَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ فِيْ مَالِهٖ، يُنْفِقُهٗ فِيْ حَقِّهٖ. وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهٖ مَالًا. فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ هٰذَا، عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهٖ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ، يُنْفِقُهٗ فِيْ غَيْرِ حَقِّهٖ. وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَا مَالًا فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ .‘ ②

’’اس اُمت کی مثال چار آدمیوں کی طرح ہے۔ ①: ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں عطا کر رکھے ہیں اور اپنے مال کو وہ اپنے علم کے مطابق جہاں اسے خرچ کرنے کا حق ہو وہاں اسے صرف کرتا ہے۔ ②: ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ نے علم تو دے رکھا ہے مگر مال نہیں دیا اور وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس (پہلے والے) آدمی کی طرح مال بھی ہوتا تو میں اس کی طرح

---

① صحيح بخاري، كتاب العلم، رقم : 123- صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم:1904 .

② سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب النية، رقم : 4228- التعليق الرغيب:27/1- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے بھی خرچ کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں آدمی اجر میں برابر ہوں گے۔ ③: تیسرا وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے مگر اسے علم عطا نہیں فرمایا۔ اور وہ اپنے مال میں ناجائز تصرف کرتا ہے اور جہاں خرچ کرنے کا حق ہے وہاں اسے صرف نہیں کرتا۔ ④: چوتھا آدمی وہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ ہی تو مال دیا ہے اور نہ ہی علم۔ اور وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس آدمی کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس کی طرح اسے خوب اڑاتا اور خوب بے جا تصرف میں لاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہوں گے۔''

اس حدیث پاک سے واضح ہوا کہ محض نیت صالحہ سے ایک شخص کو عمل صالح کا ثواب ملا اور دوسرے کو بری نیت کی وجہ سے عمل فاسد کا گناہ حاصل ہوا، یہ نیت کی کرشمہ سازی ہی تو ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ، فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ فَقَالَ: لِاَنَّهُ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ.' [1]

''جب دو مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے کے لیے لڑیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! قاتل تو قتل کی وجہ سے جہنم میں جائے گا، لیکن مقتول کیوں جہنم میں جائے گا؟ فرمایا: ''کیونکہ وہ بھی دوسرے کے قتل کے درپے تھا۔''

پس معلوم ہوا کہ خراب نیت اور فاسد ارادے نے قاتل و مقتول دونوں کو برابر لا کھڑا کیا

[1] صحیح بخاری، کتاب الدیات رقم: 6875۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن، رقم: 7252.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے وگرنہ مقتول کو تو جنتی ہونا چاہیے تھا۔

بنابریں اللہ کے احکام تسلیم کرنے والا انسان اپنے اعمال کی بنیاد اچھی نیت پر رکھتا ہے اور وہ کوئی بھی عمل بلا نیت سرانجام نہیں دیتا، کیونکہ نیت عمل کی روح اور قوام ہے۔ نیت درست تو عمل صحیح اور نیت فاسد تو عمل باطل۔ بلکہ نیت کے بغیر عمل کرنے والا ریاکار اور متکلّف ہوتا ہے، کہ جس پر اللہ کی ناراضگی اترتی ہے، نیت اعمال کا رکن اور درستی کے لیے شرط اوّل ہے۔ تاہم نیت سے مراد یہ نہیں ہے کہ محض زبان سے یہ کہہ دیا جائے: 'اَللّٰھُمَّ نَوَیْتُ کَذَا۔' ''اے اللہ! میں نے فلاں نیت کی ہے'' اور نہ ہی محض ذہن میں خیال لانے کا نام نیت ہے۔ بلکہ نیت دل کا فعل ہے، جس کے نتیجہ میں صحیح غرض، حصول نفع، دفع نقصان ہوتا ہے۔ کام کرنے کے پیچھے ارادہ کا نام نیت ہے، جس سے اللہ کی رضا مطلوب ہو اور جس کے احکام کی تعمیل مقصود ہو۔ اچھی نیت سے مباح عمل بھی اجر وثواب کا باعث بن جاتا ہے، جبکہ نیت کی درستی سے وہ معصیت اور گناہ بن جاتا ہے اور انسان سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

یاد رہے کہ گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام کبھی بھی نیکی نہیں بن سکتے، چاہے وہ نیکی کا ارادہ ونیت سے ہی کیوں نہ کیے جائیں۔ دیکھئے! ایک شخص کسی دوسرے شخص کا دل خوش کرنے کے لیے کسی کی غیبت کرتا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی صراحتاً نافرمانی ہے کیونکہ غیبت بہرصورت گناہ ہے، مباح صورتوں کے علاوہ کسی بھی اچھے ارادے سے یہ نیکی نہیں بن جائے گی۔ اسی طرح ایک شخص نے حرام مال سے مسجد تعمیر کردی، اسے ثواب نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی تنگ دست آدمی کو دیکھتا ہے، اسے اس کی حالت پر رحم آتا ہے۔ مگر کسی کی چوری یا ڈاکہ زنی کرکے اس کی مدد کرتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا۔ جہادی مہم میں سرمایہ لگانے کے ارادے سے اگر کسی ناجائز سکیم میں کوئی حصہ لے، تو یہ سب ناجائز اور اللہ تعالیٰ کی صریح نافرمانی کے کام ہیں۔

نیت پر ہی عمل کے صحیح یا غلط ہونے کی کسوٹی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک آدمی سرراہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کنواں کھودتا ہے اور اس کی نیت یہ ہے کہ اس سے لوگوں کو پانی میسر آئے اور یہ اس کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے۔ مگر یہ امکان بھی ہے کہ اس میں کوئی گر کر مر جائے تو اللہ کی نظر میں کنواں کھودنے والا مجرم نہیں گردانا جائے گا۔ مگر کوئی شخص ایسا کنواں اگر اس نیت سے کھودتا ہے کہ اس کے دشمن کا گزر ادھر سے ہوتا ہے اور کسی دن وہ کنویں میں گر کر مر جائے گا تو خواہ وہ ہزاروں لوگ اس کنویں سے پانی پیتے رہیں اس آدمی کے نامۂ اعمال میں اس کا ثواب نہیں لکھا جائے گا۔ اس لیے کہ اس شخص کی نیت میں شر تھا۔ اس اعتبار سے رسول اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے: 'إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ' کہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'' تو اس حدیث پاک سے انسان کے اخلاص کا پتا چلتا ہے۔ کسی بھی عمل کے لیے نیت اور عمل کا یکجا ہونا ضروری ہے، دراصل ہر عمل کے لیے کوئی نہ کوئی داعیہ یا محرک ضرور ہوتا ہے۔ اس داعیہ یا محرک کو دوسرے لفظوں میں نیت ''ارادہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔ طباع انسانی میں ہر قسم کے ایجابی اور سلبی داعیے اور محرکات ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ ان میں سے آسانی سے سمجھ میں آنے والے محرکات کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے، حب نفس، حب جاہ، حب مال، ریا، حسد، بغض اور عناد وغیرہ۔

اگر انسان کے اعمال ایسے ہی جذبات اور محرکات کے تابع ہوں تو خواہ بظاہر ہم اس عمل کو کتنی بڑی نیکی کیوں نہ سمجھیں، اللہ کی نظر میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسے محرکات کی بنیاد پر کی ہوئی نیکی انسان کے لیے معصیت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے اور نجات کی بجائے باعث ہلاکت ثابت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر نماز کمال عبودیت اور اللہ کے ساتھ نکتہ انتہا ہے۔ اس نماز کی ادائیگی میں اگر ریا شامل ہو جائے تو اللہ کی طرف سے اس کے ضائع ہونے اور باعث بربادی کا یوں اعلان ہوتا ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝﴾ (الماعون: 4 تا 7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس ویل ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں دینے سے گریز کرتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ کی احادیث بہت واضح طور پر قرانی حقائق کی تشریح کرتی ہیں کہ ریاکاری انسانی اعمال کو برباد کردیتی ہے۔ جب یہ نفس پر تسلط ہوتی ہے تو انسان کو شرک پر مجبور کردیتی ہے اور شرک انسان کو جہنم میں جھونک دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

'مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ.' [1]

''جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اُس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے بھی شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا اُس نے بھی شرک کیا۔''

علامہ سمرقندی فرماتے ہیں: ''جو کام خالصتاً اللہ کے لیے کیا جائے وہ مقبول بارگاہِ الٰہی ہوتا ہے اور جو لوگوں کی خوشنودی کے لیے کیا جائے وہ نا قابل قبول ہوتا ہے۔ اس کی مثال یوں دیتے ہیں کہ ایک آدمی نے ظہر کی نماز ادا کی اور اس نے اللہ کا فرض ادا کرنے کی نیت کی، لیکن نماز کے ارکان، اس کی قرأت اور اس کی ہیئت میں لوگوں کی خاطر مبالغہ کیا تو اس حال میں اس کی نماز قابل قبول ہے مگر رکوع وسجود میں طوالت نا قابل قبول ہے۔''

اخلاص نیت کے اس معاملے میں مزید وضاحت مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے سنا ہے:

''روزِ قیامت سب سے پہلے جس آدمی کا حساب وکتاب ہوگا وہ ایک شہید ہوگا، اسے لایا جائے گا اور اللہ اُسے اپنی سب نعمتیں یاد دلائے گا۔ جب وہ سب

---

[1] مسند احمد : 126/4- مشكوٰة المصابيح للألبانی ، رقم : 5331- مجمع الزوائد : 220/10- علامہ ہیثمی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں کا اقرار کرے گا تو پھر اللہ پوچھے گا: ''تو نے میری نعمتوں کا کیا کیا؟'' وہ کہے گا میں تیری خاطر لڑتا رہا۔ حتیٰ کہ تیری راہ میں جان قربان کر دی۔ اللہ کہے گا: ''تم جھوٹ بولتے ہو، تو نے تو صرف اس لیے جان قربان کی تھی تا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں اور یہ تجھے کہہ دیا گیا۔'' پھر حکم ہوگا کہ اسے گھسیٹ کر منہ کے بل جہنم میں پھینک دو۔ اس کے بعد دوسرا آدمی اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، جس نے علم سیکھا اور لوگوں تک پہنچایا ہوگا۔ اور وہ قرآن کی تلاوت کرتا رہا تھا، اسے بھی لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، جب وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تو اللہ کہے گا: ''تو نے ان نعمتوں کا کیا کیا؟'' وہ کہے گا: اے اللہ! میں نے تیری خاطر علم سیکھا، لوگوں تک پہنچایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا۔ تو اللہ اُس سے کہے گا: ''تم جھوٹ بولتے ہو، تو نے علم صرف اس لیے سیکھا تھا کہ عالم کہلائے اور تو نے قرآن صرف اس لیے پڑھا تھا تا کہ تو قاری کہلائے اور یہ تجھے دنیا میں کہہ دیا گیا۔'' پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے بعد تیسرے آدمی کو لایا جائے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا بے پناہ مال عطا کیا ہوگا۔ اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور جب وہ اس کی نعمتوں کا اقرار کرے گا تو اللہ رب العزت پوچھے گا: ''تو نے میری ان نعمتوں کا کیا کیا؟'' وہ کہے گا: میں نے ہر مال اس راستے پر خرچ کیا جہاں تو نے خرچ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے تو مال صرف اس لیے خرچ کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور وہ تجھے دنیا میں کہہ دیا گیا۔'' پھر اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینکنے کا حکم ہوگا۔''[1]

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: 4923.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عادت اور عبادت میں فرق

اس حدیث پاک سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ ''عبادت بطور کسب اجر وثواب'' اور عادت کے اندر اصل فرق نیت سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی مسجد میں استراحت کے لیے بیٹھ جاتا ہے اور دوسرا آدمی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھتا ہے، تو دونوں کے عمل میں فرق صرف نیت کا ہے۔ اس طرح ایک آدمی روزانہ غسل کرنے کا عادی ہے، اس کا یہ عمل عبادت نہیں ہے اور ایک آدمی برائے اجر وثواب مسنون غسل کرتا ہے۔ اور اس کی نیت عادتاً والے غسل کی نہیں ہے تو اس پر اسے اجر ملے گا۔ گویا دونوں اعمال کے اندر فرق کرنے والی چیز نیت ہے۔ ایک عبادت سے متعلق ہے اور دوسری عادت سے۔ دونوں میں نیت ہی کے ذریعے امتیاز کیا جاسکتا ہے۔ فرض اور نفل نماز میں صرف نیت کا فرق ہوتا ہے۔ اگر کوئی آدمی عادتاً کھانا پینا اور مباشرت ترک کردے تو اسے روزے جیسی عبادت کا درجہ نہیں دیا جائے گا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف ہے: 'لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى' ''ہر شخص کے لیے وہی کچھ حاصل زیست ہے جس کی اُس نے نیت کی۔''

مندرجہ بالا وضاحت سے علماء اور طلباء علم کو یہ جان لینا چاہیے کہ حصولِ علم میں صالح نیت اور خلوص اللہ کتنی اہمیت کے حامل ہیں۔ اگر طلب علم سے مراد ڈگریوں کا حصول، دنیوی جاہ وحشمت، حرام کی کمائی اور مناصب کا حصول ہے تو ایسا علم انسان کے لیے وبال جان بن جائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰه، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيْحَهَا.' [1]

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم: 3664۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، رقم: 252۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو آدمی ایسا علم سیکھے، جس کے ذریعے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے، لیکن اس کا ارادہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا نہ ہو بلکہ دُنیاوی جاہ وحشمت مقصود ہوتو وہ آدمی قیامت کے روز جنت کی ہوا بھی نہیں پائے گا۔''

③ اتباع رسول ﷺ

قبولیت عمل صالح کی تیسری شرط رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہے۔ جو عمل رسول اللہ ﷺ کی اتباع سے ہٹ کر کیا جائے رائیگاں جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴾ (محمد : 33)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال کو بے کار نہ بناؤ۔''

اتباع رسول ﷺ قرآنِ حکیم کی روشنی میں

پہلی دلیل:..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴾ (الانفال:20)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور اُن کے حکم کو سن کر اس سے روگردانی نہ کرو۔''

دوسری دلیل:..... ارشاد فرمایا:

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴾ (النساء : 80)

''جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان کا پہرہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔''

مذکورہ آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت و اتباع رسول کی اہمیت بیان فرمائی ہے، اور بتایا ہے کہ کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کر کے اللہ کا فرمانبردار نہیں بن سکتا، سنت رسول ﷺ کی خلاف ورزی کر کے اللہ کی بندگی اور عبادت نہیں ہوسکتی۔ مزید فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت سے روگردانی کرتے ہیں، انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیجیے، آپؐ کی ذمہ داری تو صرف ہمارا پیغام ان تک پہنچا دینا تھا، وہ آپؐ نے کر دیا، اب جو شخص آپؐ کی اتباع کرے گا، وہ نیک بخت ہوگا اور جہنم سے نجات پا جائے گا، اور جو روگردانی کرے گا، وہ دنیا و آخرت میں خسارہ پائے گا۔

تیسری دلیل:..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ ﴾ (النساء : 59)

''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی، اور رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے اولی الأمر کی، پھر اگر کسی معاملہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اس میں بھلائی ہے اور انجام کے اعتبار سے یہی اچھا ہے۔''

افادہ:..... امام بخاری رحمہ اللہ نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک سریے پر بھیجا تھا۔[1]

امام احمد رحمہ اللہ نے سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم:4584 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نے ایک انصاری کی قیادت میں ایک دستہ بھیجا۔ دستہ کے امیر کسی بات پر لوگوں سے ناراض ہوگئے، تو انھوں نے آگ جلوائی اور لوگوں کو اس میں کودنے کے لیے کہا، دستہ کے ایک نوجوان نے لوگوں سے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ پر ایمان اس لیے لائے ہیں تاکہ آگ سے بچیں، اس لیے ہم لوگ جلدی نہ کریں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں، جب انھوں نے واپس آنے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''کہ اگر تم لوگ اُس میں کود جاتے تو اُس سے کبھی نہ نکلتے، امیر یا قائد کی اطاعت بھلائی کے کام میں ہوتی ہے۔''[1]

علامہ طیبی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ: ﴿وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ میں فعل کا اعادہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول کی اطاعت مستقل ہے اور ﴿وَ اُولِي الْاَمْرِ﴾ میں فعل کا عدمِ اعادہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ ان کی اطاعت مشروط ہے۔ اگر ان کا حکم قرآن وسنت کے مطابق ہوگا تو اطاعت کی جائے گی، ورنہ نہیں۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ﴿وَ اُولِي الْاَمْرِ﴾ سے مراد اہل فقہ و دین ہیں، اور مجاہد، عطا اور حسن بصری وغیرہم کے نزدیک اس سے مراد علماء ہیں اور امام دارمی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس لیے انھوں نے اپنی سنن کے مقدمہ میں باب قائم کیا ہے: 'باب الإقتداء بالعلماء' لیکن بظاہر حق اور صواب یہ ہے کہ تمام اہل حل وعقد امراء اور علماء مراد ہیں۔

چوتھی دلیل:..... ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ﴾ (الاحزاب : 36)

''اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کردے، تو کسی مسلمان مرد

[1] مسند احمد : 82/1- احمد شاکر رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عورت کے لیے اس بارے میں کوئی اور فیصلہ قبول کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''کہ یہ آیت کریمہ عام ہے اور تمام امور سے متعلق ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کا حکم دے دیں تو پھر کسی کو اس کی مخالفت کا حق حاصل نہیں ہے، پھر کسی کا کوئی اختیار نہیں ہے، پھر کسی کی رائے یا قول کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (النساء:65)

''پس آپ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں، تب تک مومن نہیں ہوں گے۔''[1]

چھٹی دلیل:..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۘ ﴾ (الحشر:7)

''اور جو تمھیں رسول دے اُسے لے لو، اور جس سے منع کرے اُس سے رک جاؤ۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، یقیناً اللہ سخت عذاب والا ہے۔''

ساتویں دلیل:..... ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

[1] تفسیر ابن کثیر (ملخص): 4/741-742، طبع دار السلام.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ (النور:51-52)

''اہل ایمان کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کردیں، تو کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات سن لی اور اسے مان لیا، اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے، اور اللہ سے ڈریں گے، اور اس کا تصور کرکے تقویٰ کی راہ اختیار کریں گے، تو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔''

یعنی جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا، اور ظاہر و باطن میں اس سے ڈرتا رہے گا، اور اس کے اوامر و نواہی کی مخالفت نہیں کرے گا، قیامت کے روز وہی لوگ جہنم کے عذاب سے بچالیے جائیں گے اور انبیاء وصدیقین اور شہداء کے ساتھ جنت میں بھیج دیے جائیں گے۔

آٹھویں دلیل:..... ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾﴾

(النساء:69)

''اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے، وہ ان کے ساتھ ہوں گے، جن پر اللہ نے انعام کیا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ، اور یہ لوگ بڑے اچھے ساتھی ہوں گے۔''

مفسر ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اس آیت کے شان نزول کے متعلق سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغموم بیٹھے تھے، آپ نے پوچھا کہ تم مغموم کیوں ہو؟ تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں ایک بات سوچ رہا ہوں، آپ نے پوچھا: کیا؟ تو انھوں نے کہا کہ آج ہم آپ کے پاس صبح و شام آتے ہیں، آپ کا چہرہ دیکھتے ہیں اور آپ کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ کل جنت میں آپ انبیاء کے ساتھ ہوں گے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم آپ ؐ کے پاس نہیں پہنچ پائیں گے۔ آپ ؐ نے کوئی جواب نہیں دیا، تو جبرائیل یہ آیت لے کر آئے۔ آپ ؐ نے ان صحابہ کو بلا بھیجا، اور انھیں خوشخبری دی۔ یہ روایت مسروق، عکرمہ، عامر شعبی اور قتادہ رحمہم اللہ سے بھی مرسلاً مروی ہے، لیکن سعید بن جبیر والی روایت کی سند زیادہ اچھی ہے۔ [1]

اتباع رسول ﷺ احادیث مبارکہ کی روشنی میں

اتباع رسول ﷺ کے متعلق چند قرآنی آیات ذکر کرنے کے بعد اب چند احادیث نبویہ ﷺ ذکر کر رہے ہیں، تاکہ اتباع سنت کی اہمیت وفضیلت مزید واضح ہو جائے۔

پہلی دلیل:..... سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى.' [2]

''میری ساری اُمت جنت میں جائے گی، سوائے ان کے جنھوں نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انکار کون کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے گویا انکار کیا۔''

دوسری دلیل:..... سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا، كِتَابَ

---

[1] تفسير الطبرى : 225/5- تفسير ابن أبى حاتم: 997/3- تفسير ابن كثير (ملخص): 133/2-134.

[2] صحيح بخارى، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، رقم:7280.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ .'[1]

''میں تمھارے اندر دو چیزوں کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے تم لوگ ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ یہ دونوں اللہ کی کتاب اور اللہ کے نبی کی سنت ہیں۔''

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''تمام کی تمام ہدایت اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع میں ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی سنت کتاب اللہ الکریم کے مقصود کی وضاحت کرتی ہے۔ جب قرآن کے ظاہر سے کوئی اشکال پیدا ہو تو سنت اس کے باطن کی حیثیت سے، اللہ کی اس سے مراد کو کھول کر بیان کرتی ہے، جبکہ جھگڑا وہاں کھڑا ہوتا ہے جہاں دلوں میں گمراہی خود ڈیرے ڈالے ہوئے ہو۔''

تیسری دلیل:..... سیّدنا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انھوں نے میرے دادا سے روایت کی اور میرے دادا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ اَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا .'[2]

''جس نے میری سنتوں میں سے کوئی ایک سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر

---

[1] مؤطا امام مالك، كتاب القدر، رقم:1727- سلسلة الصحيحة، رقم:1761 .

[2] سنن ابن ماجه، المقدمة، رقم:203- سنن ترمذی، رقم:2675- احكام الجنائز، رقم: 178- التعليق الرغيب:47/1- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا۔ جبکہ لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس نے کوئی بدعت جاری کی اور پھر اس پر لوگوں نے عمل کیا تو بدعت جاری کرنے والے پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے۔ جبکہ بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔ (یعنی وہ بھی پوری پوری سزا پائیں گے)۔''

چوتھی دلیل:..... سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں سوال کیا۔ جب انھیں بتایا گیا تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کو کم سمجھا اور آپس میں کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ہمارا کیا مقام ہے؟ ان کی تو اگلی پچھلی ساری لغزشیں اللہ نے معاف کردی ہیں (لہٰذا ہمیں آپ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے) ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور کبھی ترک نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان سے پوچھا: ''کیا تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟'' ان کے اقرار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اَمَا وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ. لٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ. فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ'. [1]

''خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں۔ لیکن میں روزہ رکھتا ہوں، ترک بھی کرتا ہوں، رات کو

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب ترغیب فی النکاح، رقم:5063.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیام بھی کرتا ہوں اور آرام بھی۔ میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیے ہیں۔ (یاد رکھو!) جس نے میری سنت سے منہ موڑا اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔''

پانچویں دلیل:..... سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے۔ ایک نے کہا: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: ان کی آنکھیں سو رہی ہیں لیکن ان کا دل بیدار ہے۔ انھوں نے کہا: تمھارے ان صاحب کی ایک مثال ہے، پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: یہ تو سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ: آنکھ سو رہی ہے مگر دل بیدار ہے۔ تب انھوں نے کہا: ان کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے ایک (عالی شان) گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی۔ اور کسی شخص کی دعوت دینے والا بنا کر بھیجا۔ پس جس نے بلانے والے کی دعوت کو قبول کرلیا وہ اس گھر میں داخل ہوگیا اور اس نے دستر خوان سے کھا، پی لیا۔ اور جس نے بلانے والے کی دعوت قبول نہ کی۔ وہ نہ اس گھر میں داخل ہوا اور نہ ہی اُس نے دستر خوان میں سے کچھ کھایا، پیا۔ وہ کہنے لگے: اب اس بات کی ان صاحب کے لیے، شرح، تفسیر کردو تاکہ یہ اس مثال کو سمجھ جائیں تو ان میں سے بعض کہنے لگے: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ جبکہ بعض کہنے لگے کہ: ان کی آنکھیں اگرچہ سو رہی ہیں مگر ان کا دل بیدار ہے۔ پھر انھوں نے مثال کی تشریح کرتے ہوئے کہا:

'فَالدَّارُ، اَلْجَنَّةُ، وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ . وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاس.'[1]

''(اس مثال میں بیان کردہ) گھر سے مراد جنت ہے۔ اور دعوت دینے والے

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الإقتداء بسنن رسول ﷺ، رقم: 7281.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ ہیں تو جس نے محمد ﷺ کی فرمانبرداری کی اس نے بالتحقیق اللہ ربّ العزت کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔''

چھٹی دلیل:..... سیّدنا جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تورات کا نسخہ لے کر آئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ تورات کا نسخہ ہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پڑھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا۔ چنانچہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بول اٹھے، عمر! تجھے گم پانے والیاں گم پائیں۔ کیا تو رسول اللہ ﷺ کے رُخ انور کی جانب نہیں دیکھ رہا؟ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارک کی جانب دیکھا اور پکارا، میں اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب تسلیم کرنے پر راضی ہیں، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ، لَوْ بَدَالَكُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ، وَلَوْ كَانَ حَیًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ.'[1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو صراط مستقیم سے دور ہو جاؤ گے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں اور میری نبوت کے زمانہ کو دیکھ پائیں تو یقیناً میری تابعداری کریں گے۔''

---

[1] سنن دارمی: 126/1، رقم:435۔ مسند أحمد : 387/3۔ المشکوٰۃ، رقم:194۔ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث کی روشنی میں سنت نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام کی اہمیت وفضیلت بیان ہوئی اور یہ کہ اطاعت رسول ﷺ کے بغیر کوئی عمل اللہ کے ہاں مقبول نہ ہوگا۔ اور اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ لوگوں کی بناوٹی اور اپنی وضع کردہ، من گھڑت جھوٹی احادیث کو نبی کریم ﷺ کی سنن سمجھ کر عوام الناس عمل کرتے پھریں۔ یہ امر انتہائی مذموم ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .' [1]

''جس نے جان بوجھ کر میری جانب جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

اور ایسے ہی وہ امور کہ زمانۂ رسالت اور دورِ صحابہ وتابعین میں جن کا کوئی وجود نہیں ملتا وہ بدعات سیئہ ہیں ان سے بھی اجتناب بہت ضروری ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ .' [2]

''جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسا کام کیا جس کی بنیاد شریعت میں نہیں تو وہ کام مردود ہے۔''

اتباع رسول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کی روشنی میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتاب وسنت پر عمل کرنے والے، کتاب وسنت سے محبت کرنے والے اور بدعات ومبتدعین سے انتہائی شدید نفرت کرنے والے تھے۔

①:..... خلیفہ اوّل سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آغاز پر خطاب فرمایا

---

① صحيح بخاري، كتاب العلم، رقم: 107- صحيح مسلم، مقدمة: رقم:4 .

② صحيح بخاري، كتاب العلم، رقم: 2697- صحيح مسلم، كتاب الأقضية، رقم:4492 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ:

’إِنَّمَا أَنَا مِثْلُكُمْ وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّكُمْ سَتُكَلِّفُونِي مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيقُهُ، إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، وَعَصَمَهُ مِنَ الْآفَاتِ..... وَإِنَّمَا أَنَا مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ. فَإِنِ اسْتَقَمْتُ فَتَابِعُونِي وَإِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُونِي.‘ [1]

’’میں بھی تمھاری طرح ایک انسان ہوں اور معلوم نہیں کہ شاید تم مجھے کسی ایسی بات پر کہیں متکلّف نہ کر بیٹھو کہ جس کی طاقت رسول اللہ ﷺ بھی نہیں رکھتے تھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو ساری دنیا سے منتخب فرمالیا اور آپ ﷺ کو آفات و بلیات سے محفوظ کرلیا تھا۔ اور میں نبی کریم ﷺ کے منہج و طریق کا اتباع کرنے والا ہوں اور مبتدع نہیں ہوں۔ اگر میں اس عزم و منہج پر مستقیم رہوں تو میری اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہنا۔ اور اگر میں اس سے ٹیڑھا راستہ اختیار کرلوں تو تم لوگ مجھے سیدھا کر دینا۔‘‘

②:..... سیّدنا قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرنے والے شخص کی نانی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس میراث مانگنے آئی۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

’مَالَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ. وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا. فَارْجِعِي حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ. فَسَأَلَ النَّاسَ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ ـ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ

[1] الطبقات لإبن سعد: 211/3۔ تاريخ الخلفاء للسيوطي، ص 59.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .....الخ . ‘ ①

’’کتاب اللہ کے مطابق میراث میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے۔ لہٰذا واپس چلی جاؤ، میں اس بارے میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔ چنانچہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ: ’’میری موجودگی میں رسول اللہ ﷺ نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا تھا۔‘‘ یہ سن کر سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ’’کیا تمہارے ساتھ اس مسئلہ پر کوئی اور بھی اس کا گواہ ہے؟‘‘ تو سیّدنا محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے بھی سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرح اس حدیث کی تائید کی۔ چنانچہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نانی کو چھٹا حصہ دلا دیا۔‘‘

③:..... ایسا ہی واقعہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ چنانچہ جناب سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

’الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنْ وَرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا . فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . ‘ ②

’’دیت صرف والد کے رشتہ داروں کے لیے ہے، لہٰذا بیوی کو اپنے شوہر کی دیت سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔ ضحاک بن سفیان نے اُن سے کہا: رسول اکرم ﷺ نے

---

① مؤطا امام مالك، كتاب الفرائض، باب ميراث الجدة، رقم:45- سنن ابوداؤد، كتاب الفرائض، رقم : 2894- سنن ترمذی، كتاب الفرائض، رقم:2100- امام ترمذی نے اسے ’’حسن صحیح‘‘ کہا ہے۔

② سنن ابوداؤد، كتاب الفرائض، رقم:2927- سنن ترمذی، كتاب الفرائض، رقم: 2110- سنن ابن ماجه، رقم:2642- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

مجھے یہ پیغام لکھوا کر بھیجا کہ: ''اشم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے حصہ دلاؤ۔'' چنانچہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔''

④:..... جناب زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اُن کے والد اسلم نے بیان کیا: سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا:

'اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ ، وَلَو لَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَلَمَكَ مَااسْتَلَمْتُكَ ، فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ: مَالَنَا وَلِلرَّمَلِ؟ اِنَّمَا كُنَّا رَاَیْنَا الْمُشْرِكِیْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ، ثُمَّ قَالَ: شَیْءٌ صَنَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُكَهٗ .' ①

''واللہ! میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو استلام کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا۔ پھر حجر اسود کو بوسہ دیا۔ اور اس کے بعد فرمایا: ''اب ہمیں رمل کی کیا ضرورت ہے، رمل تو ہم نے مشرکین کو دکھانے کے لیے کیا تھا۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا ہے۔'' پھر خود ہی فرمایا: ''لیکن رمل تو وہ چیز ہے جو رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور سنت ترک کرنا ہمیں قطعی پسند نہیں۔''

⑤:..... ابوجیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے سیّدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور وضو کا بچا ہوا پانی پی کر فرمانے لگے:

'صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ .' ②

---

① صحیح بخاری، کتاب المناسك، رقم: 1605 .

② سنن نسائی، باب الإنتفاع بفضل الوضوء، رقم: 136۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے رسول ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا ہے۔''

⑥:..... جناب نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور راستے کی دوسری سمت کافی دور نکل گئے اور مجھ سے پوچھا: ''اے نافع! کیا کچھ سن رہے ہو!'' میں نے عرض کیا: ''نہیں!'' تب انھوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا:

'كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا .' [1]

''میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بانسری کی آواز سنی اور ایسے ہی کیا جیسے اب میں نے کیا ہے۔''

⑦:..... جناب نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس چھینک ماری اور کہا: 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ' سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ' تو میں بھی کہہ سکتا ہوں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم چھینک کے بعد کہیں: 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ' .[2]

⑧:..... ابن ابورافع بیان کرتے ہیں کہ مروان بن الحکم نے (سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں) سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ پر اپنا قائم مقام امیر یعنی گورنر مقرر کیا اور خود مکہ روانہ ہوگئے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس دوران ہمیں نمازِ جمعہ پڑھائی اور پہلی رکعت میں ''سورۃ الجمعۃ'' جبکہ دوسری رکعت میں ''سورۃ المنافقون'' پڑھی۔ ابن ابورافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کے بعد میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُن سے عرض کیا: آپ نے وہی دونوں

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، باب كراهية الغناء والزمر، رقم:4924- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، كتاب الأدب، باب ما يقول العاطس إذا عطس، رقم : 2737- المشكاة، رقم : 4744- إرواء الغليل : 245/3- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورتیں تلاوت کی ہیں جو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ (اپنے دورِ خلافت میں) بمقام کوفہ پڑھا کرتے تھے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

'إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُبِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ .'

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دونوں سورتیں نمازِ جمعہ میں پڑھتے سنا ہے۔''

فائدہ:..... یعنی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں یہ دونوں سورتیں پڑھی ہیں، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تقلید سے شدید نفرت کرتے تھے اور اتباع سنت ان لوگوں کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رقمطراز ہیں:

'وَقَدْ تَوَاتَرَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا بَلَغَهُمْ الْحَدِيْثُ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّلَاحِظُوْا شَرْطًا .'[1]

''صحابہ کرام اور تابعین عظام سے بتواتر ثابت ہے کہ جب اُن کو کوئی حدیث پہنچتی تو بدون لحاظ کسی شرط کے وہ اس پر عمل کر لیتے تھے۔''

بلکہ کسی نے رائے پر ہٹ دھرمی کی تو سب نے اس پر نکیر کیا اور اس سے منع کیا، خصوصاً نبی اکرم ﷺ کی حدیث وسنت کے مقابلے میں اگر کوئی رائے پیش کرتا تو اس کو ملامت کا سامنا کرنا پڑا۔

⑨:..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: 'إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا ، وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِيْنَةً .' ''بعض حیا وقار اور سکینت ہے۔'' عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا کہ: ''میں تمھیں حدیث رسول بیان کر رہا ہوں اور تم اس کے مقابلے میں اپنے صحیفے سے بیان کر رہے ہو۔''[2]

---

[1] الإنصاف، ص: 59، مطبوعه مجتبائی.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الجهاد: 638/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩:..... سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا تھا، عروۃ بن الزبیر نے سن کر کہا: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تمتع سے منع کرتے تھے، ابن عباس نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ لوگ ہلاک ہوجائیں گے! میں کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، اور لوگ کہتے ہیں کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے منع کیا ہے۔ [1]

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما پر رحم کرے اور اُن سے راضی ہو، اگر اس زمانے کے لوگوں کو دیکھتے تو کیا کہتے؟ ان کے سامنے جب کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو وہ قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے لوگوں کے اقوال سے معارضہ کرتے ہیں جو صحابہ سے بہت ہی نیچے درجے کے لوگ ہوتے ہیں۔'' [2]

فائدہ:..... یہی وجہ ہے کہ ائمہ عظام رحمہم اللہ نے خود نہ کسی کی تقلید کی، نہ کسی کو اپنی تقلید کا حکم دیا اور نہ ہی انھوں نے کسی دوسرے کے لیے تقلید کو پسند فرمایا۔

ائمہ عظام رحمہم اللہ کی نظر میں اتباع سنت

ائمہ عظام رحمہم اللہ بھی سنت رسول کو اپنا مذہب گردانتے تھے۔ جب ان کے اقوال سنت کے مخالف ہوجاتے تو فوراً اس سے رجوع کرلیا کرتے تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اقوال

①: 'إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ .' [3]

''حدیث صحیح ہوتو وہی میرا مذہب ہے۔''

②: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

---

[1] مسند احمد: 337/1- احمد شاکر نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

[2] أعلام الموقعين: 593/3 .

[3] حاشية ابن عابدين 63/1- رسم المفتي: 4/1 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’اِيَّاكُمْ وَالْقَوْلَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالرَّاْيِ . وَ عَلَيْكُمْ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ . فَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا ضَلَّ .‘ ①

’’لوگو! دین میں اپنی عقل سے بات کرنے سے بچو اور سنت رسول کی پیروی کو اپنے لیے لازم کرلو، جو کوئی سنت سے ہٹا، وہ گمراہ ہوگیا۔‘‘

③: ’إِذَا قُلْتُ قَوْلًا يُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ وَخَبَرَ رَسُوْلِ ﷺ فَاتْرُكُوْا قَوْلِيْ .‘ ②

’’جب میں کوئی ایسی بات کہوں کہ جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دینا۔‘‘

④: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’لَمْ يَزَلِ النَّاسُ فِيْ صَلَاحٍ مَادَامَ فِيْهِمْ مَنْ يَطْلُبُ الْحَدِيْثَ فَإِذَا طَلَبُوا الْعِلْمَ بِلَا حَدِيْثٍ فَسَدُّوْا ذِكْرَهُ .‘ ③

’’لوگ اس وقت تک ہدایت پر قائم رہیں گے جب تک ان میں علم حدیث حاصل کرنے والے موجود رہیں گے، جب حدیث کے بغیر علم حاصل کیا جائے گا تو لوگوں میں بگاڑ اور فساد پیدا ہوجائے گا۔‘‘

فائدہ:.....عصر حاضر میں امام صاحب کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوگئی ہے کہ لوگ سنت رسول ﷺ کو چھوڑ کر آپس میں بگاڑ اور فساد، بلکہ جنگ و جدال کا شکار ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ آمین

---

① كتاب الميزان للشعراني .

② إيقاظ هم أولي الأبصار، ص: 5۔ ونسبه إلى محمد بن الحسن أيضاً .

③ كتاب الميزان للشعراني .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے اقوال

نبیؐ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رُتبہ نبیؐ سے بڑھائیں

①: ایک شخص امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور اُس نے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے بتایا کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک یہ ہے۔ اس آدمی نے عرض کیا: ''آپ کی کیا رائے ہے؟'' امام مالک رحمہ اللہ نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (النور: 63)

''یعنی، جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اُنھیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔''[1]

②: 'اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِی وَاُصِيْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَأْيِیْ فَكُلُّ مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ وَكُلُّ مَالَمْ يُوَافِقِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُكُوْهُ.'[2]

''بے شک میں بشر ہوں، میرا قول صحیح بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی ہوسکتا ہے، لہٰذا تم میری جو رائے کتاب و سنت کے موافق ہو اسے لے لو، اور جو موافق نہ ہو اسے چھوڑ دو۔''

③: 'لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا وَيُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ اِلَّا

---

① شرح السنة: 216/1.

② جامع بيان العلم: 91/2۔ احكام الإحكام لإبن حزم: 145/6، 179.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِیُّ ﷺ .'[1]

''نبی کریم ﷺ کے بعد ہر کسی کی بات کو لیا بھی جا سکتا ہے اور چھوڑا بھی جا سکتا ہے مگر نبی کریم ﷺ کی ہر بات لی جائے گی۔''

④: عبد اللہ بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سنا آپ سے وضو میں پاؤں کی انگلیوں کے خلال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ یہ فعل لوگوں پر واجب نہیں، جب مجلس برخواست ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ ہمارے ہاں اس مسئلے میں ایک سنت پائی جاتی ہے، کہا: بیان کرو، میں نے کہا: کہ مستورد بن شداد القرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: ''کہ آپ اپنی خنصر کی انگلی (چھنگلی) سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال فرما رہے تھے۔'' امام مالک نے کہا: یہ حسن حدیث ہے، اس سے پہلے میں نے اسے کبھی نہیں سنا تھا۔ ابن وہب کہتے ہیں کہ اس کے بعد امام مالک رحمہ اللہ سے جب اس کے بارے میں پوچھا جاتا تو میں نے سنا کہ آپ خلال کرنے کا حکم دیتے تھے۔[2]

امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کے اقوال

①: امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'اِذَا وَجَدْتُمْ فِیْ کِتَابِیْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَدَعُوْا مَاقُلْتُ. وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاتَّبِعُوْهَا وَلَا تَلْتَفِتُوْا اِلٰی قَوْلِ اَحَدٍ .'[3]

---

① جامع بیان العلم : 91/2۔ احکام الإحکام لإبن حزم : 145/6۔ الفتاوٰی لتقی الدین السبکی :199/1۔ إرشاد السالك لإبن عبد الهادی :227/1 .

② الجرح والتعدیل لإبن أبی حاتم :31/1، 32 .

③ ذم الکلام للهروی : 147/3۔ الإحتجاج بالشافعی للخطیب : 2/8۔ تاریخ ابن عساکر: 15/ 10/9۔ المجموع للنووی :63/1۔ صحیح ابن حبان (الإحسان) : 284/3 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میری کتاب میں کوئی بات سنت رسول ﷺ کے خلاف پاؤ تو میری بات چھوڑ دو اور سنت کے مطابق عمل کرو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ صرف سنت رسول ﷺ کی پیروی کرو اور کسی بھی دوسرے شخص کی بات پر توجہ نہ دو۔''

② : 'اِذَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اَقُوْلُ قَوْلاً وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ خلافَهٗ فَاعْلَمُوْا اَنَّ عَقْلِیْ قَدْ ذَهَبَ .'[25]

''صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے اگر میں اس کے خلاف کوئی بات کہوں تو جان لو کہ میری عقل اس وقت کھو چکی تھی۔''

③ : 'مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَتَذْهَبُ عَلَيْهِ سُنَّةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَعْزُبُ عَنْهُ، فَمَهْمَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ أَصَّلْتُ مِنْ أَصْلٍ فِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِلَافَ مَا قُلْتُ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ قَوْلِیْ .'[2]

''ہر ایک سے نبی کریم ﷺ کی کوئی نہ کوئی سنت مخفی رہ سکتی ہے؟ تو میں جو قول کہوں یا جو قاعدہ بیان کروں اگر حدیث رسول اس کے خلاف ہے تو موافق حدیث ہی میرا قول ہوگا۔''

④ : 'أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى أَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَنْ يَّدَعَهَا لِقَوْلِ اَحَدٍ .'[3]

''تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس کے سامنے سنت رسول ﷺ ظاہر ہوگئی تو اسے کسی کے قول کی بنا پر چھوڑنا جائز نہیں۔''

---

① آداب الشافعی ، ص : 93۔ حلیة الأولیاء : 106/9 .

② اعلام الموقعین : 363/2۔ ایقاظ همم اولی الأبصار ، ص : 100 .

③ أعلام الموقعین : 361/2۔ ایقاظ همم أولی الأبصار ، ص : 68 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤: ’إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ .‘[1]

’’جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔‘‘

⑥: امام شافعی امام احمد بن حنبل کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:

’أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ مِنِّيْ ، فَإِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ الصَّحِيْحُ فَاعْلِمُوْنِيْ بِهِ أَيَّ شَيْءٍ يَكُوْنُ كُوْفِيًّا أَوْ بَصْرِيًّا أَوْ شَافِعِيًّا حَتَّى أَذْهَبَ إِلَيْهِ إِذَا كَانَ صَحِيْحًا .‘[2]

’’تم حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو، صحیح حدیث ہو تو مجھے بتادو! خواہ وہ کوفی ہو یا بصری یا شامی، تاکہ اسی کے مطابق فتویٰ دوں۔‘‘

⑦: ’كُلُّ مَسْأَلَةٍ صَحَّ فِيْهَا الْخَبَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ أَهْلِ النَّقْلِ بِخِلَافِ مَا قُلْتُ ، فَأَنَا رَاجِعٌ عَنْهَا فِيْ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ .‘[3]

’’میرے قول کے خلاف کسی مسئلے میں بھی محدثین کے نزدیک صحیح حدیث مل جائے تو میں حدیث کی موافقت میں اپنے مسئلے سے زندگی میں اور موت کے بعد بھی رجوع کرتا ہوں۔‘‘

⑧: ’كُلُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَهُوَ قَوْلِيْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعُوْهُ مِنِّيْ .‘[4]

’’نبی ﷺ کی ہر حدیث میرا قول ہے اگرچہ تم نے وہ مجھ سے نہ بھی سنا ہو۔‘‘

---

[1] الميزان للشعراني :57/1۔ المجموع للنووي :63/1 .

[2] آداب الشافعي ، ص : 94 ، 95 وغيره .

[3] أعلام الموقعين : 363/2۔ الحلية لأبي نعيم : 107/9۔ الأداب ، ص : 93۔ ابن عساكر : 29/15۔ ذم الكلام للهروي :47/1۔ الفلاني ، ص : 104 .

[4] آداب الشافعي ، ص : 93 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اقوال

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بلاشبہ تمام ائمہ سے زیادہ حدیثوں کے جامع اور عالم تھے، آپ کا حال یہ تھا کہ آپ ایسی کتابوں کی تالیف کو ناپسند فرماتے تھے جن میں مسائل کے تفریع اور رائے کو جمع کیا گیا ہو:

'كَانَ يَكْرَهُ وَضْعَ الْكُتُبِ الَّتِيْ تَشْتَمِلُ عَلَى التَّفْرِيْعِ وَالرَّأْيِ.' [1]

آپ نے فرمایا:

① 'مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ عَلٰى شَفَا هَلَكَةٍ.' [2]

''جس کسی نے حدیث رسول کو رد کیا وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے۔''

② 'رَأْيُ الْاَوْزَاعِيِّ وَرَأْيُ مَالِكٍ وَرَأْيُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ كُلُّهٗ رَأْيٌ وَهُوَ عِنْدِيْ سَوَاءٌ وَاِنَّمَا الْحُجَّةُ فِي الْآثَارِ.' [3]

''امام اوزاعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ میں سے ہر ایک کی بات ایک رائے ہے اور میرے نزدیک سب کا درجہ ایک ہی ہے۔ حجت صرف سنت رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہ میں ہے۔''

③ 'لَا تُقَلِّدْ فِيْ دِيْنِكَ أَحَدًا مِنْ هٰؤُلَاءِ. مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهٖ فَخُذْ بِهٖ، ثُمَّ التَّابِعِيْنَ بَعْدُ، اَلرَّجُلُ فِيْهِ مُخَيَّرٌ.' [4]

''تم اپنے دین کو کسی کے تابع نہ کرو، نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب سے جو کچھ ملے اسے لے لو، تابعین کے آراء و اقوال کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے۔ اتباع یہ ہے کہ آدمی نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے آئی ہوئی چیز کی پیروی کرے، تابعین کے بارے میں اسے اختیار ہے۔''

---

① مناقب ابن الجوزی، ص: 192. ② مناقب لإبن الجوزی، ص: 82.
③ جامع بیان العلم: 149/2. ④ مسائل أبوداؤد، ص: 276، 277.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیں کہ ان ائمہ کرام رحمہم اللہ نے تقلید سے کس قدر شدت کے ساتھ منع فرمایا اور سنت رسول ﷺ کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ ان متبعین کے لیے یہ اقوال مقام عبرت ہیں جو ائمہ کی تقلید کا دم بھرتے ہیں، بلکہ سنت کے مقابلے میں تقلید کو اہمیت دیتے ہیں۔ حالانکہ ان ائمہ کے اقوال و فتاویٰ غیر ارادی طور پر حدیث رسول ﷺ کے مخالف بھی ہو سکتے ہیں اور بعض دفعہ یہ اقوال و فتاویٰ ان ائمہ کی طرف غلط منسوب بھی ہو سکتے ہیں اور یہ بہت زیادہ ہے۔ جبکہ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور معصوم عن الخطاء ہیں، مزید برآں یہ ائمہ کرام رحمہم اللہ امتی ہیں اور ان سے غلطی کا امکان ہے۔ لہٰذا عقل سلیم اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں ان ائمہ کی بات کو لینا بہت بڑے گناہ کی بات ہے نیز شانِ رسالت میں گستاخی ہے۔ ہمارے انتہائی قریبی بزرگ دوست بڑے دردِ دل کے ساتھ یہ جملہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''ان ظالموں نے مقابلے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی کو لا کھڑا کیا ہے۔ فإنا لله و إنا إليه راجعون!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 4

نیک بندوں کے اوصاف

قرآن وسنت میں نیکوکار لوگوں کے بہت سے اوصاف حمیدہ بیان ہوئے ہیں کہ جنھیں اپنا کر بندہ دنیا میں پرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزار سکتا ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات سے اُسے نوازا جائے گا۔ اس باب میں ان اوصاف کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے۔

① اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا

نیکوکار بننے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے، ایمان لائے بغیر نیکی بے کار اور بے فائدہ ہوگی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣﴾ (البقرہ: 1-3)

''الم، اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے، جو غیبی امور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

''یعنی مومن ہر اس بات پر ایمان لاتا ہے جس کی خبر اللہ یا اس کے رسول نے دی ہے، چاہے انسان نے اس کا مشاہدہ کیا ہو یا نہیں، اور چاہے اس نے اسے سمجھا ہو یا نہیں، لیکن ملحدین اور غیبی امور کو جھٹلانے والے اس نعمت (ایمان و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصدیق) سے محروم ہوتے ہیں۔''[1]

اور سورۃ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَأُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝﴾

(طٰهٰ: 75)

''اور جو شخص اس کے سامنے مومن کی حیثیت سے آئے گا، عمل صالح کیے ہوگا، تو انھیں بلند درجات ملیں گے۔''

ابوداؤد نے سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں بلند مقامات والوں کو ان کے نیچے والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ روشن ستارے کو آسمان میں دیکھتے ہو۔ 'وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا.' ''اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی انھی لوگوں میں سے ہوں گے، زہے نصیب۔''

② اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا

اہل ایمان اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝﴾

(البقرة: 165)

''اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں، اور اُن سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے ہونی چاہیے، اور ایمان والے اللہ سے بے حد محبت کرتے ہیں، اور یہ ظالم لوگ جب اپنی آنکھوں سے عذاب کو دیکھ

---

[1] تیسیر الرحمن: 17/1.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لیں گے، تب انھیں یقین آ جائے گا کہ واقعی تمام قوت صرف اللہ کے پاس ہے، اور بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''شرک کی دو قسمیں ہیں: شرک اکبر اور شرک اصغر۔ شرک اکبر کو اللہ تعالیٰ بغیر توبہ معاف نہیں کرتا، اور وہ یہ ہے کہ بندہ کسی کو اللہ کا شریک بنالے، اور اس سے ویسی ہی محبت کرے جیسی اللہ سے کی جانی چاہیے۔ اور یہ وہ شرک ہے جس میں مشرکین اپنے معبودانِ باطل کو رب العالمین کے برابر قرار دیتے ہیں، اور یہ برابری محبت، تعظیم اور عبادت میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ اکثر مشرکین عالم کا حال ہے! بلکہ اکثر مشرکین تو اپنے معبودوں سے اللہ کے مقابلے میں زیادہ محبت کرتے ہیں، اور ان کو یاد کر کے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ اگر ان کے معبودوں اور ان مشائخ کا جنھیں انھوں نے اپنا معبود بنالیا ہے، کوئی شخص ادب و احترام کے ساتھ نام نہیں لیتا، تو اس قدر غضبناک ہوتے ہیں جس قدر وہ اللہ کا نام سوائے ادب سے لینے والے پر نہیں ہوتے، اور چیتے یا کتے کے مانند غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی اللہ کے مقرر کردہ حدود کو پامال کرتا ہے۔ تو ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی، بلکہ تھوڑی سی دنیاوی لالچ کی خاطر فوراً خوش ہو جاتے ہیں، جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہ تھا۔''[1]

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل بادیہ میں سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہونے والی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افسوس ہے تم پر، تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اُس شخص نے عرض کیا: میں نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تیار کر رکھی ہے۔ یہ سن کر نبی

[1] شرح المنازل، باب التوبة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ نے فرمایا: 'إِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحَبَبْتَ .' ''پھر تم قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔'' ہم نے عرض کیا اور کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ فرمایا: ہاں! اس دن ہم بہت زیادہ خوش ہوئے۔ [1]

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ .' [2]

''جس شخص میں تین خصلتیں پائی جائیں وہ ایمان کی حلاوت کو پالیتا ہے۔

①: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول اس کے نزدیک باقی دنیا جہان کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔ ②: یہ کہ وہ کسی شخص سے محبت کرے تو پھر اس آدمی کی محبت صرف اور صرف اللہ کی خاطر ہو۔ ③: اور یہ کہ وہ اس بات کو انتہائی ناپسند سمجھے کہ وہ حالت کفر میں واپس پلٹ جائے، اس کی کفر سے نفرت بالکل اس طرح ہو جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ اُسے زندہ آگ میں پھینک دیا جائے۔''

③ تقویٰ اور پرہیز گاری

نیکوکار لوگوں میں پائی جانے والی صفاتِ عالیہ میں سے تقویٰ اور پرہیز گاری جیسی صفت بھی شامل ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

[1] صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: 6167 .
[2] صحيح بخاري، كتاب الإيمان، رقم: 16 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ (یونس: 62، 63)

''آگاہ رہو! بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا نہ کوئی غم۔ جو لوگ ایمان لائے تھے اور اللہ سے ڈرتے تھے۔''

''آیت میں 'اولیاء' سے مراد وہ مخلص ایمان والے ہیں جو اللہ کی بندگی اور گناہوں سے اجتناب کی وجہ سے اس سے قریب ہوجاتے ہیں۔ یہاں ان کی صفت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اہل ایمان ہوتے ہیں اور گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ ''ولی'' کا معنی ''قریب'' ہے۔ یعنی مومن جب ایمان اور عمل صالح پر کاربند ہوتا ہے اور شرک اور دوسرے گناہوں سے دور رہتا ہے، تو اللہ سے قریب ہوجاتا ہے، علماء نے لکھا ہے کہ ولایت کی ایک نشانی یہ ہے کہ ولی مستجاب الداعوت ہوتا ہے، یعنی اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔''[1]

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

'إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.'[2]

''جنھیں دیکھ کر اللہ عزوجل یاد آئے۔''

سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی:

'إِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.'[3]

---

[1] تيسير الرحمن: 619/1.

[2] السنن الكبرىٰ للنسائي، رقم: 11235- كتاب الزهد لإبن المبارك: 72/1، رقم: 217- الأحاديث المختارة: 10880، رقم: 105- مجمع الزوائد: 78/1.

[3] سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: 1987- المشكاة، رقم: 5083- امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' اور محدث البانی نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم جہاں کہیں اور جس حال میں بھی ہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رکھو اور برائی کے پیچھے نیکی کو لے کر آؤ، نیکی اُس برائی کو ختم کر دے گی۔ اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آنا۔''

مزید برآں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝ اِدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝﴾

(ق : 33-35)

''جو رحمٰن سے، اُسے بن دیکھے ڈرتا تھا، اور اس کی طرف رجوع کرنے والا دل لے کر آیا ہے۔ تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ دن اُن کے لیے ہمیشگی کا ہوگا۔ اُس میں انھیں اپنی مرضی کی ہر چیز ملے گی، اور ہمارے پاس اُن کی خواہش سے زیادہ نعمتیں ہیں۔''

④ توبہ کرنا

نیکوکار لوگ اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ کے ہاں توبہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾

(آل عمران : 147-148)

''اور اُن کی زبان پر اس کے علاوہ کچھ نہ تھا کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور اپنے حق میں ہم نے جو زیادتیاں کی ہیں انھیں بھی معاف کر دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہم کو ثابت قدم رکھ، اور کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔ تو اللہ نے انھیں دنیاوی اجر بھی دیا، اور آخرت میں اچھا ثواب دیا، اور اللہ اچھا عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ''گناہوں کی وجہ سے ہی دشمن غالب آجاتا ہے، اور شیطان کو مسلمانوں کے دشمنوں کی مدد کا موقع مل جاتا ہے، فتح و کامرانی کی شرط اوّل اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی ہے، اسی لیے اللہ کے نیک بندوں نے کہا: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا﴾ انھیں معلوم تھا کہ ثابت قدمی اور نصرت و فتح اللہ کی طرف سے ملتی ہے، اس لیے انھوں نے اللہ سے ثابت قدمی اور دشمن پر غلبہ کے لیے دُعا کی۔'' انتہیٰ!

آیت (148) میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان نیک بندوں کو ان کی توحید، اللہ پر توکل کامل اور گناہوں سے معافی مانگنے کی وجہ سے دنیا میں بھی کامیابی دی، اور آخرت میں اپنے فضل و کرم سے انھیں جنت دے گا۔ آیت کے آخر میں اللہ نے ان کا اچھے نام کے ساتھ ذکر کرکے اُن سے محبت کا اظہار کیا۔ [1]

اور سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾

(النساء : 146)

''مگر جنھوں نے توبہ کرلی، اور اللہ سے رشتہ مضبوط کرلیا، اور اپنا دین اللہ کے لیے خالص کرلیا، تو وہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے، اور عنقریب اللہ مؤمنوں کو اجرِ عظیم سے نوازے گا۔''

دنیا میں سب سے نیکوکار پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کی شخصیت تھی۔ مگر پھر بھی

[1] تیسیر الرحمن : 213/1 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجوع الی اللہ، توبہ اور انابت الٰہی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وطیرہ تھا۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوبُوْا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.' ①

''لوگو! اللہ کے ہاں تائب ہو جاؤ۔ بلاشبہ میں ایک دن میں اللہ عزوجل کی طرف سو مرتبہ رجوع کرتا ہوں۔''

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر ادعیہ سے توبہ و استغفار کا درس ملتا ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ (کلمات) کہے، تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ اس نے جہاد سے بھاگنے کا ارتکاب کیا ہو:

'أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ.' ②

''میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ جاوید ہے، اور پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اور اس کے حضور میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔''

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اس شخص کو جانتا ہوں جو (روزِ قیامت) سب سے آخر میں جہنم سے نکالا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ پھر فرمایا: کہ ایک شخص قیامت کے دن لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اس کے چھوٹے گناہ حاضر کرو اور اس کے کبیرہ گناہوں کو ایک طرف کر دو۔ چنانچہ اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے کر دیے جائیں گے اور اس سے پوچھا جائے گا کہ فلاں فلاں دن فلاں فلاں

---

① صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6859.

② سنن ابوداؤد، كتاب الصلوٰة، رقم: 1517۔ مستدرك حاكم: 511/1۔ امام حاکم نے اسے ''علی شرط الشیخین'' صحیح کہا ہے اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برائیاں کی تھیں، وہ انکار نہیں کر سکے گا بلکہ وہ اقرار کرے گا اور اسے یہ خوف بھی ہوگا کہ اس کے کبیرہ گناہوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے۔ اسے کہا جائے گا کہ آج تیری ہر برائی کے عوض ایک نیکی دی جائے گی۔ اب تو وہ کہنے لگے گا: اے اللہ! میں نے فلاں فلاں گناہ بھی کیے تھے، لیکن مجھے وہ نظر نہیں آ رہے۔ (راوی حدیث کا کہنا ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث بیان کی اور اتنے ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ [1]

⑤ ذکر الٰہی

اہل ایمان و اسلام مرد و زن اپنے اللہ کو شب و روز اپنے دلوں میں اور اپنی زبانوں سے خوب یاد کرتے ہیں۔ ذکر الٰہی اُن کی زندگی کا لازمہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب : 35)

''اور اللہ کو خوب یاد کرنے والے مردوں اور اللہ کو خوب یاد کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

نیکوکار بندے جو نعمت ہدایت سے سرفراز ہوتے ہیں، اللہ کی یاد سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ (الرعد : 28)

''یعنی جو لوگ اہل ایمان ہوتے ہیں اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان حاصل ہوتا ہے، آگاہ رہیے کہ اللہ کی یاد سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو سکون قلب حاصل کرنے کا ایک نسخۂ کیمیا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم : 467 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے ہی انسان کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ (الذاریات : 56)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اس لیے انسان کے دل کو صرف اس کی یاد میں سکون مل سکتا ہے۔ تسبیح وتحمید اور تکبیر وتوحید، ذکر الٰہی کے مسنون ومعروف طریقے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو ''ذکر'' کہا ہے:

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ (الحجر : 9)

''بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

اہل علم کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم کی تلاوت، اسے سننا، اور اس میں غور وفکر کرنا، ذکر الٰہی کے بہت ہی مفید طریقے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ ﴾ (الاحزاب : 41-43)

''اے ایمان والو! اللہ کو خوب یاد کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو۔ وہ ذاتِ برحق تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے، اور اس کے فرشتے تمھارے لیے دعا کرتے ہیں، تاکہ اللہ تمھیں ظلمتوں سے نکال کر نورِ حق تک پہنچا دے، اور اللہ مومنوں پر بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

اور رسولِ کریم ﷺ کو حکم فرمایا:

﴿ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝﴾

(الاعراف : 205-206)

''اور آپ اپنے رب کو صبح و شام عاجزی کے ساتھ اور ڈرتے ہوئے اور بغیر اونچی آواز کے اپنے دل میں یاد کیجیے اور غافلوں میں سے نہ ہوجایئے۔ بے شک جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر کی وجہ سے انکار نہیں کرتے ہیں، اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور اس کے لیے سجدہ کرتے رہتے ہیں۔''

میدانِ جنگ اور حالاتِ جنگ میں اللہ کو بکثرت یاد کرو کبھی بھی اس کی یاد سے غفلت نہ برتو۔ کیونکہ ذکر الٰہی کی برکت سے اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، مصیبتیں چھٹ جاتی ہیں، اور فتح و کامرانی مسلمانوں کے قدم چومتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (الانفال : 45)

''اے ایمان والو! جب دشمن کے کسی لشکر سے تمھاری مڈبھیڑ ہو تو ثابت قدمی سے کام لو، اور اللہ کو خوب یاد کرو، تاکہ تم کامیاب رہو۔''

غور فرمائیں! جب طالوت مسلمانوں کے ساتھ جالوت کے خلاف میدانِ کارزار میں آئے تو سب نے مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اُسے یاد کیا:

﴿ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (البقرہ : 250)

''اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا فرما، اور ثابت قدمی دے، اور قوم کفار کے خلاف ہماری نصرت فرما۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نبی کریم ﷺ نے معرکہ بدر سے پہلے اللہ کے سامنے اتنی مناجات اور اتنی دعائیں کیں کہ آپ ؐ کی چادر آپ ؐ کے کندھوں سے گر گر جاتی تھی۔ ①

بلکہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

'كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .' ②

''نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ کو یاد کرتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ کے انسانوں پر بہت سارے انعامات واحسانات ہیں، ان احسانات کا تقاضا ہے بندے اُسے یاد کریں، اُس کا ذکر کریں، جب بندے اُسے یاد کرتے ہیں تو وہ حسب وعدہ انھیں یاد کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾﴾ (البقرہ : 152)

''پس تم لوگ مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد رکھوں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔''

امام احمدؒ اور امام بخاریؒ نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کہتا ہے: ''میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں۔'' ③

اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ

---

① صحيح بخاری، كتاب الجهاد والسير، رقم: 2915 .

② صحيح مسلم، كتاب الحيض، رقم: 826 .

③ مسند احمد: 138/3، 297/19- صحيح بخاری، كتاب التوحيد، رقم: 7536 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَهُ .، [1]

''جب کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ جاتی ہے تو انھیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں کرتا ہے۔''

اور جو لوگ ذکر الٰہی سے اعراض کرتے ہیں، اُن کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴾ (طٰہٰ: 124)

''اور جو شخص میری یاد سے روگردانی کرے گا، وہ دنیا میں تنگ حال رہے گا، اور قیامت کے دن اُسے ہم اندھا اُٹھائیں گے۔''

حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اہل جنت کو کسی چیز پر اتنی حسرت نہیں ہوگی جتنی کہ اس لمحہ پر ہوگی جو دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر گزر گیا۔'' [2]

⑥ نماز پنج گانہ اور تہجد پڑھنے والے

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے نماز پنج گانہ اور تہجد کا اہتمام کرتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴾ (البقرہ: 1-3)

''الم، اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے، جو غیبی امور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6855.

[2] صحيح الجامع الصغير، رقم: 5322.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ ﴾ (بنی اسرائیل : 78-79)

''آپ زوال آفتاب کے وقت سے رات کی تاریکی تک نماز قائم کیجیے، اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھیے، بے شک فجر میں قرآن پڑھنے کا وقت فرشتوں کی حاضری کا ہوتا ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد پڑھیے، یہ آپ کے لیے زائد نماز ہوگی۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو ''مقام محمود'' پر پہنچا دے گا۔''

اور سورۃ الدہر میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ وَ مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ ﴾ (الدھر : 25-26)

''اور آپ اپنے رب کا نام صبح و شام لیتے رہیے، اور رات میں اس کے لیے سجدہ کیجیے، اور دیر تک اس کی پاکی بیان کیجیے۔''

نماز اللہ کی مدد حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، نبی کریم ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی یا کوئی اہم معاملہ آتا، تو آپ فوراً نماز پڑھنے لگتے۔ [1]

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ ﴾

(البقرہ : 45)

''اور صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد طلب کرو۔''

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب التطوع، رقم : 1319۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور سورۃ ق میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴾ (ق : 40)

''اور رات کے کچھ حصے میں اللہ کی تسبیح کیجیے، اور نماز کے بعد بھی۔''

رات میں اللہ کی تسبیح کرنے سے مراد نماز تہجد ہے۔

اور سورۃ السجدہ میں ارشاد فرمایا:

﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴾ (السجدہ : 16)

''رات میں ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو اس کے عذاب کے ڈر سے اور اس کی جنت کے لالچ میں پکارتے ہیں، اور ہم نے انھیں جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

یعنی مومنین مخلصین کی ایک صفت عالیہ یہ بھی ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں اسی لیے جب اس کا وقت آتا ہے تو ان کے پہلوؤں کو بستروں سے عداوت و دشمنی ہوجاتی ہے، فوراً اُٹھ بیٹھتے ہیں اور وضو کر کے نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں، اور سجدے میں جا کر اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ اے الٰہ العالمین! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ۝ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴾ (الفرقان : 64-66)

''اور جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں اور جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو ٹال دے، بے شک اس کا عذاب ہمیشہ کے لیے جان کو لگ جانے والا ہے۔ یقیناً وہ بڑا ہی برا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھکانہ اور جائے قیام ہے۔''

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً ، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.' ①

''کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جب وہ کسی مسلمان کو مل جاتی ہے، وہ اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا مانگتا ہے تو اللہ اسے وہ بھلائی عطا فرما دیتا ہے۔''

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک ورم پڑنے سے پھٹ جاتے، ایک مرتبہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی ہیں پھر بھی آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا مجھے اللہ کا شکر گزار ہونا پسند نہیں؟'' ②

⑦ صبر کرنے والے

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کا مقام بتایا کہ جو اس کی خاطر اپنے گھر بار اور خویش و اقارب کو چھوڑ کر ہجرت کر جاتے ہیں، اور ہر حال میں اس پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى

① صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فى الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، رقم: 1770.

② صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم: 4837.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ (العنکبوت : 58-59)

''اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے، ہم انھیں جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے، یہ بہت ہی اچھا بدلہ ہوگا نیک عمل کرنے والوں کا، جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾﴾

(الفرقان : 75)

''انھی لوگوں کو ان کے صبر و استقامت کی بدولت جنت میں اعلیٰ مقام ملے گا، اور اس میں دعائے خیر و سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔''

یعنی صالحین سے ان کے رب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا، اس لیے کہ انھوں نے اپنے رب کی بندگی کی راہ میں تمام تکلیفیں گوارہ کیں، صبر کیا اور حق پر قائم رہے، یہاں تک کہ جان، جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس جنت میں فرشتے انھیں مبارک باد دیں گے اور ہمیشہ کے لیے امن و سلامتی اور سعادت و نیک بختی کا پیغام پہنچائیں گے۔ اللہ کے وہ نیک بندے اس جنت میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے، اور وہ کیا ہی اچھی جائے رہائش ہوگی کہ جنھیں وہاں رہنا نصیب ہو جائے گا، وہ ہر آفات و بلیات سے محفوظ ہو جائیں گے۔

سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ ، اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ.'' [1]

''مومن آدمی کا معاملہ نہایت عجیب ہے۔ بلاشبہ اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات سوائے مومن آدمی کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو بھی اسے اجر وثواب ملتا ہے، اور اگر اس کو نقصان، کوئی دکھ، تکلیف پہنچے اور وہ اس پر صبر کرے تو بھی اس کو اجر و ثواب ملتا ہے۔''

⑧ شکر گزاری

اللہ ربّ العزت نے سیّدنا سلیمان علیہ السلام کے ایک سفر کا ذکر کیا، جب وہ جنوں، انسانوں اور چڑیوں پر مشتمل اپنے منظّم و مرتب دستہ کے ساتھ روانہ ہوئے، راستہ میں ان کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا جس میں چیونٹیاں پائی جاتی تھیں۔ ایک چیونٹی نے اس لشکر جرار کو دیکھ کر دیگر چیونٹیوں سے کہا کہ تم سب جلد از جلد اپنی بلوں میں داخل ہو جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر غیر شعوری طور پر تمھیں کچل دے۔ سیّدنا سلیمان علیہ السلام اس کی بات سن کر مسکرانے لگے اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے دعا کرنے لگے کہ:

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَّرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾﴾

(النمل : 19)

''میرے رب! مجھے توفیق دے کہ تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے باپ ماں کو دی ہیں، اور ایسا نیک کام کروں جسے تو پسند کرتا ہے، اور

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: 7500.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر دے۔''

اور سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ تمھارے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر تم اس کی نعمتوں کا ایمان خالص اور عمل صالح کے ذریعہ شکر ادا کرو گے تو وہ تمھیں اور زیادہ روزی دے گا، اور دنیا میں معزز و مکرم بنائے گا۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ ﴾ (ابراهيم : 7)

''اور جب تمھارے رب نے خبر دی کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمھیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ بے شک میرا عذاب سخت ہوتا ہے۔''

سفیان ثوری رحمہ اللہ اس کی تفسیر یہ بیان کرتے ہیں کہ:

''وہ تمھیں مزید طاقت اور بندگی کی توفیق دے گا۔ اور ناشکری کرو گے تو وہ تم سے چھین لے گا، اور سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔''[1]

قرآن مجید میں جناب لقمان اور ان کی حکمت کا ذکر آیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ ﴾ (لقمان : 12)

''اور ہم نے لقمان کو حکمت دی تھی کہ اللہ کا شکر ادا کرو، اور جو شکر گزار ہوتا ہے، تو اُس کا فائدہ اُسے ہی پہنچتا ہے، اور جو ناشکری کرتا ہے تو بے شک اللہ بے نیاز ہے، تمام تعریفوں والا ہے۔''

''مفسرین کے ایک قول کے مطابق ''حکمت'' سے مراد اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا ہے۔ گویا رأس الحکمۃ یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اپنے رب کا شکر گزار رہے۔

[1] تیسیر الرحمن : 724/1 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتوں کو یاد کر کے اپنے قول وعمل کے ذریعے اس کا شکر ادا کرتا رہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اپنے رب کا شکر گزار ہوتا ہے، اس کا فائدہ بہرحال اسی کو پہنچتا ہے، اس کا خالق و مالک اس سے خوش ہوتا ہے، اور اسے مزید دنیوی اور اخروی نعمتوں سے نوازتا ہے۔''[1]

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دو مرتبہ ارشاد فرمایا: ''معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔'' پھر فرمایا: ''میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرنا، اسے ضرور پڑھنا۔

'اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ .'[2]

''اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے اور اپنا شکر ادا کرنے اور اچھے انداز سے عبادت ادا کرنے میں میری مدد فرما۔''

(راوی حدیث کا کہنا ہے کہ) سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد الصنابحی کو یہی وصیت کی اور انھوں نے اپنے شاگرد ابوعبدالرحمٰن کو اس کی وصیت کی۔

⑨ عاجزی وانکساری کرنے والے

جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہوکر بھرا کرتی ہے پیمانہ

تکبر سے خالی اور متواضع انسان اللہ کے نزدیک بڑا بلند ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ .'[3]

---

[1] تيسير الرحمٰن : 1155/2 .

[2] سنن ابوداؤد، كتاب الوتر، باب الإستغفار، رقم :1522- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[3] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم : 2588 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو کوئی اللہ کے لیے تواضع کرے گا، اللہ اُس کو بلند کر دے گا۔''

اسلام فخر و مباہات اور غرور گھمنڈ سے منع کرتا ہے، اور تواضع، فروتنی اور لطف و مہربانی سے پیش آنے کا درس دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.' [1]

''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی نازل فرمائی ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ، کوئی کسی پر فخر کرے، نہ کوئی کسی پر زیادتی اور سرکشی کرے۔''

اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی اس کی عملی تفسیر اور بے مثل نمونہ تھی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو آپؐ کی نبوت اور قدر و منزلت جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرفراز کیا تھا، ان کو سلام کرنے، ان سے خندہ پیشانی سے ملنے اور خوش طبعی کرنے سے مانع نہ ہوتی تھی۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو ایسے ہی کیا اور فرمایا:

'كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ.' [2]

''نبی کریم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

جو لوگ زمین میں کبر و غرور کی زندگی اختیار نہیں کرتے ہیں، اور نہ کفر و شرک کے ذریعہ فساد پھیلاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنت اور اس کی ابدی نعمتیں انھی لوگوں کو ملیں گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، رقم: 2865.

[2] صحيح بخاري، كتاب الإستئذان، رقم: 6247- صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: 2168.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (القصص : 83)

''وہ آخرت کا گھر (جنت) ہم انھیں دیں گے جو سرزمین پر اپنی بڑائی اور فساد نہیں چاہتے ہیں، اور آخرت میں اچھا انجام اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہوگا۔''

⑩ نماز قائم کرنے والے

نماز نیک بندے اور اس کے رب کے درمیان مناجات ہے، جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ .' [1]

''یقیناً جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔''

نماز تقرب الی اللہ کا سب سے مضبوط ترین ذریعہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تنبیہ فرمائی کہ آپ ابوجہل کی بات ہرگز نہ مانئے، اور مسجد حرام میں نماز پڑھتے رہیے اور نماز کے ذریعہ اپنے رب کا قرب حاصل کرتے رہیے:

﴿ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝﴾ (العلق : 19)

''ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہیں مانیے، اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجیے اور اس کا قرب حاصل کیجیے۔''

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ .' [2]

''بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا سجدے میں کثرت سے دعا کیا کرو۔''

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الصلاة، رقم : 405 .

[2] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم : 1083 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صالحین نماز کے ذریعے اپنے رب کی محبت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قدسی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ.' [1]

''اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں، اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں ادا کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔''

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور چونکہ نیکیوں میں نماز کا درجہ بہت ہی اعلیٰ اور بلند ہے، لہٰذا یقینی طور پر یہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ﴾ (ھود : 114)

''اور آپ دن کے دونوں طرفوں اور رات گئے نماز قائم کیجیے، بے شک اچھائیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ اللہ کو یاد کرنے والوں کو نصیحت کی جا رہی ہے۔''

اور سیّدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' [2]

نماز نیکوکار لوگوں کی کرامت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، رقم: 6502.

[2] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، رقم: 164.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝ ..... وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۝ ﴾

(المعارج : 22-23، 34-35)

''سوائے اُن نمازیوں کے جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں..... اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہی لوگ جنتوں میں معزز ومکرم ہوں گے۔''

حقیقی کامیابی نماز کے قیام میں ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ ﴾

(المؤمنون : 1-2)

''یقیناً مؤمن فلاح پاگئے، جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں۔''

⑪ زکوٰۃ اور صدقہ دینے والے

مومن اور صالحین بندے کو جب اللہ تعالیٰ مال عطا فرماتا ہے تو ساتھ اپنے راستے میں انفاق، صدقہ اور زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ ﴾

(البقرہ : 3)

''جو غیبی امور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

مزید ارشاد ربّ العالمین ہے:

﴿ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ﴾

(البقرہ : 274)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو لوگ اپنے اموال رات اور دن کو، چھپے اور ظاہر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کو ان کا اجر ان کے رب کے ہاں ملے گا۔ نہ ان کو وہاں کسی قسم کا ڈر ہوگا اور نہ ہی وہ غم کھائیں گے۔''

متقی اور اللہ کے نیکوکار بندے کو جب اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں صدقہ وزکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تو وہ لوگوں پر احسان نہیں جتاتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ (البقرہ : 262)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ اذیت پہنچاتے ہیں، اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ثابت ہے، اور اُن پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ انھیں کوئی غم لاحق ہوگا۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزِ قیامت جب اللہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا، سات خوش نصیب لوگوں کو اللہ کریم اپنا سایہ عطا فرمائے گا..... اور اُن میں سے: 'وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ، مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ.'

''اور ایک وہ آدمی ہوگا کہ جس نے دنیا میں اپنے مال کا صدقہ یوں پوشیدہ طور پر کیا ہوگا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔''[1]

خرچ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرماتا ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، رقم: 1422۔ صحیح مسلم، رقم: 1031.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا . وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: أَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا .‘[1]

’’ہر روز صبح کے وقت آسمان سے دو فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں اور اُن میں سے ایک یوں دعا کرتا ہے؛ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا فرما۔ اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے؛ اے اللہ! بخل کرنے والے کے مال کو تباہ و برباد کر دے۔‘‘

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

’أَنْفِقْ [يَا ابْنَ آدَمَ] أُنْفِقْ عَلَيْكَ . وَقَالَ: يَدُ اللّٰهِ مَلْأَىٰ لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ . وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ .‘[2]

’’اے ابن آدم خرچ کرو، میں تمہارے اوپر خرچ کروں گا۔ اور فرمایا: اللہ کا ہاتھ تو بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کے مسلسل خرچ سے بھی اس میں سے کم نہیں ہوتا۔ اور فرمایا: تم نے دیکھا نہیں کہ جب سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے تب سے وہ مسلسل خرچ کیے جا رہا ہے۔ مگر اس کے ہاتھ میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزانِ عدل ہے، جسے وہ جھکاتا اور اُٹھاتا رہتا ہے۔‘‘

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: 2336 .

[2] صحيح البخاري، كتاب التفسير، رقم: 4684- صحيح مسلم، رقم: 2308 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر کوئی شخص صدقہ و خیرات اللہ کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اُسے اس کا بدلہ کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴾

(الروم : 39)

''اور تم لوگ جو سود دیتے ہو، تاکہ لوگوں کے اموال میں اضافہ ہو جائے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا، اور تم لوگ جو زکوٰۃ دیتے ہو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے، ایسے ہی لوگ اُسے کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔''

⑫ روزے رکھنے والے

روزہ ارکان اسلام میں سے تیسرا بنیادی رکن ہے، جس کا بنیادی مقصد انسان میں تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا کرنا ہے۔ گویا اللہ کے نیکوکار بندے فرضی روزے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة : 183)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ویسے ہی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔''

روزہ بہت عظیم عمل ہے۔ ایک حدیث قدسی میں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

'كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ [يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ اَجْلِي] وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.' ①

''انسان کا ہر نیک عمل خود اسی کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہوتا ہے اور میں اس کا صلہ خود دوں گا۔ روزہ دار میری خاطر اپنی خواہشات نفسانیہ، اپنے کھانے اور اپنے پینے کو ترک کرتا ہے۔ اور روزہ گناہوں کے لیے ایک ڈھال ہے۔ اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی وہ شور مچائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اُس سے لڑائی جھگڑا کرے تو اُس کا جواب یہ ہونا چاہیے: میں تو روزہ دار آدمی ہوں۔ اُس ذاتِ اقدس کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی۔ (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے، اس وقت وہ خوش ہوتا ہے۔ اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر خوش ہوگا۔''

رضائے الٰہی کی خاطر روزہ رکھنے کی وجہ سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.' ②

---

① صحيح البخاري، كتاب الصوم، رقم: 1894، 1904 وكتاب التوحيد، رقم: 7492- صحيح مسلم، كتاب الصوم، باب فضل الصيام، رقم: 2706.

② صحيح البخاري، كتاب الصوم، رقم: 1901، 2009- صحيح مسلم، رقم: 1781.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ حصولِ اجر وثواب کے لیے قیام کرے اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور جس آدمی نے رمضان المبارک کے روزے مکمل ایمان کے ساتھ اور اجر وثواب کی نیت سے رکھے، اس کے بھی پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

سیّدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.' [1]

''جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازے میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ کوئی اور اس میں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا، پکارا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اس میں سے ان کے سوا کوئی اور اندر نہیں جانے پائے گا۔ جب یہ لوگ (ان کے آخری روزے دار تک) اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر اس سے کوئی بھی اندر نہ جا سکے گا۔''

ماہِ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے، یہ رحمت الٰہی کی وسعت کی زبردست دلیل ہے کہ رمضان المبارک میں رحمت الٰہی عروج پر ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب الرّيّان للصائمين، رقم: 1896، 3257- صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: 2710.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ .'[1]

''جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔''

سیّدنا عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ؛ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بعد پانچوں وقت کی نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان المبارک کے روزے بھی رکھوں اور رات کو قیام بھی کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: 'مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ .' ..... ''تب تو تیرا شمار صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔''[2]

فرض روزوں کے علاوہ ایام بیض، سوموار اور جمعرات کے نفلی روزے بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیّدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار والے دن کے روزہ رکھنے سے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا: 'فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ .' ''اس دن میری پیدائش ہوئی تھی اور اسی سوموار والے دن میرے اوپر وحی کا آغاز ہوا تھا۔''[3]

اُمّ المومنین والمؤمنات سیّدہ عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ: 'كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.' ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر ارادہ

---

[1] صحيح البخاري، رقم : 3277، 1899- صحيح مسلم، باب فضل شهر رمضان، رقم : 2496 .

[2] صحيح الترغيب والترهيب، الجزء الأوّل، رقم : 993 .

[3] صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم : 2750 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے سوموار کے دن کا اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔''

اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ.' ''دربارِ الٰہی میں بندوں کے اعمال ہر سوموار اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں۔ اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں اللہ کے سامنے پیش ہوں کہ میں (دُنیا پر) روزے کی حالت میں ہوں۔''[1]

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: 'أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوْتَ؛ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.' ''میرے خلیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی نصیحت فرمائی کہ میں ان تینوں اعمال کو تا زندگی ترک نہ کروں، حتی کہ میں اسی حال پر فوت ہو جاؤں۔ ①: ہر مہینے تین دنوں کے روزے رکھا کروں۔ ②: بلاناغہ بوقت چاشت دو رکعات نفل پڑھا کروں۔ اور ③: سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔''[2]

یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کے روزوں کی بھی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ جنابِ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوال پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ: فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ أَحْتَسِبُ عَلَى

---

① سنن الترمذی، ابواب الصوم، باب ما جاء فی صوم یوم الإثنین والخمیس، رقم: 745، 747- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

② صحیح بخاری، کتاب التهجد، رقم: 1178 وکتاب الصوم، رقم: 1981- صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، رقم: 1672.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ. [وَفِيْ لَفْظٍ آخَرَ: يُكَفِّرَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ.][1]

''ہر مہینے تین روزے اور رمضان کے روزے۔ رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ زمانہ بھر کے روزے شمار ہوں گے۔ اور یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کا روزہ ایسا ہے کہ میں اللہ ربّ العالمین سے اُمید کرتا ہوں کہ ایک گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے، اور ایک آئندہ سال کا، اور عاشوراء کے روزہ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ گزرے سال کا کفارہ ہوجائے۔''

⑬ فحش کاموں سے بچنے والے

کتاب و معلم سے پھرتے ہیں بھاگے
مگر ناچ گانے میں ہیں سب سے آگے

اللہ کے مومن، مسلمان، صالح اور نیک بندے فحش کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾ (الشوریٰ: 37)

''اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں، اور جب انھیں کسی پر غصہ آتا ہے تو معاف کردیتے ہیں۔''

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فحش اور بڑے گناہوں سے، اور ہر برے کام سے، اور اللہ کے خلاف سرکشی اور بغاوت اور لوگوں پر ظلم و زیادتی سے منع فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ

[1] صحيح مسلم، رقم: 2746.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾

(النحل : 90)

''بے شک اللہ انصاف اور احسان اور رشتہ داروں کو (مالی) تعاون دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی اور ناپسندیدہ افعال اور سرکشی سے روکتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم اسے قبول کرلو۔''

زنا بھی چونکہ بدترین اور فحاشی والا فعل ہے جو فطرت سلیم، عقل اور شریعت ہر اعتبار سے گناہ عظیم ہے، اور سوسائٹی پر اس کے نہایت خطرناک اور برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کی عزت محفوظ نہیں رہتی، ان کا نسب اور نسل انتہائی خطرے میں پڑ جاتی ہے، اور پاک و صاف سوسائٹی اخلاقی انارکی کا شکار ہوجاتی ہے۔ اور جو اس فعل بد کا ارتکاب کرتا ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝﴾

(بنی اسرائیل : 32)

''اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بلاشبہ وہ بڑی بے شرمی کا کام، اور برا راستہ ہے۔''

فحش گوئی ایمان کے منافی ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ .'[1]

''مومن آدمی نہ ہی طعن و تشنیع کرنے والا ہوتا ہے۔ نہ ہی لعنت کرنے والا، نہ ہی فحش کلامی کرنے والا اور نہ ہی بدزبان گالی گلوچ بکنے والا ہوتا ہے۔''

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی نے ارشاد فرمایا:

[1] سنن الترمذی، کتاب الأشربة، رقم: 1977۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 893 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ .‘ ①

’’جس چیز میں بے ہودگی اور فحاشی ہوگی وہ اسے عیب دار بنادے گی، اور جس میں حیا ہوگی وہ اسے خوبصورت بنادے گی۔‘‘

جنابِ مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کوفہ تشریف لائے تو ہم کسب علم کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات عالیہ فرمایا:

’لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلاَ مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا .‘ ②

’’محسن کائنات، نبی معظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابل مذمت، سخت گو اور بے حیائی کی باتیں کرنے والے نہ تھے۔ اور آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔‘‘

جو لوگ بے حیائی اور برائی کے امور، فواحش اور منکرات سے بچنا چاہتے ہوں اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے ایک نہایت اعلیٰ علاج بتلایا ہے۔ وہ یہ کہ لوگ عقیدہ کی پختگی، بدعات اور خرافات سے اجتناب کے ساتھ ساتھ نماز قائم کریں، اللہ تعالیٰ انھیں فواحش سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ

---

① سنن الترمذی، ابواب الأشربة، رقم: 1974- سنن ابن ماجه، رقم: 4185- محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

② صحيح البخاری، رقم: 6029 .

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝﴾

(العنکبوت : 45)

''آپ پر جو کتاب بذریعہ وحی نازل کی گئی ہے، اس کی تلاوت کیجیے، اور نماز قائم کیجیے، بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کی یاد تمام نیکیوں سے بڑی ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔''

یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے، اور برائیوں میں ڈوبتا رہتا ہے، تو ہمیں یقین کر لینا چاہیے کہ اس کی نماز، وہ نماز نہیں ہے جسے اس آیت کریمہ میں فواحش، بے حیائی، برائی اور منکرات سے منع کرنے والی نماز بتلایا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب تک نماز کا ترجمہ یاد نہیں ہوگا، اس پر غور وفکر نہیں ہوگا، تو اللہ تعالیٰ کی شان، بڑائی، اور معرفت کا علم حاصل نہیں ہوگا، تو انسان برائی کو برائی سمجھ کر کیسے بچ سکے گا۔

(14) خواہشات گناہوں سے اجتناب کرنے والے

اہل ایمان نیکوکار بندے گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ اچھے لوگوں کی صفات یہ ہیں کہ وہ اُن واجبات کو ادا کرتے ہیں جن کا چھوڑنا بڑا گناہ ہے، اور بڑے حرام کاموں سے بھی بچتے ہیں، مثلاً، زنا، شراب نوشی، سود خوری، قتل نفس اور اس طرح کے دیگر بڑے بڑے حرام کام البتہ اُن سے کبھی کبھار اور بعض چھوٹے چھوٹے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ اور اُن پر اصرار نہیں کرتے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾

(النجم : 32)

''جو لوگ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں، سوائے کچھ چھوٹے گناہوں کے، بے شک آپ کا ربّ بڑا مغفرت کرنے والا ہے، وہ تمھیں اُس وقت سے خوب جانتا ہے جب اُس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا تھا، اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں پلتے ہوئے بچے تھے، پس تم لوگ اپنی پاکی نہ بیان کرو، وہ اُس شخص سے خوب واقف ہے جو اُس سے ڈرتا ہے۔''

''گناہ کبیرہ کی تعریف میں صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کے مختلف اقوال ہیں: سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ کبیرہ ہر وہ گناہ ہے جس کی سزا آگ، غضب الٰہی، لعنت یا عذاب الٰہی بتائی گئی ہو۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق ہر وہ گناہ جس کی سزا اللہ تعالیٰ نے آگ بتائی ہے وہ کبیرہ گناہ ہے۔

بعض علماء نے کبائر سے متعلق کتابیں بھی تحریر کی ہیں۔ اس سلسلے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب 'الکبائر' اور ابن حجر ہیثمی کی 'الزواجر عن اقتراف الکبائر' مشہور ہیں۔

'لمم' کا لغوی معنی قلیل وصغیر' ہے۔ زجاج کے قول کے مطابق 'لمم' وہ گناہ ہے جس کا ارتکاب انسان سے کبھی کبھار ہو جاتا ہے، اور اس پر اصرار نہیں کرتا ہے۔ جمہور اہل علم کے نزدیک اس سے مراد چھوٹے گناہ ہیں۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثال بوسہ، اشارہ کرنا اور دیکھنا بتایا ہے۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا معنی یہ منقول ہے کہ آدمی گناہ کے قریب جائے، پھر توبہ کر لے۔ اس قسم کے چھوٹے گناہوں کے ارتکاب سے آدمی اچھوں کی صف سے نہیں نکل جاتا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کر دیتا ہے، اس لیے کہ اس کی رحمت بہت ہی وسیع ہے، جس کے اندر وہ اپنے ایسے تمام بندوں کو ڈھانک لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴾ (النساء : 31)

''اگر تم لوگ ان کبیرہ گناہوں سے بچو گے جن سے تمھیں روکا گیا ہے، تو تمھارے چھوٹے گناہوں کو ہم مٹا دیں گے اور تمھیں عزت وتکریم والا مقام عطا کریں گے۔''

آج ہماری مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ بڑے بڑے گناہوں کو معمولی جانتے ہیں اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ؛ کل انہی غلطیوں اور جرائم کی وجہ سے ہم اللہ کے ہاں پکڑے جائیں گے اور کوئی ہمیں اُس وقت اللہ ذوالجلال سے چھڑا نہ سکے گا۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛

'إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالاً هِيَ أَدَقُّ فِيْ أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُوْبِقَاتِ .' [1]

''آج تم (غیر صحابہ) لوگ ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک ہوتے ہیں، یعنی تم لوگ ان کو حقیر جانتے ہو۔ بڑا گناہ نہیں سمجھتے۔ جبکہ ہم لوگ نبی معظم، رحمت عالم ﷺ کے دور مبارک میں ان کاموں کو ہلاک کر دینے والے سمجھتے تھے۔''

اسی لیے اللہ رب العزت نے اپنے مومن بندوں کو حکم فرمایا ہے:

﴿ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴾ (الانعام : 120)

''اور اے مسلمانو! ظاہر گناہ بھی چھوڑ دو اور چھپا ہوا گناہ بھی۔ بلاشبہ وہ لوگ جو گناہ سمیٹتے ہیں وہ اپنے کیے کی سزا جلد پائیں گے۔''

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، رقم : 6492 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑮ عفو و درگزر کرنے والے

صالحین عفو و درگزر کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴾ (آل عمران : 134)

''ایمان والے وہ ہوتے ہیں جو فراخی رزق اور تنگ دستی میں فی سبیل اللہ خرچ کیے جاتے ہیں اور وہ غصے کو پی جانے والے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تو نیکیاں کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے۔''

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، أَلاَ إِنَّ عَمَلَ الْجَنَّةِ حَزْنٌ بِرَبْوَةٍ ثَلاَثًا ، أَلاَ إِنَّ عَمَلَ النَّارِ سَهْلٌ بِشَهْوَةٍ ، وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُقِيَ الْفِتَنَ وَمَا مِنْ جَرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا عَبْدٌ ، مَا كَظَمَهَا عَبْدٌ لِلّٰهِ إِلاَّ مَلَأَ اللّٰهُ جَوْفَهُ إِيْمَانًا .'[1]

''جو شخص کسی تنگ دست آدمی کو جو اُس کا مقروض ہو مہلت دے یا اپنا قرض اسے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی سخت ترین گرمی سے بچا لیتا ہے لوگو! سنو، جنت کے اعمال نہایت سخت اور مشکل ہیں۔ (یہ لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔) خبردار! لوگو! جہنم کے کام آسان اور سہل ہیں۔ نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچ جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھونٹ غصے کا وہ گھونٹ ہے کہ جسے آدمی اللہ کی خاطر پی لے۔ جو آدمی اپنا غصہ پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس

---

[1] مسند أحمد : 327/1- مجمع الزوائد : 134-134- ابن کثیر نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔''

اور سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ (الشوریٰ : 43)

''اور جو آدمی صبر کرے، اور معاف کر دے، تو بے شک ایسا کرنا بہترین کاموں میں سے ہے۔''

جو شخص کسی کی اذیت کو برداشت کرے گا، اسے معاف کر دے گا، اور بدلہ نہیں لے گا، وہ بہر حال اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل ستائش ہوگا، اس لیے کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس عظیم صفت کے ساتھ متصف ہوں گے۔

اللہ عزوجل نے اپنے حبیب و خلیل پیغمبر کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴾

(الاعراف : 199)

''درگزر کو بطورِ طریق و منہج اپنا لو۔ اور اچھی بات کا حکم کرتے رہو اور جاہلوں سے اعراض کر کے رہو۔''

امام محمد بن جعفر الصادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ؛ مکارم اخلاق کے موضوع پر درج ذیل آیت سے بڑھ کر قرآنِ عظیم میں اور کوئی آیت نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر، للرازی)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَسْبَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ .' [1]

''پہلوان اور طاقت ور وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں دوسرے پر غالب آ جائے، بلکہ اصل پہلوان اور طاقتور تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ

[1] صحيح البخاري، رقم : 6114 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر قابو پا لے۔''

اللہ عزوجل نے سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾ (الشوریٰ : 37)

''اور جو بڑے گناہوں سے بھی اجتناب کرتے ہیں، اور بے حیائی کے کاموں سے بھی بچے رہتے ہیں اور جب اُن کو غصہ آتا ہے تو اس کو پی کر لوگوں کی خطائیں معاف کر دیا کرتے ہیں۔''

اور سورۃ التغابن میں ارشاد فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾

(التغابن : 14)

''اے ایمان والو! بے شک تمھاری بیویوں اور تمھاری اولاد میں سے بعض تمھارے دشمن ہیں، پس تم ان سے بچ کر رہو، اور اگر تم معاف کر دو گے اور درگزر کرو گے اور بخش دو گے تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

مفسر ابن جریر نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس آیت کے مذکور بالا حصہ کے نازل ہونے کے بعد جب کوئی مسلمان اپنے بال بچوں کی جانب سے ہجرت سے روکا جاتا تو انھیں دھمکی دیتا کہ انھوں نے اُسے روکا تو وہ انھیں سزا دے گا تو آیت کا دوسرا حصہ ﴿وَ اِنْ تَعْفُوْا.....الآیۃ﴾ نازل ہوا۔ جس میں انھیں عفو و درگزر کا طریقہ اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی، اس لیے کہ اللہ بڑا عفو و درگزر کرنے والا ہے، اور وہ عفو و درگزر کرنے والے کو پسند کرتا ہے، اور اس کے بدلے میں اجر عظیم عطا کرتا ہے۔[1]

[1] تفسیر طبری : 140/28 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.'[1]

''صدقہ کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی اور اگر کوئی کسی کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا فرما دیتا ہے۔''

⑯ حسن سلوک سے پیش آنے والے

وہ کھو بیٹھے آخر کمائی بڑوں کی
بھلا دی جنھوں نے بڑائی بڑوں کی

اسلام نے مسلمانوں کو وفاداری اور دوستوں کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کا عادی بنایا ہے اور اسے ان کی فطرت میں پیوست کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴾ (النساء : 36)

''اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور رشتہ دار پڑوسی، اور اجنبی پڑوسی، اور پہلو سے لگے ہوئے دوست، اور مسافر، اور غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ۔ بے شک اللہ اکڑنے والے اور بڑا بننے والے کو پسند

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، رقم: 6592.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ .' ①

''اللہ رب کریم کی رضا باپ کی خوشی میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔''

امام مسلم نے اپنی صحیح میں سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ .' ②

''بڑی نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

یعنی ان کا یہ حسن سلوک باپ کے دوست واحباب تک وسیع ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے تھے جس سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو رشک اور غیرت آتی تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود بیان کرتی ہیں:

''مجھے جتنا رشک خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا اتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر نہیں آیا۔ میں نے انھیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بکثرت ذکر فرماتے تھے۔ جب کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے بہت سے ٹکڑے کرتے پھر انھیں سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں میں بھیج دیتے۔ بعض مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی: ایسا لگتا ہے کہ دنیا میں خدیجہ کے علاوہ کوئی عورت ہی نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے انھی سے اولاد عطا کی۔'' ③

---

① سنن الترمذی، رقم: 1899۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 516 .

② صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2552 .

③ صحيح بخاری، كتاب مناقب الأنصار، رقم: 3818۔ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 2435 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے مرنے کے بعد اپنا یعقوب نامی غلام آزاد کرنے کا اعلان کر دیا، یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو اس سے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال ہے؟ تو اس اللہ کے بندے نے کہا نہیں جی! پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو مخاطب کر کے پوچھا: اس غلام کو کون مجھ سے خرید سکتا ہے؟ (میں اس کو بیچ رہا ہوں) .....تو اسے نعیم بن عبداللہ العدوی رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور یہ دراہم وہ نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ یہ دراہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے مالک کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

'إِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا ، فَإِنْ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ ، فَإِنْ فَضُلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا ، فَهٰكَذَا .' ①

''خرچ کرنے میں پہلے اپنی ذات سے ابتدا کرو۔ پھر اگر بچ رہے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔ اگر تمہارے اہل خانہ سے بھی بچ رہے تو اپنے قریبی رشتہ داروں اور ناطے والوں پر خرچ کرو اور اگر تمہارے قریبی رشتہ داروں سے بھی بچ رہے تو اِدھر اُدھر یعنی اپنے جاننے والوں پر خرچ کرو۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں بائیں اشارہ فرما رہے تھے۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَّى .' ②

---

① صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، رقم : 2313 .

② صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، رقم : 6586 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اہل ایمان، مسلمانوں کی مثال اُن کو باہمی اُلفت ومحبت، دوستی واتحاد، باہمی رحم وشفقت اور باہمی اُنسیت وغم گساری میں ایک جسم کی طرح ہوتی ہے۔ کہ بدن میں سے جب کوئی عضو درد محسوس کرتا ہے تو سارا بدن اس درد میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔ نیند نہیں آتی اور بخار آ لیتا ہے۔''

بیوہ عورتیں بھی اسی حکم میں آتی ہیں۔ ان کی کفالت کرنا بہت بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلِ الصَّائِمِ النَّهَارِ .' [1]

''بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے یا (راویٔ حدیث امام بخاری کے اُستاد عبداللہ بن مسلمہ القعنبی کو شک ہے کہ اُن کے اُستاد امام مالک بن انس رحمہم اللہ جمعیاً نے یوں کہا) رات بھر عبادت کرنے والے اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر اس شخص کا اجر و ثواب ہوگا۔''

ہمسائیگی کے حقوق کی نگہداشت اور ادائیگی متعدد احادیث میں یوں مذکور ہے:

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ بنت الصدیق اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ .' [2]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النفقات، رقم: 5353 و كتاب الأدب، باب الساعي على الأرملة، رقم: 6006، 6007- صحيح مسلم، باب فضل الأحسان الى الأرملة والمسكين واليتيم، رقم: 7468.

[2] صحيح البخاري، كتاب الادب، رقم: 6014, 6015- صحيح مسلم، رقم: 6685، 6687.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا جبریل علیہ السلام مجھے ہمسایہ کے حقوق سے متعلق لگاتار اس قدر وصیت و نصیحت کرتے رہے کہ میں نے خیال کیا شاید وہ اس کو کہیں وارث قرار نہ دے دیں (کہ جو آدمی کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد میں حصہ دار بنتا ہے۔)''

اللہ رب العزت نے حسن سلوک کے حوالے سے آدمی کے ہم نشیں، دوست، احباب ہم منصب و ہم عہدہ، ساتھ کام کرنے والے چھوٹے اور بڑے، ساتھ پڑھنے والے، اور ہم سفر ساتھیوں کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔ یہ لوگ بھی ایک مسلمان آدمی کے حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں۔ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'خَيْرُالْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِه.'[1]

''اللہ رب العزت کے ہاں ساتھیوں میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ خوش اسلوبی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے والا ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے ہاں سب سے بہتر ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے ساتھ دوسروں کی نسبت زیادہ حسن سلوک کرنے والا ہو۔''

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اپنے خادموں، نوکروں، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ کے محبوب نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں جو وصیت فرمائی وہ یہ تھی: 'اَلصَّلَاةُ اَلصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.' ''لوگو! نماز کا خوب خیال رکھنا اور اپنے غلاموں، خادموں کا ضرور خیال کرنا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اسی طرح فرماتے رہے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک رکنے لگی۔''[2]

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 1944۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 1030.

[2] السنن فی الکبری للنسائی: 258/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑰ جاہلوں سے اعراض کرنے والے

ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دُنیا میں تاریک چھوڑا

اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جاہلین سے اعراض برتتے ہیں، خواہ مخواہ کی قیل و قال سے اپنا ایمان اور وقت ضائع نہیں کرتے، اور نہ اپنے اعمال ضائع کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝﴾ (الفرقان : 63)

''اور رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر نرمی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب نادان لوگ ان کے منہ لگتے ہیں تو سلام کر کے گزر جاتے ہیں۔''

صالحین جب کسی جاہل و نادانی کی زبان سے کوئی بیہودہ اور لغو بات سنتے ہیں، تو اس سے نہ الجھتے ہیں اور نہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، بلکہ خاموشی کے ساتھ وہاں سے اپنے دل میں یہ کہتے ہوئے گزر جاتے ہیں کہ ہمیں ہمارے عمل کا اور انھیں ان کے عمل کا بدلہ ملے گا، ہم نہ انھیں چھیڑیں گے اور نہ ان کی بات کا جواب دیں گے، اس لیے کہ نادانوں اور جاہلوں کے ساتھ الجھنا نہیں چاہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝﴾ (القصص : 55)

''اور جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمھارے لیے تمھارے اعمال، ہم تمھیں سلام کہتے ہیں، ہم نادانوں کی دوستی نہیں چاہتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید فرمایا:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝۱۹۹﴾

(الاعراف : 199)

''آپ عفو و درگزر کو اختیار کیجیے اور بھلائی کا حکم دیجیے اور نادانوں سے اعراض کیجیے۔''

گفتار، کردار اور اعمال میں اسلام نہ ہو تو وہ جاہلیت اور جہالت ہوتی ہے۔ سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ انھوں نے اپنے خادم، غلام کو ماں کا طعنہ دیا، اور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی اور سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی آپ سے ملاقات ہوئی تو ارشاد فرمایا:

'يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ اِمْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ .' [1]

''اے ابوذر! تم ایک ایسے آدمی ہو کہ ابھی تک تمھارے اندر جاہلیت کا اثر باقی ہے۔''

(18) دین اسلام کی خاطر محنت کرنے والے

کہ کل کون تھے آج کیا ہوگئے تم؟
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم؟

نیک لوگ اللہ کی خاطر نفس، شیطان اور اللہ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۶۹﴾ (العنکبوت : 69)

''اور جو لوگ ہمارے دین کی خاطر کوشش کرتے ہیں، ہم انھیں اپنے راہِ راست پر ڈال دیتے ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم : 4313 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَاَصْحَابَهٗ وَاَتْبَاعَهٗ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.' ''یہاں 'وَالَّذِيْنَ' سے مراد محسن کائنات محمد رسول اللہ ﷺ، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قیامت تک کے لیے آپ ﷺ کے متبعین مراد ہیں۔ رحمهم الله جميعاً۔''[1]

ابن ابی حاتم نے ابو احمد عباس الہمدانی (کہ جن کا تعلق اھل عکا سے تھا) رحمہ اللہ سے اسی مندرجہ بالا آیت کریمہ کے بارے میں ان کا فہم ذکر کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے: اس کا معنی ہے: 'اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ لِمَا لاَ يَعْلَمُوْنَ.' ..... ''وہ لوگ جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُنہیں ان باتوں کی طرف راہنمائی فرما دیتے ہیں جن کا اُنہیں علم نہیں ہوتا۔''

ابو احمد عباس الہمدانی کے اس فہم کا علم جب احمد بن ابو حواری رحمہ اللہ کو ہوا تو انہوں نے اس سے متعلق جناب ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ سے دریافت کیا تو اُنہیں اس مفہوم و معنی سے سخت حیرانی ہوئی۔ (کیا ایک عالم آدمی ایسی غلط بات بھی کہہ سکتا ہے؟) اور پھر فرمایا: 'لَيْسَ يَنْبَغِيْ لِمَنْ أُلْهِمَ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ أَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ حَتّٰى يَسْمَعَهٗ فِي الْأَثَرِ، فَإِذَا سَمِعَهٗ فِي الْاَثَرِ عَمِلَ بِهٖ وَحَمِدَ اللّٰهَ حَتّٰى وَافَقَ مَا فِيْ قَلْبِهٖ.' ..... ''جس کسی شخص کے دل میں کوئی خیر، بھلائی کی بات نہ پیدا ہو اس کے لیے قطعاً ضروری نہیں ہے کہ وہ اُس پر عمل کرنا شروع کر دے حتی کہ وہ اس سے متعلق تحقیق کر کے حدیث و سنت کا حکم سن لے۔ اور جب اس بارے میں نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے حکم، عمل اور فیصلہ سن لے تب اس پر عمل کرے اور پھر اللہ رب العالمین کی حمد و

[1] المصباح المنير : 613/4 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثناء کرے کہ اللہ کریم نے اُس کی راہنمائی عین اُس کے مطابق فرمائی جو احادیث سے ثابت ہوا۔''[1]

ایک دوسرے مقام پر مومنوں کو خطاب فرمایا کہ اللہ کے لیے اپنی جان، مال اور زبان کے ذریعہ جہاد کرو، تاکہ زمین سے شرک و کفر اور فتنہ انگیزی کا خاتمہ ہوجائے، اور ہر طرف دین اسلام کا دور دورہ ہوجائے، اس نے تمھیں اپنے دین کی نصرت و تائید کے لیے چن لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ﴾ (الحج : 78)

''اور اللہ کی راہ میں جیسی کوشش ہونی چاہیے ویسی کوشش کرتے رہو۔ اس نے تم مسلمانوں کو چن لیا ہے اور تمھارے لیے دین اسلام میں کوئی تنگی نہیں رکھی ہے۔''

لفظ ''جہاد'' کے لفظی معنی کوشش کرنے اور محنت کرنے کے ہیں۔ اس لیے یہ کلمہ ''قتال'' سے وسیع تر معنی رکھتا ہے۔ یوں سمجھئے کہ ''قتال فی سبیل اللہ'' جہاد کا ایک حصہ ہے۔ اس عظیم کلمہ کے تحت وہ تمام کوششیں آ جاتی ہیں جو مال و جان، زبان وقلم اور دوسرے ہر ممکن ذریعہ سے اللہ کے دین کی اشاعت و ترقی و تبلیغ و نفاذ کے لیے کی جائیں۔ بلکہ نفسانی خواہشات کا مقابلہ بھی جہاد میں شامل ہے۔ ایک روایت میں ہے: 'اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ .' ..... ''مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت پر جھکانے کے لیے اس سے جہاد کیا۔''[2]

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی — عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اِک لگن دل میں سب کے لگادی — اِک آواز میں سوئی بستی جگادی

---

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت الآیة.

[2] فتح القدیر للشوکانی بحواله سنن ترمذی، رقم: 1621- مسند أحمد: 20/6، 22- سلسلة الصحیحة، رقم: 549.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ میں محنت کرنا، لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینا بڑی فضیلت و اہمیت کا حامل ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ (حم السجدہ : 33)

''اور اس شخص سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلائے اور خود بھی عمل صالح اختیار کرے اور یوں کہے کہ میں بھی اللہ کے تابعدار لوگوں میں سے ہوں۔''

دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ (آل عمران : 110)

''تم بہترین اُمت ہو اس لیے کہ تم اچھے کام کرنے کا حکم دیتے اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔ اور تم اللہ پر ایمان لاتے ہو۔''

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو لوگوں کو دعوت دینے کے لیے نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

'فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.' [1]

''جب وہ لوگ توحید کا اقرار کرلیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ کو

[1] صحيح البخاري، رقم: 3447، 1496.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی فرض کیا ہے، جو ان کے مالدار لوگوں سے لی جائے گی اور ان میں سے غریب لوگوں پر تقسیم کردی جائے گی۔ جب وہ لوگ یہ حکم بھی مان لیں تو پھر زکوٰۃ وصول کرتے وقت ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ہر وقت ڈرتے رہنا۔ اس لیے کہ اُس کی بددعا اور اللہ عزوجل کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔''

⑲ برائی کے بدلے اچھائی کرنے والے

کیا برطرف پردہ چشم جہاں سے
جگایا زمانے کو خوابِ گراں سے

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو حکم صادر فرمایا کہ اے میرے نبی! اگر کوئی برائی آپ کے آڑے آئے، تو اچھائی کے ذریعہ اسے اپنے آپ سے دور کردیجیے، برائی کا جواب اچھائی سے، قصور کا جواب عفو و درگزر سے، غصہ کا جواب صبر سے، لغزش کا جواب نظر انداز کرکے اور دعوت الی اللہ کی راہ میں ایذا رسانیوں کو برداشت کرکے دیجیے۔ آپ جب ایسا کریں گے تو دشمن دوست ہوجائیں گے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ ﴾ (حم السجدہ : 34-35)

''اور نیکی اور برائی برابر نہیں ہوتی، آپ برائی کو بطریق احسن ٹال دیجیے، تو آپ دیکھیں گے کہ تمھارے اور جس آدمی کے درمیان عداوت ہے، وہ آپ کا گہرا دوست بن جائے گا۔ اور یہ صفت صرف اُن لوگوں میں پیدا ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور یہ صفت صرف بڑے نصیب والے کو حاصل ہوتی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفسر کاشانی لکھتے ہیں: جب آپ دشمن کی برائی کو کسی بہت ہی بہتر اچھائی کے ذریعہ دور کر سکتے ہیں، تو اس سے کم درجہ کی اچھائی کے ذریعہ دور نہ کیجیے۔ برائی کے ذریعہ اس کا دور کرنا تو کسی حال میں بھی جائز نہیں ہوگا، کیونکہ آگ کے شعلے اور بھڑک اٹھیں گے، اور خواہش اور شیطان کے پیروکار ہو جائیں گے۔ انتہیٰ

آیت (35) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ شریف خصلت اور عظیم فضیلت تو انھیں نصیب ہوتی ہے جو درد الم کے گھونٹ خاموشی کے ساتھ پی جاتے ہیں، اور اپنے رب کی طاعت و بندگی پر صبر کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔ یہ رتبۂ بلند تو اسے ملتا ہے جو اللہ کے نزدیک بڑا ہی سعادت مند ہوتا ہے، اس کے اندر خیر کی صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہیں عقل سلیم اور خلق عظیم کا مالک ہوتا ہے، اور اس سے اوّل و آخر اپنے رب کریم سے ثواب کی امید لگائے زندگی گزارتا ہے۔[1]

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

سورۃ المومنون میں ارشاد فرمایا:

﴿ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴾

(المومنون : 96)

''اے ہمارے نبی! اگر کوئی تمہارے ساتھ برا سلوک کرے تو برائی کو دفع اس طرح سے کرو جو بہت اچھا ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بیان کرتے ہیں۔''

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

'مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ

[1] تیسیر الرحمن : 1344/2 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يَّنْتَهِكَ شَيْئًا مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.'[1]

''رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ عورت کو اور نہ ہی کسی خادم کو۔ البتہ جہاد فی سبیل اللہ میں مارا۔ اور آپ ﷺ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا تو اس کا آپ ﷺ نے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی اللہ کے محارم کو پامال کرتا تو اُس سے اللہ عزوجل کے لیے بدلہ لیتے تھے۔''

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ؛ میں ایک بار کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ ﷺ کے جسم مبارک پر ایک نجرانی چادر تھی جس کا حاشیہ موٹا تھا۔ اتنے میں ایک بدو آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اُس نے آپ ﷺ کی چادر بڑے زور سے کھینچی۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے مبارک شانے کو دیکھا کہ اس چادر کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے آپ ﷺ کی گردن کے مہرے پر چادر کا نشان بن گیا ہے اور اس کا حاشیہ آپ ﷺ کے جسم اطہر پر کھب گیا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا:

'يَا مُحَمَّدُ! مُرْلِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.'[2]

''اے محمد! (ﷺ) اللہ کا جو مال تیرے پاس ہے اس میں سے مجھے دینے کا حکم فرمائیں! پس نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ مسکرا دیے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے مال دینے کا حکم فرما دیا۔''

آپ ﷺ نے اس کے گنوار پن اور بدتمیزی پر غصہ نہ فرمایا۔ یہ آپ ﷺ کا کمال خلق اور حلم و بردباری تھی۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ تو ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ وہ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب مباعده للآثام ..... رقم: 6050.

[2] صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب التبسم والضحك، رقم: 6088- صحيح مسلم، رقم: 2429.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون سی زیادتی ہے جو اہل مکہ نے مکی دور میں آپ ﷺ سے نہ کی ہو۔ حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ مگر فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا اسے پڑھ کر ذرا اندازہ تو کیجیے کہ برائی کا بدلہ کس قدر اچھائی کے ساتھ دینا چاہیے، اور لوگوں پر رحم کرنے کا معنی درحقیقت کیا ہوتا ہے؟ ابن اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اثر وخبر مجھے اہل علم، علماء حدیث و اثر سے پہنچی ہے کہ؛ (نبی کریم ﷺ فتح کے موقع پر طوافِ بیت اللہ الحرام سے فارغ ہو کر بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور پھر کچھ دیر اندر رک کر، دو رکعات نماز ادا کر کے بیت اللہ کے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر کھڑے ہو گئے۔ قریش سامنے مسجد حرام میں صفیں لگائے کھچا کھچ بھرے تھے۔) تو آپ ﷺ نے اُنھیں اس وقت یوں خطاب فرمایا:

’لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، أَلاَ كُلُّ مَأْثُرَةٍ أَوْ دَمٍ أَوْ مَالٍ يُدّٰعٰى فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ أَلاَ وَقَتِيْلُ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمَدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا فَفِيْهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ، أَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلاَدُهَا. يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْآبَاءِ. اَلنَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ. ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝﴾ ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! مَا تَرَوْنَ أَنِّيْ فَاعِلٌ فِيْكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرًا أَخٌ كَرِيْمٌ وَابْنُ أَخٍ كَرِيْمٍ، قَالَ: اِذْهَبُوْا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ.‘ [1]

---

[1] سيرة ابن هشام، 349/2، طبع دار المعرفه بالبيروت۔ الرحيق المختوم، صفحه: 551.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایک اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ وہ تنہا و یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا ہے۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا سارے جتھوں کو شکست دی ہے۔ سنو! بیت اللہ کی کلید برداری اور حاجیوں کو پانی پلانے کے علاوہ سارا اعزاز، یا کمال یا خون میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے۔ یاد رکھو! قتل خطا شبہ عمد میں جو کوڑے اور ڈنڈے، لاٹھی سے ہو ''دیت مغلظ'' ہے۔ یعنی سو اُونٹ کہ جن میں سے چالیس اونٹنیوں کے شکم میں ان کے بچے ہوں۔

اے قریش کے لوگو! اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کا خاتمہ کر دیا۔ سارے لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ) ..... ''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔''

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے قریش کے لوگو! تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرنے والا ہوں؟ وہ کہنے لگے: بہت اچھا۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک معزز بھائی اور نہایت قابل احترام بھتیجے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط﴾ ..... ''جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

⑳ لوگوں پر رحم کرنے والے

سبق پھر شریعت کا اُن کو پڑھایا
حقیقت کا گر اُن کو اک اک بتایا

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا یعنی جس دین

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ وہ دنیا میں مبعوث ہوئے وہ جن وانس کے لیے سراپا رحمت ہے، دنیا وآخرت کی سعادت اسی کو قبول کر لینے میں ہے، اس لیے نبی کریم ﷺ کو رحمت کہا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء : 107)

''اور ہم نے آپؐ کو سارے جہان والوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

سیّدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ لاَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ .' ①

''جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اُس پر رحم نہیں فرماتا۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِى الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِى السَّمَآءِ، اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ .' ②

''رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین کے باسیوں پر رحم کرو، تم پر وہ رحم کرے گا جو اللہ عزوجل آسمان میں ہے۔ صلہ رحمی رحمٰن کی طرف سے عطا شدہ ایک حصہ ہے تو جس نے صلہ رحمی کی، اللہ تعالیٰ بھی اُسے ملائے گا اور جس نے قطع رحمی کی اللہ تعالیٰ بھی اُس سے تعلق توڑ لے گا۔''

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

---

① صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم : 6029 .

② سنن الترمذی، كتاب البرّ والصلة، باب ما جاء فی رحمة الناس، رقم : 1924- سلسلة الصحيحة، رقم : 922 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ؛ ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد نبوی میں پیشاب کرنے لگا، تو لوگ اس پر جھپٹ پڑے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا:

'دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلَى بَوْلِهٖ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ.' ①

''اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہادو۔ اس لیے کہ بلاشبہ نرمی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، سختی کرنے والے نہیں بھیجے گئے۔''

سیّدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ.' ..... ''جو شخص نرم برتاؤ اور شفقت سے محروم کر دیا گیا وہ تمام طرح کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔'' ②

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لاَ يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لاَ يُعْطِيْ عَلَى مَا سِوَاهُ.' ③

''اے عائشہ! بلاشبہ اللہ عزوجل خود بھی نرم برتاؤ کرنے والا ہے اور نرمی و خوش خلقی کو پسند کرتا ہے۔ اور یہ کہ وہ جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا۔ اور نہ ہی وہ نرمی و شفقت کے علاوہ کسی اور عمل پر اتنا عطا کرتا ہے۔''

امام مسلم نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ مشرکوں پر بددعا کر دیجیے، تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:

---

① صحيح البخاري، كتاب الوضوء، رقم: 220.

② صحيح مسلم، كتاب البر والصله، رقم: 6598- سنن ابي داؤد، رقم: 4809.

③ صحيح مسلم، كتاب البر والصله، رقم: 6601.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً .‘ ①

’’میں لعنت بھیجنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں، میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔‘‘

㉑ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہر حال میں اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۙ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ ﴾ (العنکبوت : 58-59)

’’اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے، ہم انھیں جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے، یہ بہت ہی اچھا بدلہ ہوگا نیک عمل کرنے والوں کا۔ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔‘‘

ایک اور مقام پر اللہ عزوجل نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو تعلیماً ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ ﴾ (التوبہ : 129)

’’اگر وہ حق بات کو قبول نہ کریں اور منہ پھیر لیں تو تم صاف کہہ دو؛ مجھے میرا اللہ کافی ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں تو اُسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور بہت بڑے عظیم عرش کا مالک ہے۔‘‘

اللہ عزوجل پر مکمل توکل کرنے والوں کے بارے میں رب کریم کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿ فَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ﴾ (الشوری : 36)

① صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم : 2599 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''پس اے لوگو! جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ دُنیا کی زندگانی کا سامان ہے۔ اور جو اللہ عزوجل کے پاس ہے وہ ان لوگوں کے لیے کہ جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اس سے کہیں بہتر اور اس سے کہیں پائیدار ہے۔''

اور جب اللہ کے پیغمبر سیّدنا یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام اپنے بیٹوں کو غلہ لینے کے لیے دوسری بار مصر کی طرف روانہ کرنے لگے تو اُن کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَ قَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَ عَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴾ (یوسف : 67)

''اور یعقوب نے کہا: اے میرے بیٹو! تم ایک ہی دروازے سے سب کے سب داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا۔ اور میں یہ تدبیر بتا کر اللہ کے حکم کو تم پر سے ذرا بھی ٹال نہیں سکتا۔ حکم تو صرف ایک اللہ کا ہی چلتا ہے۔ میں نے تو صرف اُسی (ایک اللہ پر) بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو بھی صرف اسی پر توکل کرنا چاہیے۔''

اس قصہ سے معلوم ہوا کہ اسباب کا اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے:

توکل کا یہ مطلب ہے خنجر تیز رکھ اپنا
پھر نتیجہ اُس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ ، تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا .' [1]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب فی التوکل علی اللّٰه، رقم : 2344- محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم اللہ عزوجل پر اس طرح سے توکل کرتے جیسا اُس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں ٹھیک اس طرح سے روزی دی جاتی جس طرح پرندے کو رزق دیا جاتا ہے۔ پرندہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا ہے اور پچھلے پہر پیٹ بھر کر واپس پلٹتا ہے۔''

اگر کوئی شخص بیماری میں دوا اور حتیٰ کہ شرعی دم سے بھی اجتناب کرتا ہے تو یہ کمال توکل ہوگا وگرنہ دوا اور شرعی دم یا اسباب کا اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں۔

جیسا کہ درج ذیل آیات و احادیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے۔ جناب حصین بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ؛ میں سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ وہ دریافت فرمانے لگے: تم میں سے کس آدمی نے اس ستارہ کو دیکھا ہے جو کل رات کو ٹوٹا تھا؟ میں نے عرض کیا: میں نے دیکھا تھا۔ اس لیے کہ میں نماز میں مشغول نہ تھا بلکہ مجھے بچھو نے ڈس لیا تھا۔ میں اس وجہ سے سو نہ سکا اور تارا ٹوٹتے ہوئے دیکھ لیا۔ سیّدنا سعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: ' اِسْتَرْقَيْتُ . ' ..... ''میں نے دم کروالیا۔'' انھوں نے پوچھا: تم نے دم کیوں کروایا؟ میں نے عرض کیا: اس حدیث کی بنا پر جو امام شعبی رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کی ہے۔ وہ پوچھنے لگے: امام شعبی (رحمہ اللہ) نے تم لوگوں کو کون سی حدیث بیان کی ہے؟ میں نے کہا: انہوں نے ہمیں بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ؛ ' لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ . ' ..... ''دم صرف نظر بد اور (بچھو، سانپ وغیرہ کے) ڈنگ میں فائدہ دیتا ہے۔''

یہ سن کر سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اس حوالے سے جس نے جو سنا اور ان پر عمل کیا تو اُس نے اچھا کیا۔ لیکن ہم سے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ؛ میرے سامنے سابقہ اُمتیں پیش کی گئیں۔ کوئی پیغمبر ایسا تھا کہ اس کی اُمت کے لوگ دس سے بھی کم تھے۔ اور کوئی پیغمبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا بھی تھا کہ اس کے ساتھ صرف ایک یا دو ہی آدمی تھے۔ اور بعض کے ساتھ ایک بھی نہ تھا۔ اتنے میں ایک اُمت آئی۔ میں سمجھا کہ یہ میری اُمت ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ؛ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمت کے لوگ ہیں۔ تم آسمان کے کنارے کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا تو ایک اور بڑا گروہ ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھو۔ دیکھا تو ایک اور بہت بڑا گروہ ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ؛ یہ تمہاری اُمت ہے..... 'وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلاَ عَذَابٍ .' ....."اور ان لوگوں میں ستر ہزار آدمی ایسے ہیں جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے۔"

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان لوگوں کے بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے۔ بعض کہنے لگے: 'فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ .' ....."شاید ان سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔" اور بعض کہنے لگے: 'فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْإِسْلاَمِ وَلَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ .' ....."شاید ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے اور اُنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔" بعضوں نے کچھ اور کہا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا: 'مَا الَّذِيْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ؟' ....." تم لوگ کس بارے میں بحث کر رہے ہو؟" انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: 'هُمُ الَّذِيْنَ لاَ يَرْقُوْنَ وَلاَ يَسْتَرْقُوْنَ وَلاَ يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ .' ....." یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کرتے ہیں، نہ دم کرواتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے ہیں، بلکہ وہ اپنے رب پر مکمل بھروسہ کرتے ہیں۔"

یہ سن کر جناب سیّدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے؛ اے اللہ کے نبی! دُعا کیجیے کہ اللہ عزوجل مجھے بھی ان لوگوں میں کردے۔ فرمایا: "میں نے دعا کردی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے؛ تو بھی ان لوگوں میں سے ہوگا۔'' پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: دعا کیجیے! اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں کردے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔''[1]

توکل علی اللہ کی عظمت و رفعت منزل کا ذرا اندازہ تو لگائیے۔ اللہ پر بھروسہ کرنے والے جن سعادت مند لوگوں کا اوپر ذکر ہوا ان ستر ہزار کی شان عالی مقام کا اندازہ لگائیے کہ اللہ کے ہاں کتنی بلند ہوگی؟ سیّدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود سماعت کیا؛ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے:

'وَعَدَنِیْ رَبِّیْ أَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ أَلْفًا لاَ حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلاَ عَذَابَ، مَعَ کُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلاَثُ حَثَیَاتٍ مِنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ.'[2]

''میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ، وہ میری اُمت کے ستر ہزار ایسے افراد کو جنت میں داخل کرے گا کہ جن پر نہ کوئی حساب ہوگا اور نہ ہی کوئی انہیں سزا ہوگی، اور یہ کہ ان میں سے ہر ہر ہزار کے ساتھ وہ ستر ہزار افراد کو بھی بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرے گا اور علاوہ ازیں تین لپ بھر کر میرے رب کے ہاتھوں سے (بھی بغیر حساب وعذاب جنت میں جائیں گے۔)''

(22) رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہونے والے

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا رہندا
جے اِک قطرہ مینوں بخشیں کم بن جاندا میرا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 527 واللفظ له۔ صحیح البخاری، کتاب الطب، رقم: 5752 وکتاب الرقاق، رقم: 6541.

[2] سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، رقم: 2437۔ فتح الباری: 499/11۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافر انسان جو نورِ ایمان سے محروم ہوتا ہے، اور دنیا کی محبت فکرِ آخرت پر غالب ہوتی ہے۔ ایسا انسان اللہ کا بڑا ہی ناشکرا ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اسے ہلاکت سے نجات دے دیتا ہے تو ناشکری پر اُتر آتا ہے اور اسے پکارنا بھول جاتا ہے، اور جب اسے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے، خوف، مرض یا بھوک میں مبتلا ہوتا ہے، تو اللہ پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے یاس و ناامیدی کے گہرے بادل اس پر چھاجاتے ہیں۔ اس کے برعکس مومن نعمت پاکر سراپا شکر بن جاتا ہے، اور مصیبت کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝﴾ (بنی اسرائیل : 83)

''اور جب ہم انسان کو نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے، اور بندگی سے دور ہوجاتا ہے، اور جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ناامید ہوجاتا ہے۔''

اور سورۃ حم السجدۃ میں ارشاد فرمایا:

﴿لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَ اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۝ وَ لَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْۤ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝﴾ (حم السجدۃ : 49-51)

''آدمی اپنے لیے بھلائی کی دعا کرنے سے نہیں تھکتا، اور اگر اُسے کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے، تو اس پر شدید یاس و نا اُمیدی طاری ہوجاتی ہے۔ اور اگر کسی تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچتی ہے، ہم اپنی طرف سے اُسے کسی نعمت سے نوازتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ میں تو اس کا مستحق تھا ہی، اور میں نہیں سمجھتا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت آئے گی، اور اگر میں اپنے رب کے پاس لوٹ کر گیا تو یقیناً مجھے اس کے پاس سے اچھا مقام ملے گا، پس اُس وقت ہم کفر کرنے والوں کو یقیناً ان کے برے اعمال کی خبر دیں گے، اور ہم یقیناً انھیں نہایت سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ اور جب ہم انسان کو اپنی نعمت سے نوازتے ہیں، تو وہ منہ پھیر لیتا ہے، اور اینٹھے لگتا ہے، اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی چوڑی دعا کرنے لگتا ہے۔''

سورۃ ہود میں اللہ تعالیٰ نے اسی حقیقت کو بیان فرمایا، اور ان مؤمنوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں، یعنی جب انھیں نعمت ملتی ہے تو شکر ادا کرتے ہیں اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربّ العالمین ہے:

﴿وَ لَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَ لَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝﴾ (ھود: 9-11)

''اور اگر ہم کبھی انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھائیں اور اپنی مہربانی کو پھر اس سے چھین لیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بالکل ہی ناامید اور ناشکرا بن جاتا ہے۔ اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اُس پر آئی تھی پھر دوبارہ نعمتوں کا مزہ چکھادیں تو وہ ضرور یہ کہنے لگتا ہے اب سارے دکھ درد مجھ سے دُور ہوگئے اور بلاشبہ وہ پھر بڑا ہی خوش اور شیخی خورا ہے۔ ہاں! البتہ وہ لوگ کہ جو صبر کرنے والے ہوں اور اعمالِ صالحہ کا راستہ اختیار کرنے والے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار ہے۔''

جب فرشتوں نے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو بچے کی خوشخبری دی، اور وہ حیران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تو فرشتوں نے کہا: آپ ناامید نہ ہوں، تو ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں ہرگز ناامید نہیں ہوں، ناامید ہونا تو گمراہوں کا طریقہ ہے، میں تو تمھاری خوشخبری کے مطابق امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل مجھے بیٹا دے گا۔ مجھے تو حیرت صرف اس لیے ہوتی ہے کہ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا:

﴿ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝ ﴾ (الحجر : 55-56)

''فرشتے کہنے لگے: ہم آپ کو حق سچ خوشخبری دیتے ہیں۔ آپ ناامید ہونے والوں میں سے نہ ہو جائیں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: اپنے رب کی رحمت سے نا اُمید تو گمراہ قسم کے لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔''

''یعنی میں نے دنیا کا عام دستور اور اپنا بڑھاپا دیکھ کر محض تعجب کا اظہار کیا ہے ورنہ یہ مقصد نہیں ہے کہ میں اللہ کی رحمت سے مایوسی کا اظہار کر رہا ہوں۔'' (تفسیر قرطبی، تحت الآیۃ)

اللہ کے صالح، مومن بندوں کی اپنے رب پر اُمید کس قدر مضبوط ہوتی ہے۔ اُدھر یہ حالت ہے کہ سیّدنا یعقوب علیہ السلام کے محبوب بیٹے کو بچھڑے دسیوں سال ہو چکے ہیں اور اُدھر اپنے غم اور دُکھ درد کو اللہ کریم کی طرف نسبت کر کے اپنے بیٹوں سے کہتے ہیں:

﴿ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ﴾ (یوسف : 87)

''اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا پتہ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی رحمت سے وہی نا اُمید ہوتے ہیں جو کافر لوگ ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں جو اپنے اوپر زیادتیاں اور ظلم کر بیٹھتے ہیں، سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ (الزمر : 53)

''آپ کہہ دیجیے! اے میرے بندو! کہ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم، زیادتی کرلی ہو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ۔ بلاشبہ اللہ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں وہ بڑا بخشنہار اور نہایت مہربان ہے۔''

امام مسلم نے اپنی صحیح کتاب البر والصلہ میں ایک عنوان یوں قائم کیا ہے: 'بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى .' .....''انسان کا اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کی ممانعت کا باب۔'' اور نیچے یہ حدیث درج کی ہے۔ سیّدنا جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی: ایک آدمی کہنے لگا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو معاف ہی نہیں کرے گا۔ تو اللہ کریم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لاَ أَغْفِرَ لِفُلاَنٍ ، فَإِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلاَنٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ .' [1]

''کون شخص میرے اوپر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ یقیناً میں نے فلاں شخص کو بخش دیا اور تیرے عمل کو میں نے برباد کردیا۔''

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح رکتاب الرقاق میں ایک عنوان یوں قائم کیا ہے: 'بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ .' .....''اللہ کا خوف رکھنے کے ساتھ اُمید بھی رکھنے کا باب۔'' اور اس کے تحت یہ درج فرمائی ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے:

'إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِيْ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً ،

[1] صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، رقم :6681 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَراحَمُ الْخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيْبَهُ] فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ.'[1]

''اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اس ایک حصہ رحمت کا مظہر یہ ہے کہ تمام مخلوق باہم ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتی کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو اپنا سم نہیں لگنے دیتی اور اپنا پاؤں اس سے اُٹھا کر رکھتی ہے مبادا اس سے اس کے بچے کو تکلیف پہنچے۔ پس کافر کو اگر اس تمام رحمت کے بارے میں علم ہو جائے جو اللہ کے ہاں ہے تو وہ کبھی جنت کے حصول سے مایوس نہ ہو۔ اور اگر ایک مومن آدمی کو اس ساری سزا کے بارے میں علم ہو جائے جو اللہ کے ہاں درج ہے تو وہ کبھی بھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔''

㉓ خواہشات نفس کی پیروی نہ کرنے والے

لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اہل ایمان اللہ کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں، اور ایمان کے ساتھ دنیا میں زندگی گزار کر اپنے رب کے سامنے میدانِ محشر میں کھڑے ہوں گے، اور اس ایمان کیزیر اثر، انھوں نے اپنے آپ کو خواہش نفس کی اتباع سے دور رکھا ہوگا، اُس دن ان کی جائے رہائش

[1] صحيح البخاري، رقم: 6469، 6000.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت ہوگی۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ﴿۴۱﴾ ﴾ (النازعات : 40-41)

''اور جو اپنے ربّ کے مقام سے ڈرا، اور اپنے نفس کو خواہش کی اتباع سے روکا۔ تو بے شک جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔''

اور اس کے برعکس جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتا یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شریعت اور دین حنیف کے مدمقابل اوروں کی خواہشات و آراء کی پیروی کرنا نری گمراہی نہیں بلکہ قرآن کی رُو سے ان آرزوؤں اور خواہشات و آراء کو اللہ عزوجل کی ذاتِ اقدس کے مقابلے میں معبود و الٰہ کا درجہ دینا ہے۔ کہ جس کا انجام جہنم کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ (العیاذ باللہ) چنانچہ اللہ ربّ العالمین کا ارشادِ گرامی قدر ہے:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ ﴾ (الجاثیہ : 23)

''کیا آپ نے اس شخص کا مشاہدہ کیا ہے کہ جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اور اللہ نے اپنے علم کی بنا پر اسے گمراہ کر دیا ہے۔ اور اس کی سماعت اور اس کے دل پر مہر کر دی ہے۔ اور اس کی بینائی پر اللہ نے اب (اُس کی ڈھٹائی کی وجہ سے) پردہ ڈال دیا ہے۔ پس اب اس کو اللہ کے اس فیصلہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔ لوگو! کیا پس تم غور و فکر نہیں کرتے؟''

علامہ طبری رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ: ''دراصل مشرکین و منافقین کے ہاں گمراہی کا سب سے بڑا سبب ''نفسانی خواہشات'' کی پوجا ہی ہوا کرتی ہے۔ دُنیا میں اللہ کے سوا جتنے خداؤں کی پوجا کی جاتی ہے ان میں سب سے بڑا الٰہ ''خواہش نفس'' ہے کہ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اللہ کے مدمقابل پوجا کی جائے۔ اس لیے کہ یہ ایک ایسا طاغوت ہے جو ہر وقت اور ہر حالت میں آدمی کے ساتھ ہوتا ہے۔''

چنانچہ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ عزوجل کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ ﴾ (الفرقان : 43-44)

''(اے نبی!) کیا تم نے اس شخص کو دیکھا کہ جس نے ''اپنے نفس کی خواہش'' کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ کیا تو اُس کا ذمہ دار ہوسکتا ہے؟ کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ اس طرح کے اکثر لوگ سنتے اور عقل رکھتے ہیں؟ نہیں وہ تو چوپایوں اور جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ یہ تو جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ اور بے وقوف ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی کافروں سے فرمایا کہ اگر تورات و قرآن جادو کی قسم ہیں، اللہ کی نازل کردہ کتابیں نہیں ہیں، تو پھر تم لوگ اپنے علم کے مطابق اللہ کی نازل کردہ ان دونوں سے اچھی کوئی کتاب لے آؤ، تاکہ میں اس پر عمل کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا نہ کریں، اور نہ ان دونوں کتابوں پر عمل کریں، تو سمجھ لیجیے کہ وہ اپنی خواہشات کے بندے ہیں، اور اس آدمی سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی نازل کردہ ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی اتباع کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ (القصص : 50)

''پھر اگر وہ تمہارے اس چیلنج کو قبول نہ کرسکیں تو جان لیں کہ بلاشبہ وہ اپنی ''خواہشاتِ نفسانیہ'' کی پیروی چاہتے ہیں۔ اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے؟ کہ جو اللہ ربّ العالمین کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کے بغیر اپنے نفس کی خواہش کے پیچھے لگا رہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے ظالم قسم کے لوگوں کو سیدھی راہ پر نہیں لگاتا۔''

ایک اور مقام پر اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے واشگاف الفاظ میں ارشاد فرمایا:

﴿ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴾ (محمد : 14)

''کیا وہ لوگ کہ جو اپنے رب کی طرف سے آئی ہوئی واضح دلیل و ہدایت پر چلتے ہوں وہ ان لوگوں کی طرح ہوسکتے ہیں؟ کہ جن کے برے اعمال ان کو بھلے کر کے دکھائے جاتے ہوں۔ اور وہ اپنے نفس کی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب و خلیل سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ:

﴿ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا وَاقٍ ﴾ (الرعد : 37)

''اور اسی طرح ہم نے قرآن کو حکمت سے بھرا ہوا عربی زبان میں اُتارا ہے۔ اور اگر تمہارے پاس علم آجانے کے بعد بھی تم نے ان کی خواہشاتِ نفسانیہ کی پیروی کی، تو پھر تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی دوست اور بچانے والا نہ مل سکے گا۔''

یہ خطاب بظاہر نبی کریم ﷺ سے ہے، لیکن مراد ہر وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا طالب اور اس کے غصہ سے ڈرنے والا ہو۔ اس آیت کریمہ میں دراصل علماء اُمت کے لیے ایک سخت وعید ہے کہ جو لوگوں کی اپنی خواہشات کی پیروی و اطاعت کرتے ہوئے قرآن وسنت والی راہ چھوڑ کر بدعت وضلالت کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ عزوجل نے اپنے محبوب نبی کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ (الانعام : 56)

''(اے نبیؐ!) کہہ دیجیے مجھے ان کو پوجنا منع کر دیا گیا ہے کہ جنھیں تم اللہ ربّ العالمین کے سوا پوجتے ہو۔ اور یہ بھی کہہ دیجیے کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتا۔ اگر میں تمہاری خواہشات نفسانیہ کی اتباع کروں تو جانیے کہ میں گمراہ ہو چکا اور تب تو میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہ ہوا۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ.'[1]

''تم میں سے کوئی شخص اتنی دیر تک مومن نہیں ہوسکتا حتی کہ اُس کی نفسانی خواہشات اس دین حنیف کے تابع نہ ہو جائیں کہ جسے میں لے کر آیا ہوں۔''

(24) تزکیہ نفس کرنے والے

اندھیرا نہ چھا جائے اس گھر میں دیکھو
پھر اکسا دو اس ٹمٹماتے دیئے کو

ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ کا گھر بنانے کے بعد اللہ سے علم نافع اور عمل صالح کی توفیق، اور اللہ کی رضا مانگی، اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ! اسماعیل کی اولاد میں ایک نبی پیدا کر، جو لوگوں کو تیری آیات پڑھ کر سنائے، انھیں قرآن وسنت کی تعلیم دے، اور ان کا تزکیہ نفس کرے۔

﴿ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ ﴾

(البقرہ : 129)

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح، رقم : 167۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو 'شرح السنہ' میں روایت کیا ہے۔ اور امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کو اپنی کتاب 'الاربعین' میں درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں: هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ، رويناه في 'كتابِ الحُجَّةِ' باسنادٍ صحيحٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ہمارے ربّ! انھی میں سے ایک رسول ان کی ہدایت کے لیے مبعوث فرما، جو تیری آیتیں انھیں پڑھ کر سنائے، اور انھیں قرآن وسنت کی تعلیم دے، اور انھیں پاک کرے، بے شک تو بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے روح انسانی کی قسم کھانے کے بعد فرمایا کہ کامیاب و بامراد وہ ہوگا جس نے اپنے نفس کو پاک بنایا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝﴾ (الشمس : 7-10)

''اور روح انسانی کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسے پیدا کیا۔ پھر اُس کی برائی اور اس کی پرہیزگاری کا اسے الہام کردیا۔ یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگیا۔ جس نے اپنے نفس کو گناہوں سے پاک کیا۔''

اور سورۃ الاعلیٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝﴾ (الاعلیٰ : 14-15)

''یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگا جو پاک ہوگیا۔ اور اپنے ربّ کا نام لیتا رہا، پھر اس نے نماز پڑھی۔''

یعنی کامیابی ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرتے ہیں، اپنے رب کو یاد کرتے ہیں، اور عمل صالح کرتے ہیں۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلافت کی مشغولیات اور حکومت کی ذمہ داریوں سے اپنے آپ کو الگ کرتے اور ایک آدمی یا دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑتے اور فرماتے:

'قُمْ بِنَا نَزْدَادُ اِيْمَانًا .'[1]

''آؤ چلیں اپنے ایمان کو زیادہ کریں۔''

---

[1] مسند احمد : 365/3۔ شعب الإيمان للبيهقي :152/1 ، رقم : 49 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اگر اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہیں جا رہے ہوتے کہتے:

'اِجْلِسُوْا بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً .' ①

''آؤ تھوڑی دیر بیٹھ کر ایمان میں اضافہ کریں۔''

㉕ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں مومنین اور مومنات کی صفات حمیدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ ایک دوسرے سے دلی محبت کرتے ہیں، اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کا یہی تقاضا ہے، لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ﴾

(التوبہ : 71)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، اللہ انھی لوگوں پر رحم کرے گا، بے شک اللہ زبردست، بڑی حکمتوں والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی فضیلت دوسری امتوں پر بیان فرمائی کہ اے مسلمانو! تم سب سے اچھے لوگ ہو، کیونکہ تمھیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے دنیا میں بھیجا کہ بنی نوع انسان کو بھلائی کا حکم دو، برائی سے روکو، اور اللہ پر اور ان تمام چیزوں پر ایمان لے آؤ جن پر اللہ نے

① مصنف ابن ابی شیبة : 218/7-219- السنة للالکائی : 963/5- صحیح بخاری، کتاب الإیمان، تعلیقا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (آل عمران : 110)

''تم بہترین لوگ ہو، جو انسانوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو، بھلائی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا، ان میں سے بعض مومن ہیں، اور اکثر فاسق ہیں۔''

مسلمان داعی برائی کے سامنے ڈٹ جاتا ہے اور اگر اس کے بس میں ہو اور برائی کے ازالہ سے کوئی بڑا فتنہ کھڑا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ اس برائی کو اپنے ہاتھ سے روک دیتا ہے۔ اگر ایسا نہیں کرسکتا تو زبان و بیان سے حق واضح کر دیتا ہے اور اگر یہ بھی نہیں کرسکتا تو باطل کو دل میں برا ضرور سمجھتا ہے اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی تیاری کرتا رہتا ہے۔ یہی رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد عالی شان کا مصداق ہے:

'مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ .' [1]

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی ہوتے دیکھے تو اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر ایسا نہ کرسکے تو زبان سے منع کرے اور اگر ایسا بھی نہ کرسکے تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ایک شخص جہنم میں ڈالا جائے گا، اب وہ گدھے کی راہٹ کے گرد چکر لگانے کی طرح چکر لگائے گا۔ اس کے پاس جہنمی لوگ اکٹھے ہو جائیں

[1] صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، رقم : 49 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے اور دریافت کریں گے کہ اے فلاں! تو تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے منع کیا کرتا تھا۔ تو وہ شخص کہے گا: میں تمھیں نیکی کا حکم کیا کرتا تھا لیکن میں خود نیکی نہیں کیا کرتا تھا اور تمھیں تو برائی سے منع کرتا تھا لیکن خود اس سے اجتناب نہیں کیا کرتا تھا۔''[1]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب لوگ ظلم ہوتے دیکھیں اور اس سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو عام کردے۔''[2]

㉖ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرنے والے

نیکوکار لوگوں کو قرآن وسنت کی طرف بلایا جائے تو فوراً سر نیاز خم کردیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (النور : 51)

''مومنوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کردے، تو کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات سن لی اور اسے مان لیا، اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

کسی معاملے میں اللہ اور اس کے رسول کا حکم صادر ہوجائے تو کسی مومن مرد یا عورت کے لیے یہ اختیار باقی نہیں رہتا کہ اس کی مخالفت کرے اور اپنی یا کسی اور کی رائے پر عمل کرے، اس لیے کہ ایسا کرنا اللہ اور اس کے رسول کی سراسر نافرمانی اور کھلم کھلا گمراہی ہوگی۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الفتن، رقم: 7098.

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم، رقم: 4338- مسند أحمد: 1/ 2، 5، 7، 9- علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (الاحزاب : 36)

''اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کردے، تو کسی مسلمان مرد اور عورت کے لیے اس بارے میں کوئی اور فیصلہ قبول کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہوجائے گا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کہ اس آیت میں مذکور حکم تمام امور کو شامل ہے، یعنی کسی بھی معاملے میں جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم صادر ہوجائے، تو کسی کے لیے بھی اس کی مخالفت جائز نہیں ہے، اور نہ کسی کے قول یا رائے کی کوئی حیثیت باقی رہ جاتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں فرمایا ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ (النساء : 65)

''آپ کے رب کی قسم! وہ لوگ مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو اپنے اختلافی امور میں اپنا فیصل نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تکلیف محسوس نہ کریں، اور پورے طور سے اسے تسلیم کرلیں۔''[1]

مسلمان قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا اعلان کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾ (البقرہ : 285)

''اور انھوں نے کہا کہ ہم نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی۔''

㉗ نیک لوگوں سے دوستی رکھنے والے

نیک لوگ، نیک لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝﴾ (التحریم : 4)

''بے شک اللہ اُن کا مولیٰ ہے، اور جبریل اور نیک مومنین ان کے مولیٰ ہیں، اور اس کے بعد فرشتے ان کے مددگار ہیں۔''

یعنی نبی کا مولیٰ اور دوست، اللہ، جبریل اور نیک اہل ایمان ہیں۔

مزید برآں سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'إِنَّ آلَ أَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِأَوْلِيَاءَ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا.....'[1]

''بے شک آل ابی فلاں میرے دوست نہیں ہیں، میرا دوست تو اللہ اور نیکو کار مومن ہیں۔ ہاں ان کے ساتھ میری رشتہ داری ہے اور وہ میں نبھا رہا ہوں۔''

نیک لوگوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں سچا مسلمان ایمان کی حلاوت محسوس کرتا ہے:

'ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا

[1] صحيح مسلم، كتاب الأدب، باب تبل الرحم ببلالها، رقم :5990 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ .‘ ①

’’تین باتیں جس شخص کے اندر پائی جائیں وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا۔

①: یہ کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔

②: اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے۔

③: اور یہ کہ ہدایت پانے کے بعد کفر میں لوٹ جانا اتنا ہی ناپسندیدہ ہو جتنا کہ آگ میں ڈال دیا جانا ہے۔‘‘

نبی اکرم ﷺ نے مسلمان کو مزید بلند مقام عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’مَا تَحَابَّا الرَّجُلَانِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .‘ ②

’’باہم محبت کرنے والے دو اشخاص میں سے افضل وہ ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ محبت کرے۔‘‘

① صحيح بخاری، كتاب الإيمان، رقم: 16۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 43.

② الأدب المفرد، رقم: 544۔ مستدرك حاكم: 171/4۔ صحيح ابن حبان، رقم: 566۔ حاکم اور ابن حبان نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

باب 5

نیکیوں کا صلہ

نیکیوں کے بے شمار فوائد وثمرات ہیں۔ مثلاً نیکی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے، نیکیوں سے جنت الفردوس ملے گی۔ اسی طرح نیکیوں کے فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ دنیا اور آخرت کی مشکلات سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اس باب میں نیکیوں کے فوائد و ثمرات پر مختصر مگر جامع گفتگو ہوگی۔

① خوف اور غم سے نجات

نیکیاں دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں مفید ہیں کہ جن کی وجہ سے ایک شخص دنیا اور آخرت میں بہت سی مشکلات سے بچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ﴾ (البقرة : 62)

”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوں اور عیسائی ہوئے یا صابی ہوں جو کوئی بھی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے اجران کے رب کے پاس ہیں اور ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔“

نیک اعمال کو غم اور خوف سے نجات کا سبب بتایا گیا ہے۔ چاہے نیکیاں کوئی بھی کرے یہودی ہو، عیسائی ہو یا مسلمان جو بھی پیغمبر علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد ایمان کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزارے گا اُسی کو کامیابی ملے گی۔ کیوں کہ رب تعالیٰ کے نزدیک معیار صرف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور صرف نیکی ہے نہ کہ ذات پات اور قوم وقبیلہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾

(البقرة : 277)

''بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ نیک عمل کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، ان پر نہ کوئی خوف ہے نہ اُداسی اور نہ ہی کوئی غم۔''

ایمان لانے کے بعد نماز پڑھنے اور زکوۃ ادا کرنے والے پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔ یعنی اصل معیار اللہ کے نزدیک اعمال ہیں۔ جو بھی کرے گا وہی اللہ کا محبوب اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات پائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾

(یونس : 62)

''یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔''

کیونکہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جو اپنی زندگانی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرامین کے مطابق گزارتے ہیں۔ جیسا کہ ولی کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴾ (یونس : 63)

''اللہ کے ولی وہ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ کی راہ اختیار کی۔''

یعنی ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ شریعت کے مطابق زندگی گزارے، نا کہ اپنی خواہشات کا پجاری ہو۔ کہ جیسے من میں آئے ویسے ہی زندگی گزارے۔ نافرمانی پہ نافرمانی کرتا چلا جائے۔ بغاوت اور سرکشی والی زندگی گزارے، نہ نماز کی پابندی کرے نہ زکوۃ کی فکر اور نہ حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس، پھر بھی ولی ہے۔ یاد رکھئے ایسے لوگوں کو شریعت ولی نہیں گردانتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② اللہ تعالیٰ کی مہمانی

نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے، یعنی اُن کا مہمان نواز اُن کا ربّ تعالیٰ ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ ﴾ (الکھف : 107-108)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے تو ان کے لیے فردوس کے باغات بطورِ مہمانی ہوں گے، ان میں وہ ہمیشہ رہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ۝ ﴾ (مریم : 85)

''جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ کی طرف بطورِ مہمان کے جمع کریں گے۔''

دونوں آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے والے اللہ کے خاص مہمان ہیں۔ لہٰذا نیکیوں میں خوب محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ ﴾ (البقرہ : 148)

''کہ تم نیکیوں میں آگے بڑھ جاؤ۔''

③ بھلائی ہی بھلائی ملنا

یعنی نیک لوگوں کے ساتھ معاملہ انتہائی بھلائی اور خیر خواہی والا کیا جائے گا۔ اور ان کو سب سے پہلے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚۖ۝ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ۝ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ۝ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ۝ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ۝ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ۝ بِاَكْوَابٍ وَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبَارِيْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ۙ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ؕ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ؕ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿۴۰﴾﴾ (الواقعة : 10-40)

''اور جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں، وہ بالکل نزدیکی حاصل کیے ہوئے ہیں۔ آرام دہ جنتوں میں ہیں۔ بہت بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، آمد و رفت کریں گے۔ پیالے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے لبریز ہوں گے، جس سے نہ سر میں درد ہو نہ عقل میں فتور آئے، اور ایسے میوے ہیں جو ان کی پسند کے ہوں اور پرندوں کا گوشت جو انھیں مرغوب ہوگا، اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں، جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔ یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا۔ نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔ صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی۔ اور داہنے ہاتھ والے کیا ہی اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔ وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں اور تہہ بہ تہہ کیلوں اور لمبے لمبے سائیوں اور بہتے ہوئے پانیوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باکثرت پھلوں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روک لیے جائیں اور اونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے، ہم نے ان کی بیویوں کو خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے انھیں کنواری کر دیا ہے، وہ محبت والیاں اور ہم عمر ہیں، دائیں ہاتھ والوں کے لیے ہیں۔ جم غفیر ہے۔ اگلوں میں سے اور بہت بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے۔''

نیکیوں میں سبقت لے جانے والوں کو پہلے ہی جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور جنت کی بہترین نعمتوں سے بہترین انداز میں مستفید ہوں گے۔ یہ سب ان کی نیکیوں کا صلہ ہے۔ لہٰذا کوشش کرنی چاہیے، زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی۔ تاکہ جنت میں اعلیٰ ترین مقام ملے۔

④ بہترین اجر وثواب پانا

نیکیاں کرنے والوں کے لیے بہت ہی اچھی جزا اور بدلہ ملے گا کہ جس سے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اجر عظیم سے بھی نوازا جائے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (المائدۃ : 9)

''اللہ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر وثواب ہے۔''

نیکی کی وجہ سے معافی بھی ہے اور اجر عظیم بھی۔ یہ نیکی کی جزا خوب سے خوب تر ہے۔ ایک نیکی سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝﴾

(الرحمن : 60-61)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے؟ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے۔''

اس آیت میں بتلایا کہ نیکی کا بدلہ اچھائی ہے۔ اچھائی میں تمام نعمتیں آ جاتی ہیں، جن میں سے ایک جنت بھی ہے۔ یعنی نیکی کی وجہ سے جنت بھی ملے گی، کیوں کہ نیکی کا اجر ہے ہی بہت زیادہ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (القصص : 84)

''جو شخص نیکی لے کر آئے گا، اسے اس سے بہتر ملے گا، اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے بداعمالی کرنے والے کو ان کے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النساء : 40)

''بے شک اللہ ایک ذرّہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔''

ان ہر دو آیات کریمہ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ نیکیوں کا اجر خوب بڑھا چڑھا کر دیا جاتا ہے۔ اور نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ رحیم و کریم بڑے بہترین انداز سے نیکی کو بڑھاتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝﴾ (الکھف : 30)

''یقیناً جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''

اور جو نیک عمل کرے ہم اس کو نیکی کا بدلہ ضرور دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴾ (الشوریٰ : 26)

''اور وہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والے لوگوں کی سنتا ہے، اور انھیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرماتا ہے اور کفار کے لیے سخت عذاب ہے۔''

معلوم ہوا کہ نیکی کا صلہ اور بدلہ صرف اور صرف مومنوں کے لیے ہے۔ کافروں کے لیے کوئی بدلہ نہیں ہے۔ کیوں کہ کافر کی کوئی نیکی اللہ کے ہاں مقبول ہی نہیں۔ نیکی صرف اور صرف مؤمن کی قبول ہوتی ہے۔ اسی کے لیے درجات ہیں اور اسی کے لیے جنت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ ﴾

(البینة : 7-8)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے یہ بہترین مخلوق ہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس رہائش کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی یہ نعمتیں ہر اس شخص کے لیے ہیں جو اپنے رب سے ڈر جائے۔''

یعنی مذکورہ نعمتیں ہر اُس شخص کو حاصل ہو سکتی ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے، کیوں کہ ایمان ہی نیکیوں کے ساتھ عظیم بلندیوں پر پہنچاتا ہے۔ دونوں میں سے ایک کا بھی فقدان پریشانی کا سبب ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اپنا ایمان بھی مضبوط کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمالِ صالحہ پر بھی خوب توجہ دی جائے۔ کیونکہ اعمالِ صالحہ ہی اچھے بدلے کا ذریعہ ہیں۔ نیکی پر ایسا اجر ملے گا جو کبھی بھی ختم نہ ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ ﴾

(حم السجدة : 8)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کریں ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔''

اجر بھی ایسا جو کبھی بھی نہ ختم ہونے والا اور ان کی نیکیوں سے کہیں بڑھ کر دیا جائے گا۔ یہ اجر کتنا دیا جائے گا اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ بلکہ بغیر حساب کے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿ اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی ۙ وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾ (المزمل : 20)

''تیرا رب بخوبی جانتا ہے کہ تو اور تیرے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتے ہیں۔ یہ سب نیکیوں کا صلہ ہے، کیونکہ اللہ نیکیوں کا ایسا ہی صلہ دیا کرتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا کوئی حساب و کتاب ہی نہیں ہوگا۔ اور جس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تم اوقات کا ٹھیک شمار نہیں کرسکو گے۔ پس اس نے تم پر مہربانی کی، لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے، بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ کا فضل یعنی روزی بھی تلاش کریں گے، اور کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے، سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے ہاں بہتر سے بہتر ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔ اللہ سے معافی مانگتے رہو یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

اور دوسرے مقام پر کچھ یوں فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۛ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (الفتح : 29)

''محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحمدل ہیں، تو انھیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدے کے اثر سے ہے، ان کی یہی صفت تورات میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں ہے۔ مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہوگیا پھر اپنی جڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر سیدھا کھڑا ہوگیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور شائستہ اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔''

ایک مقام پر فرمایا:

﴿ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ ﴾ (الاسراء : 9)

''یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے، اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔''

یہ تینوں آیاتِ کریمہ اس بات کی خبر دے رہی ہیں کہ نیکی کرنے والوں کے لیے اجر عظیم اور مغفرت ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ نیک بندوں کو خاص اپنے فضل سے نوازتا ہے اور ان کے معمولی معمولی اعمال پر بھی ان کو بڑا اجر عطا کرتا ہے اور کسی بھی نیکی کو ضائع یا بے کار نہیں ہونے دیتا۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَ لَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ (التوبة : 120)

''مدینہ کے رہنے والوں کو اور جو دیہاتی ان کے گرد و پیش ہیں ان کو یہ زیبا نہ تھا کہ رسول اللہ کا ساتھ نہ دیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اس سبب سے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو تنگی و مشقت پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی ان سب پر ان کے نام ہر ایک چیز کے بدلے ایک ایک نیک کام لکھا گیا، یقیناً اللہ تعالیٰ مخلصین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

⑤ روز قیامت کی ذلت و رسوائی سے بچنا

جب اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو اجر عظیم سے نوازے گا تو یہ لوگ کامیابی کے شادیانے بجائیں گے۔ ذلت و رسوائی ان کے قریب نہیں پھٹکے گی۔ بالکل یہ تو خوش و خرم ہوں گے۔ اور اپنے رب سے مزید فضل کی دعائیں کر رہے ہوں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ (التحریم : 8)

''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ مٹا دے اور تمھیں ایسی جنتوں میں پہنچائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جس دن اللہ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان نبیوں کے ساتھ ہوں گے رسوا نہ کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا، یہ دعائیں کرتے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہمیں نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس آیت میں خبر دی گئی ہے کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اور جو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ایماندار ہوں گے، ان کو اللہ رسوا نہ کرے گا، یعنی ان لوگوں کے لیے تو عزت ہی عزت ہوگی۔ کیونکہ انھوں نے کامیاب زندگی گزاری ہے جو کہ اعمال صالحہ کی شکل میں تھی۔ لہٰذا ان کو کوئی پریشانی نہ ہوگی۔

⑥ امن وسکون کا ملنا

نیکیوں کی وجہ سے انسان دنیا و آخرت میں امن وسکون پالیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرماتے:

'يَا بِلَالُ! أَقِمِ الصَّلَاةَ، أَرِحْنَا بِهَا.' [1]

''اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔''

نیک لوگ آخرت میں بھی پریشانی سے مامون ومحفوظ ہوں گے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ﴾

(البقرة : 277)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے ہیں، نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، ان پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اُداسی اور نہ غم۔''

اس آیت میں وہ نیکیاں بتلائی گئیں کہ جن نیکیوں کو کرنے والوں پر کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ اور ہر قسم کی پریشانی سے نجات پائیں گے۔

مزید ارشادِ ربانی ہے:

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، رقم: 4985۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ هُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝﴾ (النمل : 89)

''جو شخص نیک عمل لائے گا اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے۔''

⑦ دیدارِ الٰہی کا نصیب ہونا

نیکیاں اس وجہ سے بھی خوب کرنی چاہئیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی۔ یقیناً یہ ملاقات مومنوں کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے زحمت ہوگی۔ اس لیے کہ مؤمن کو اس ملاقات کا یقین تھا، اسی لیے اس نے اس ملاقات کے لیے خوب تیاری کی، جب کہ کافروں نے اس ملاقات کا یقین نہ کیا۔ جس کی وجہ سے کبھی تیاری کی طرف توجہ نہ دی۔ جس کی وجہ سے کافروں کے لیے یہ ملاقات پریشانی، لیکن مؤمنوں کے لیے یہ ملاقات ایک اعزاز ہوگی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝﴾

(الکھف : 110)

''آپ کہہ دیجیے کہ میں تو تمھارے ہی جیسا ایک انسان ہوں، مجھے وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہے، تو جو شخص اپنے رب سے ملنے کا یقین رکھتا ہے، پس اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے، اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝﴾ (الانشقاق : 6)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کر، کیونکہ تو اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔''

تم اس ذات سے ملاقات کرو گے اور اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ (القيامة : 22-23)

''کچھ چہرے اُس دن شاداب ہوں گے، اپنے ربّ کو دیکھ رہے ہوں گے۔''

یعنی قیامت کے روز ان نیک لوگوں کے چہرے شاداب، پر رونق اور پرنور ہوں گے، اور جنت اور اُس کی بے بہا نعمتوں کو پا کر شاداب و فرحاں ہوں گے۔ اور انھیں سب سے بڑی نعمت یہ ملے گی کہ ان کا ربّ ان کے سامنے جلوہ افروز ہوگا، جسے دیکھ کر انھیں ایسی خوشی ملے گی جس کی تعبیر الفاظ میں نہیں کی جاسکتی، اور جس کے بعد وہ جنت کی ساری نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'عَنْ جرير بن عبد الله قال: كُنَّا جُلُوْسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ: 'اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا، لاَ تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ.' [1]

''سیّدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، پس آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: بے شک عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح اس چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو، اور تم اپنے رب کو دیکھنے میں کسی قسم کی بھیڑ محسوس نہ کرو گے۔''

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التفسير، باب قوله : 'وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب'، رقم :4851 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ صدقۂ جاریہ

نیکی کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بسااوقات نیکی صدقہ جاریہ بن جاتی ہے۔ یعنی نیکی ایک ایسا سلسلہ بن جاتی ہے کہ جس کا اجر مسلسل ملتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کے بعد بھی اجر ملتا رہتا ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'إِذَا مَات الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْا لَهُ.' [1]

''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے، لیکن تین چیزوں کا اجر مسلسل اُسے ملتا رہتا ہے۔ ①: صدقہ جاریہ ②: ایسا علم جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا رہے۔ ③: یا نیک اولاد چھوڑ گیا ہو، وہ اس کے لیے دعائیں کرتی ہے۔''

یعنی تین نیکیاں انسان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں، جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی مسلسل ملتا رہتا ہے۔ ان میں ایک ایسا علم کہ جس سے لوگ فائدہ حاصل کرتے رہیں، یعنی کسی کو دین پڑھایا، پھر اس کے شاگرد آگے پڑھاتے چلے جارہے ہوں، لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ لوگ ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ علم صدقہ جاریہ ہے۔ دوسرا صدقہ جاریہ نیک اولاد ہے۔ یعنی اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی، اولاد دین کے مطابق زندگی گزارنے لگ گئی۔ والدین کو اس کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔

تیسری نیکی جو صدقہ جاریہ ہے، کوئی ایسا کام کہ جس سے لوگ مسلسل فائدہ اُٹھاتے رہیں، مثلاً: مسجد بنوادی، مدرسہ کی تعمیر کروادی، قرآن وسنت کی اشاعت کی، کہیں پانی کی

[1] صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، رقم: 4223.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت تھی تو پانی کا انتظام کروادیا۔ جب تک ان چیزوں سے لوگ فائدہ حاصل کرتے رہیں گے، نیکی کرنے والے کوثواب ملتا رہے گا۔

⑨ جنت مل جانا

نیکیوں کے فوائد جو نیک لوگوں کو حاصل ہوں گے میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انھیں انتہائی عزت وتکریم کے ساتھ جنت الفردوس میں داخل کردیا جائے گا۔ جہاں ان کو کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ بلکہ ان کی تمام کی تمام ضروریات کا انتہائی بہترین انتظام کیا گیا ہے۔ جو کچھ چاہیں، بغیر کسی تکلیف مشقت اور انتظار کے ان کو مہیا کردیا جائے گا۔ وہاں یہ نیک لوگ انتہائی خوش وخرم ہوں گے، اللہ مہربان ہمیں بھی اپنے ان بندوں میں شامل کرلے۔ اس اللہ کے لیے کیا مشکل ہے کہ ہم عاجز گنہگاروں کو بھی اپنے انعام یافتہ بندوں کا ساتھ نصیب فرمادے۔ آمین۔ جیسا کہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے کہ یوسف علیہ السلام نے دعاء کی:

﴿ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ ﴾

(یوسف : 101)

''اے اللہ! تو ہی میرا مددگار ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی تو مجھے اسلام کی حالت میں مجھے دنیا سے اٹھانا اور اپنے خاص نیک بندوں میں داخل کردینا۔''

اور ہم بھی کہتے ہیں کہ:

﴿ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ﴾ (المائدہ : 84)

''ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں کی معیت میں داخل کردے گا۔''

مندرجہ ذیل آیات نیک اور صالح لوگوں کے لیے جنت اور جنت کی نعمتوں کو بیان کر رہی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ﴿۲۲﴾ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۚ﴿۲۴﴾ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ؕ﴿۲۶﴾ ﴾ (المطففین: 22-26)

''یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے تو ان کے چہروں سے ہی نعمتوں کی تر و تازگی پہچان لے گا یہ لوگ سر بمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔ جس پر مشک کی مہر ہوگی رغبت کرنے والوں کو اسی کی رغبت کرنی چاہیے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿۲۳﴾ وَ هُدُوْۤا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَ هُدُوْۤا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿۲۴﴾ ﴾

(الحج: 23-24)

''ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی، وہاں ان کا لباس خالص ریشم کا ہوگا، ان کو پاکیزہ بات کی رہنمائی کردی گئی اور قابل تعریف راہ کی ہدایت کردی گئی۔''

﴿ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ ﴾ (الاعراف: 42)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں دیتے، ایسے لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿١٦﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ (الذاریات : 15-19)

''بے شک پرہیز گار لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے، ان کے رب نے جو کچھ انھیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہیں وہ تو اس سے پہلے ہی نیکو کار تھے، وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور آخری رات میں قیام استغفار کیا کرتے تھے، اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔''

یہ تمام آیات نیک لوگوں کے لیے جنت کو ثابت کر رہی ہیں۔ اس جنت میں بے حساب رزق دیا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

(مریم : 59-63)

''مگر جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں پس ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ ہمیشگی والی جنتوں میں جن کا غائبانہ وعدہ اللہ مہربان نے اپنے بندوں سے کیا ہے۔ بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہی ہے، وہ وہاں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔ صرف سلام ہی سلام سنیں گے، ان کے لیے وہاں صبح شام ان کا رزق ہوگا یہی ہے وہ جنت جس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وارث ہم اپنے بندوں میں سے انھیں بناتے ہیں جو متقی ہوں۔''

﴿مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝﴾ (المومن : 40)

''جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلا ہی ملے گا اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان دار ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی دیئے جائیں گے۔''

اس رزق دینے میں ایک ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ جنت میں بہترین بدلہ ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝﴾ (النساء : 124)

''جو ایمان والا مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے، اور کھجور کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔''

⑩ اللہ کی مدد حاصل ہونا

نیکیوں کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ نیکی کرنے سے اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے ہر مشکل و پریشانی سے نجات حاصل ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝﴾ (الطلاق : 2)

''جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے چھٹکارے کا راستہ نکال دیتا ہے۔''

یعنی جو اللہ سے ڈرے گا، اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور پیدا کر دیا جائے گا۔ اللہ سے ڈرنے کا مطلب ہے، اللہ کے فرامین کی پابندی۔ کیونکہ جو شخص کسی سے ڈرتا ہے، وہ اس کے احکامات کی مخالفت سے ڈرتا ہے، تو ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ جس سے اس کا ہر کام آسان ہو جائے گا۔

﴿ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ ﴾ (الروم : 5-7)

''اللہ اپنی مدد کے ذریعے جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے، اصل غالب اور مہربان وہی ہے یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے، وہ تو صرف دنیوی زندگی کے ظاہر کو ہی جانتے ہیں اور آخرت سے تو بالکل ہی بے خبر ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے کہ جو نیکی کے کاموں میں رغبت اور شوق رکھتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝ ﴾ (الحج : 39)

''جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں، انھیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیوں کہ وہ مظلوم ہیں۔ بے شک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔''

یہاں یہ بتلایا گیا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔ کیوں کہ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ جہاد سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اللہ کی مدد کے حصول کے لیے اعمالِ صالحہ کو اپنایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ کیونکہ یہ مدد دنیا اور آخرت کی کامیابی کی کنجی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ ﴾ (المؤمن : 51)

''یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔''

یہ مدد دنیا میں بھی ہوگی اور آخرت میں بھی، جس کا نتیجہ دنیا میں غلبہ اور آخرت میں نجات ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (المجادلة : 22)

''اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے کے ہی کیوں نہ ہوں، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ اللہ کا لشکر ہے، آگاہ رہو یقیناً اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑪ رزق میں فراخی

نیک لوگوں کے رزق میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔ رزق میں فراخی اور وسعت صرف اعمالِ صالحہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۚ﴾ (الانفال : 4)

''یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجے ہیں اور بخشش اور رزق عزت والا۔''

عمدہ رزق کی وجہ ایمان اور عمل صالح یعنی نیکی ہے۔ تو جو بھی یہ کام کرے گا۔ اللہ مہربان اس کے رزق میں اضافہ فرمائے گا اور ایسی جگہ سے رزق فراہم کرے گا کہ جس کا تصور بھی کبھی نہ کیا ہوگا۔

﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ﴾ (الطلاق : 2-3)

''جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی راہ نکال دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔''

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.' ①

''جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی اور اس کی عمر میں

① صحيح بخاري، كتاب الادب، باب من بسط له في الرزق لصلة الرحم، رقم : 5986.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اضافہ کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔''

⑫ نیک شخص کے مال واولاد کی حفاظت اللہ خود فرماتا ہے

جو شخص اس دنیاوی زندگی میں ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کو اپنا شیوہ بنالیتا ہے تو اللہ اس کی وفات کے بعد بھی اس کی اولاد کی ضروریات اور مال و دولت کی خود حفاظت فرماتا ہے۔ جیسا کہ سورہ کہف میں سیّدنا موسیٰ وخضر علیہما السلام کے واقعہ میں ہے کہ جب سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے خضر وہ لوگ ہمیں کھانا دینے کو تیار نہیں، آپ ان کی دیوار تعمیر کر رہے ہیں، یہ بھی تو ہوسکتا تھا کہ اس دیوار بنانے پر ہم اجرت وصول کرتے تو سیّدنا خضر علیہ السلام نے انکار کر دیا۔ بعد میں اس کی تعبیر وتاویل بتائی کہ:

﴿ وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴾ (الکھف : 82)

''اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے، ان کا باپ بڑا نیک آدمی تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آ کر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں، میں نے اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کیا یہ تھی اصل حقیقت ان واقعات کی جن پر آپ سے (اے موسیٰ) صبر نہ ہوسکا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی نیکیوں کی وجہ سے اس کے بال بچے بھی دنیا اور آخرت میں اللہ کی مہربانی حاصل کر لیتے ہیں جیسا کہ قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحدیث میں صراحتاً مذکور ہے۔ دیکھئے آیت میں ان بچوں کی کوئی صلاحیت بیان نہیں کی گئی، ہاں ان کے والد کی نیک بختی اور نیک عملی بیان ہوئی ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ یہ باپ جس کی نیکی کی وجہ سے ان کی حفاظت ہوتی ہے یہ ان بچوں کا ساتواں دادا تھا۔'' واللہ اعلم۔ [1]

قرآن مجید میں سیّدنا ایوب علیہ السلام کا ذکر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں آزمائشوں میں ڈالا تو انھوں نے صبر سے کام لیا اور ایک حرف شکایت اپنی زبان پر نہ لائے، اور نہ ہی اُن کے دل میں شکوہ کا گزر ہوا آپ کسی بیماری اور شدید تکلیف میں مبتلا ہوگئے، اور کئی سالوں تک اسی حال میں رہے، جب تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی تو اپنے رب سے دعا کی:

﴿ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴾ (ص : 41)

''اپنے ربّ کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور مصیبت پہنچائی ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور بذریعہ وحی ان سے کہا کہ:

﴿ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴾ (ص : 42)

''آپ اپنا پاؤں زمین پر ماریے، یہ نہانے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے، اور پینے کے لیے۔''

انھوں نے ایسا ہی کیا، اور ان کی تکلیف بالکل ختم ہوگئی جیسے کوئی تھی ہی نہیں۔ اور اللہ نے ان پر مزید رحم کرتے ہوئے ان کا کھویا ہوا خاندان اولاد اور مال و دولت دوبارہ دے دیا، بلکہ ان کا دوگنا دیا۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴾ (ص : 43)

---

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت الآیة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے انھیں اُن کے اہل وعیال دے دیے، اور اُن کے ساتھ انہی جیسا مزید، جو اُن کے ساتھ ہماری مہربانی اور عقل والوں کے لیے نصیحت تھی۔''

⑬ معاملات میں آسانی

نیکیوں کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان سے انسان کی دنیاوی زندگی میں بھی آسانیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اور مشکلات و مصائب نیز پریشانیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ ﴾

(اللیل : 5-7)

''تو جو شخص دیتا رہے گا اور ڈرتا رہے گا اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کے لیے آسانی پیدا کردیں گے۔''

اس چیز کو اللہ مہربان نے سورۃ الطلاق میں یوں بیان فرمایا ہے۔

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ﴾ (الطلاق : 4)

''اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا، وہ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا کردے گا۔''

مزید برآں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

'مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.' [1]

''جو شخص استغفار کو لازم پکڑے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات، ہر تنگی کے مقابلے میں آسانی پیدا کرتا ہے اور اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے، جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرپاتا۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، باب الإستغفار، رقم : 3819.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑭ خیر و برکت کی بارش کا نزول

نیکیوں کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی نعمت سے مالا مال کردے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۹۶ ﴾ (الاعراف : 96)

''اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے، لیکن انھوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا۔''

یعنی اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو پھر ان پر زمین و آسمان کی نعمتوں کی بارش برسا دی جاتی، لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا، بلکہ بغاوت اور سرکشی میں بڑھتے ہی چلے گئے۔ جس کی وجہ سے اللہ کی رحمتیں روٹھ گئیں، لیکن اگر نیکی کی راہ نہ چھوڑتے، تو ہم اللہ کی بے پناہ نعمتوں کے مستحق ہوتے۔

⑮ قربِ الٰہی کا حصول

نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝۱۲۸ ﴾ (النحل : 128)

''بے شک اللہ پرہیزگاروں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو بطور تنبیہ فرمایا کہ آپ ابوجہل کی بات ہرگز نہ مانئے اور مسجد حرام میں نماز پڑھتے رہئے، اور دیگر عبادات کے ذریعہ اپنے ربّ کی قربت حاصل کرتے رہیے:

﴿ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۝۱۹ ﴾ (العلق : 19)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہیں مانئے، اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجیے، اور اس کا قرب حاصل کیجیے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے، اس لیے تم لوگ سجدہ میں کثرت سے دعا کرو۔''[1]

⑯ جنت میں قرب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نیک کاروں کو جنت میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرافقت اور قرب حاصل ہوگا۔ سیّدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گزارا کرتا تھا تو ایک مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو، حاجت وغیرہ کے لیے پانی لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'سَلْ: فَقُلْتُ اَسْأَلُكَ مُرَا فَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: "اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟" قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ: 'فَاَعِنِّيْ عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ."'.[2]

''مانگ، میں نے عرض کی، میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی چیز مانگتے ہو؟ تو میں نے کہا کہ یہی چیز چاہیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے متعلق کثرت سجود کے ذریعے میری مدد کرو یعنی سجدہ کے ذریعے دلی مراد بھی پوری ہوتی ہے۔''

اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً .'[3]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: 482 .

[2] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، رقم: 89 .

[3] سنن ترمذی، كتاب الصلوٰة، رقم: 484- صحيح ابن حبان، رقم: 908- ابن حبان نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''روزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔''

⑰ اچھی موت کا نصیب ہونا

نیکیوں کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ نیکی کی وجہ سے انسان کی موت انتہائی آسان اور مبارک ہوگی، اس لیے کہ یہ موت اس کے لیے پریشانی کا باعث نہ ہوگی، بلکہ خوشی اور مسرت کا سبب ہوگی کہ جس کی وجہ سے موت کا خوف اور ڈر قطعاً ان کو نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے نیک انسان کی موت کے وقت کی منظر کشی ان الفاظ سے کی ہے:

﴿يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ﴾ (الفجر : 27-30)

''اے اطمینان والی روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے خوش ہے (کہا جائے گا) میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلی جا۔''

اس مبارک انسان کو جنتی ہونے کی خوشخبری، اللہ کی رضامندی اور اس کی دل جوئی کے پیغامات، اس کی موت کے وقت ہی اس کو سنائے جا رہے ہیں۔ یقیناً ایسے شخص کی موت بڑی ہی اچھی ہے۔ جو ہر قسم کے غموں اور پریشانیوں سے نجات کا سبب ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل : 32)

''وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں، کہتے ہیں کہ تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے، جنت میں جاؤ اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موت آسان، جنت میں داخلے کی خوشخبری، نیز سلامتی کی دُعائیں۔ ان تمام انعامات کا سبب یہ ہے کہ جوانھوں نے نیک عمل کیے ہیں۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اُخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا، حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا! فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اُدْخُلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ قَالَ: اُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ! كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، اُخْرُجِي ذَمِيمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ، وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ، فَمَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَلَا يُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، ارْجِعِي ذَمِيمَةً، فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ.'[1]

''قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو وہ

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ذكر الموت والاستعداد، رقم: 4262- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں: اے پاک جان، تو نکل جو کہ پاک بدن میں تھی، اس حالت میں کہ قابل تعریف ہے، اور راحت و رزق کی تجھ کو خوشخبری ہے، اور ایسے رب کی ملاقات ہے جو ناراض نہیں ہے، اس کو اس طرح ہمیشہ کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں، آسمان کا دروازہ اس کے لیے کھولا جاتا ہے، کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں آدمی ہے، پس کہا جاتا ہے: پاک جان کو خوش آمدید! جو پاک بدن میں تھی اس حالت میں داخل ہو کہ تعریف کی گئی ہے، راحت اور رزق کی خوشخبری ہے، اور ایسے رب کی ملاقات ہے جو ناراض نہیں ہے، یہ بات اس کے لیے ہمیشہ کہی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس آسمان تک پہنچتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ہے۔ جبکہ اگر برا آدمی ہوتا ہے تو ملک الموت کہتا ہے: اے خبیث جان! نکل جو خبیث بدن میں تھی، نکل اس حالت میں کہ قابل مذمت ہے، گرم پانی اور پیپ اور طرح طرح کے اس کی مانند عذابوں کی خوشخبری ہے، یہ بات اس کو ہمیشہ کہی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ نکلتی ہے، پھر اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں، اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوانے کی درخواست کی جاتی ہے، کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ کہا جاتا ہے، یہ فلاں ہے، پس کہا جاتا ہے: خبیث نفس کے لیے کوئی خوش آمدید و مبارک باد نہیں ہے، جو خبیث بدن میں تھی، لوٹ جا اس حالت میں کہ مذمت کی گئی ہے، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے، آسمان سے وہ نیچے پھینکی جاتی ہے، پھر قبر کی طرف آجاتی ہے۔''

دیکھئے اعمال صالحہ کتنی عزت دلاتے ہیں، اور اگر عمل صالح کا ذخیرہ پاس نہ ہو تو کتنی ذلت و رسوائی روح کے لیے بھی مقدر بن جاتی ہے۔ أعاذنا اللّٰہ منہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑱ دنیا میں پاکیزہ زندگی حاصل ہوتی ہے

نیک اعمال کا یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں چین وسکون پیدا ہوجاتا ہے۔ چین وسکون کا پیدا ہوجانا ہی زندگی کی پاکیزگی ہے۔ اور یہی زندگی بہتر ہے۔ بسااوقات انسان کے پاس مال ودولت کے انبار ہوتے ہیں، لیکن چین وسکون نہیں ہے۔ یہ زندگی مال و دولت کے باوجود اجیرن ہے۔ کیوں کہ اس میں چین وسکون نہیں ہے۔ چین وسکون اعمالِ صالحہ سے ملا کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(النحل : 97)

''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان ہو تو ہم یقیناً اسے نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی ضرور بضرور انھیں دیں گے۔''

اس چیز کو رسول مکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان میں واضح کیا ہے۔ سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ؛

' أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ .'[1]

''کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو مؤمن بندے کی بشارت ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب اذا أُثني على الصالح فهي بشرىٰ ولا تضره ، رقم : 2642 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں سے دنیا میں عزت اور آخرت میں جنت الفردوس عطا کردی جاتی ہے، لہٰذا نیکیوں اور دین سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر کر لیجیے کیونکہ اس میں دنیا اور آخرت کی فلاح ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ﴾

(النساء : 134)

''جو دنیا کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ کے ہاں دنیا و آخرت کا بدلہ ہے۔''

دنیا مانگنے کا طریقہ بھی خود بتا دیا کہ ایک شخص یوں دعا کرتا ہے:

﴿فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝﴾ (البقرہ : 200)

''لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں: اے اللہ! ہمیں دنیا میں دے، دے ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

آگے فرمایا اور کچھ یوں مانگتے ہیں:

﴿وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝﴾ (البقرہ : 201-202)

''ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھا دے اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما، اور آگ کے عذاب سے بچا یہی لوگ ہیں جن کے لیے دونوں جہاں میں اس چیز کا اچھا بدلہ ہے جو انہوں نے کمایا۔''

⑲ سابقہ گناہوں سے معافی مل جاتی ہے

نیکیوں کا ایک سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے سابقہ تمام گناہ معاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتے ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت : 7)

''اور جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ہم ان کے تمام گناہوں کومٹا دیں گے اور انھیں ان کے نیک اعمال کے بہترین بدلے دیں گے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝﴾ (محمد : 2)

''اور جولوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی یقین کیا جو محمد پر اُتاری گئی ہے، اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا دین بھی وہی ہے، اللہ نے ان کے گناہ مٹا دیے اور ان کے حالات درست کر دیئے۔''

اور سورۃ التغابن میں فرمایا:

﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (التغابن : 9)

''جس دن وہ تمھیں جمع ہونے کے دن جمع کرے گا، وہ ہار جیت کا دن ہے، اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور وہ اچھے کام کرے، وہ (اللہ) اس سے اس کی برائیاں دُور کر دے گا اور اس کو ان باغات میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔''

اس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

'مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا كَفَرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتّٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا .‘‘ [1]

’’مسلمان کو جو بھی مصیبت تکلیف، فکر اور غم پیش آتا ہے حتی کہ اگر کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ اس کے بدلے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔‘‘

⑳ بخشش

نیکیوں کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کی وجہ سے بندے کے گناہوں کو معاف بھی فرما دیتا ہے، اور اس کے رزق میں بھی اضافہ فرما دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾ (الانفال : 4)

’’یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجے ہیں اور بخشش اور عزت والا رزق۔‘‘

مزید ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴾ (طٰهٰ : 82)

’’ہاں! بے شک میں انھیں بخشنے والا ہوں جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک عمل کریں، پھر راہِ راست پر بھی رہیں۔‘‘

﴿ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾ (سباء : 4)

’’تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکوکاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے، یہی لوگ ہیں جن

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المرض، رقم: 5640 .

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مغفرت اور عزت والی روزی ہے۔''

نیکی کا بدلہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں بہت ہی مبارک اور عمدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی نیکی کرنے والے کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا، بلکہ اس کی نیکی کا بدلہ ضرور دیتا ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ على رَأسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فنزعَتْ لهُ مِنَ الماءِ فَغُفِرَلَهَا بِذَالِكَ.' [1]

''ایک بدکار عورت صرف اس لیے بخشی گئی کہ اس نے کنوئیں کے دہانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا، پیاس کی وجہ سے مرنے کو تھا، اس نے اپنے موزے میں اپنا دوپٹہ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا، کتے کو پلایا، تو اس کو اس کی اسی نیکی کے بدلے بخش دیا گیا۔''

(21) گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں

بندہ جب نیک عمل کرنے لگ جاتا ہے اگر اس سے کوئی گناہ ہو جائے، یا ہو گئے ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا خاص فضل و احسان فرما کر اس کے گناہوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾ (الفرقان : 70)

''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے

---

[1] صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم :3321.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا ہے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت : 7)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے تمام گناہوں کو مٹا دیں گے اور ان کے لیے نیک اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔"

کیونکہ اس کی نیکیاں بھی قبول ہوگئیں۔ اور جو گناہ تھے، ان کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس سے بہتر بدلہ اور کیا ہوگا۔ لیکن اس سے بھی احسن جزا جنت اور اس کی نعمتیں اور دیدار الٰہی اس پر مستزاد ہے۔

㉒ رحمت الٰہی کا حصول

اللہ مالک الملک نے زمین میں فساد پھیلانے سے منع کیا ہے، اور اگر وہ فساد زمین کی اصلاح کے بعد ہو تو بندوں کے لیے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس لیے اللہ نے اس سے روکا ہے اور بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ زمین پر اللہ کے متواضع اور اصلاح پسند بندے بن کر رہیں، اس کی عبادت کریں اور اس کے عقاب سے ڈرتے ہوئے جنت کی امید لیے صرف اس کو پکاریں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ کی رحمت کتنی قریب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (الاعراف : 56)

"اور زمین کی اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ پیدا کرو، اور اللہ کو خوف اور امید کے ساتھ پکارو، بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہوتی ہے۔"

پس جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئیں اور انھوں نے تقویٰ، پرہیزگاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عمل صالح کی راہ اختیار کر لی ہے، ان کا انجام بخیر ہوگا۔ وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو تھامے ہوئے ہیں، اور دیگر فرشتے جنھیں اللہ رب العالمین کا قرب حاصل ہے، سب اپنے رب کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی ان کا رب نہیں ہے، اور ہر دم اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں، اور اہل ایمان، نیک کاروں کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ﴾

(المؤمن : 7-9)

''جو فرشتے عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں، اور جو عرش کے ارد گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور ایمان والوں کی بخشش طلب کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تو ہر چیز سے رحمت اور علم کے لحاظ سے وسعت والا ہے، اس لیے تو توبہ کرنے والوں اور جنھوں نے تیرے راستے کی اتباع کی ان کو بخش دے۔ اور انھیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب! ان کو ان باغات میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے آباؤ اجداد اور بیویاں اور اولادوں میں سے جو اچھے ہیں بے شک تو غالب حکمت والا ہے اور انھیں برائیوں سے بچالے، جسے تو نے برائیوں سے بچالیا تو تو نے اس پر رحم کر دیا اور یہ عظیم کامیابی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

㉓ بڑی کامیابی سے ہمکنار ہونا

اللہ تعالیٰ نیکیوں پر اپنے بندوں کو بڑی کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ﴾ (التغابن : 9)

''جس دن وہ تمھیں جمع کرنے کے دن جمع کرے گا، وہ ہار جیت کا دن ہے۔ اور جو اس پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے وہ اس سے اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اسے ان باغات میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہ بڑی کامیابی ہے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ ﴾ (البروج : 11)

''بے شک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے وہ باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔''

یہ آیات اس بات کو واضح کر رہی ہیں کہ نیک اعمال کرنے والوں کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ جنت میں داخل ہو جانا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ یہ کامیابی اعمالِ صالحہ کی بدولت ہے۔ اس سے بڑی کوئی اور کامیابی نہیں ہو سکتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ ﴾ (آل عمران : 185)

''جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ حقیقی کامیاب ہوا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کا مال ومتاع تو دھوکے کا سامان ہے۔''

یعنی دنیا کے پیچھے پڑ کر اس حقیقی کامیابی سے غافل نہ ہوجانا، اگر ایسا ہوگیا، تو یہ انتہائی نقصان کا سودا ہوگا۔ ایسا سودا کرنا مومن کو قطعاً لائق نہیں ہے، کہ جس سے اس کی دنیا اور آخرت تباہ ہوجائے۔

اور سورۃ المجادلہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (المجادله : 21-22)

''اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بے شک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور اور غالب ہے۔ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے و قبیلے کے ہی کیوں نہ ہوں، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے، اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے، اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ اللہ کا لشکر ہے۔ آگاہ رہو یقیناً اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

㉔ رضائے الٰہی کا حصول

نیکیوں سے اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اتنی بڑی نعمت ہے کہ جنت جیسی عظیم نعمت بھی اس کا مقابلہ نہیں کرتی۔ یہ عظیم نعمت ان لوگوں کو حاصل ہوگی کہ جن لوگوں نے نیک اعمال کو اپنی زندگی کا معمول بنا رکھا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝﴾ (الفجر : 27-30)

''اے اطمینان والی روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے خوش ہے (کہا جائے گا) میرے خاص بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں چلی جا۔''

مفسرین لکھتے ہیں کہ:

''یہ بات ان سے موت کے وقت اور قیامت کے دن کہی جائے گی۔''[1]

اللہ تعالیٰ اپنے راسخ الایمان لوگوں کو دنیا میں ضائع نہیں ہونے دیتا، اس کی نصرت و تائید ان کے ساتھ ہوتی ہے، اور آخرت میں ان کا مقام جنت ہوگا جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اور جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور اُن کا اللہ ان سے راضی ہوجائے گا، اُن پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل کرے گا، اور وہ مومنین اپنے ربّ کی گوناگوں نعمتیں پاکر اس سے خوش ہوجائیں گے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا

[1] تیسیر الرحمن، ص : 1738 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

(المجادله : 22)

''یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان کی مدد کی ہے اپنے غیبی فیض سے اور وہ انھیں ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، راضی ہوا ان سے اللہ اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہی لوگ ہیں اللہ کا گروہ خوب یاد رکھو اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

یہ بات واضح ہوئی کہ نیکیوں کا صلہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ یہ رضا ایک مرضی کی زندگی کا مقصد اول ہے۔ جس کے لیے وہ ساری زندگی محنت اور تگ و دو کرتا رہتا ہے۔ جب اس کو یہ اندازہ ہو جاتا ہے، کہ اب اللہ راضی ہو گیا ہوگا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق میں بے تاب ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ اس کی ملاقات کو پسند نہیں فرماتا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا اور کسی آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ہم تو سب ہی موت کو پسند نہیں کرتے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بات وہ نہیں جو تم سمجھی ہو، بات یہ ہے کہ جب مومن کو موت آتی ہے، تو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور عزت افزائی کی خوشخبری دی جاتی ہے، اور اس مؤمن بندہ کو اس اللہ کی رضا مندی سے بڑھ کر کوئی محبوب و زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کو ملنے والی ہو، تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور کافر کو جس وقت موت آتی ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے، اس کے نزدیک اس چیز سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چیز نہیں ہوتی اس کو آگے ملنے والی ہے یعنی عذاب تو وہ اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کو بھی ناپسند کرتا ہے۔''[1]

مؤمن اللہ کی رضامندی کی خوشخبری کے بعد اللہ کی ملاقات کے لیے بے چین ہوجاتا ہے۔ تاکہ جلدی سے اس نعمت کو حاصل کرلے۔ اور اس مومن کے ساتھ انتہائی عمدہ اور اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل رسول اللہ ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیث میں ملتی ہے۔

''قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں: اے پاک جان! تو نکل جو کہ پاک بدن میں تھی اس حالت میں کہ قابل تعریف ہے، اور راحت و رزق کی تجھ کو خوشخبری ہے، اور ایسے رب کی ملاقات ہے جو ناراض نہیں ہے، اس کو اس طرح ہمیشہ کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ اس کے لیے کھولا جاتا ہے کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں آدمی ہے، پس کہا جاتا ہے: پاک جان کو خوش آمدید! جو پاک بدن میں تھی اس حالت میں داخل ہو کہ تعریف کی گئی ہے، راحت اور رزق کی خوشخبری ہے اور ایسے رب کی ملاقات ہے جو ناراض نہیں ہے۔ یہ بات اس کو مسلسل کہی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس آسمان تک پہنچتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ہے۔''[2]

سنن نسائی کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ، أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُولُونَ: اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ، حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ، فَيَقُولُونَ:

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: 6507- صحيح مسلم، رقم: 2864.

[2] سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، رقم: 4762- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا أَطْيَبَ هَذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَائَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ! فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ.» [1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت مؤمن کو موت آتی ہے رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لاتے ہیں، اور کہتے ہیں: نکل اس حال میں کہ اللہ تجھ سے خوش اور تو اللہ سے راضی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و رزق کی طرف اور ایسے رب کی طرف جو ناراض وغضب ناک نہیں ہے، وہ بہترین خوشبو کی مانند نکلتی ہے، یہاں تک کہ فرشتے ایک دوسرے سے اس کو پکڑتے ہیں، اسے لے کر آسمانوں کے دروازوں پر آتے ہیں، آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: کس قدر عمدہ خوشبو ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے، پھر مؤمنوں کی روحوں کے پاس اس کو لاتے ہیں پس وہ اس روح کے آنے سے بہت خوش ہوتے ہیں جس طرح تم دنیا میں کسی غائب شخص کے آنے پر خوش ہوتے ہو۔''

سیّدنا سلیمان علیہ السلام ایک سفر پر جنوں، انسانوں اور چڑیوں پر مشتمل اپنی ایک منظّم و مرتب فوج کے ساتھ روانہ ہوئے۔ راستہ میں ان کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا جس میں چیونٹیاں پائی جاتی تھیں۔ ایک چیونٹی نے اس لشکر جرار کو دیکھ کر دیگر چیونٹیوں سے کہا کہ تم جلد از جلد اپنی بلّوں میں داخل ہو جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کی فوج غیر شعوری طور پر تمھیں کچل دے۔ سیّدنا سلیمان علیہ السلام اس کی بات سن کر مسکرانے لگے اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے دعا کرنے لگے کہ اے میرے ربّ! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ ایسے کام کروں جو تیری رضا اور خوشنودی کا باعث بنیں:

﴿ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: 1833۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 1309.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ (النمل : 19)

''اس کی اس بات سے سلیمان مسکرا دیے، اور دعا کرنے لگے کہ پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر، اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے، مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے۔''

یہاں علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے اپنے لیے دعا کی ہے کہ اے اللہ! میں بھی تجھ سے وہی مانگتا ہوں جو تیرے نبی کریم سلیمان نے تجھ سے مانگا تھا، تو میری دعا قبول کرلے اور مجھ پر فضل فرما، اگرچہ میں عمل میں کوتاہ ہوں، لیکن جنت کے حصول کا سبب محض تیرا فضل و کرم ہے۔ انتہیٰ [1]

㉕ اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہونا

جب کوئی اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لے، تو اللہ تعالیٰ اُسے معیت خاصہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۗ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾﴾ (محمد : 35)

''تم کمزور بن کر صلح کی درخواست پر اس حال میں نہ اُتر آؤ، جب کہ تم ہی بلند اور غالب ہو۔ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کردے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

[1] فتح القدير : 295/2 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴾ (المائدہ : 12)

''اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور انھیں میں سے بارہ سردار ہم نے مقرر فرمائے۔ اللہ نے فرمادیا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں مٹا دوں گا۔ اور تمھیں ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہِ راست سے بھٹک گیا۔''

اور سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴾ (النحل : 128)

''یقین مانو کہ اللہ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔''

﴿ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الانفال : 19)

''اگر تم لوگ فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تمہارے سامنے آ موجود ہوا، اور اگر باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لیے نہایت خوب ہے اگر تم پھر بھی وہی کام کرو گے تو ہم بھی وہی کام کریں گے۔ اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ آئے گی گو کتنی زیادہ ہو اور واقعی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑳ دعائیں قبول ہوں گی

نیکیوں کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ نیکیوں کی وجہ سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اللہ مہربان نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝﴾

(البقرہ : 186)

''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ ہر پکارنے والی کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے میں قبول کرتا ہوں، اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔''

یعنی میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں، قبول کرتا ہوں، کب؟ جب وہ مجھے ہی پکارے اور مجھ پر ایمان رکھے۔

دُعا کرنا عبادت ہے۔ عبادت خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، تب اللہ دُعائیں قبول فرماتا ہے۔ اپنی رحمتوں اور انعامات کا نزول فرماتا ہے۔ لیکن اگر دعاؤں سے اعراض کرلیا جائے یا پھر دُعائیں دوسروں سے کی جانے لگیں اور غیروں سے امیدیں قائم کرلی جائیں تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بدترین عذابوں میں مبتلا کردے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝﴾ (المؤمن : 60)

''اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہوکر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔''

یعنی اگر دُعائیں مجھ سے نہ ہوں، تو پھر ذلیل کرکے جہنم کا ایندھن بنادیے جائیں گے۔ اگر دُعائیں کریں گے اور مجھ ہی سے کریں گے تو میں ان کی دُعائیں بھی قبول کروں گا اور اپنی رحمتوں اور برکات کا بھی مستحق بنادوں گا۔

(27) مصیبتوں اور سختیوں سے نجات مل جاتی ہے

نیک اعمال کرنے سے پریشانیوں اور سختیوں سے نجات ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ ﴾ (النمل : 62)

''کون ہے جو مجبور شخص کی پکار سنتا ہے، جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کرتا ہے اور تمھیں زمین میں نائب بنایا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہوسکتا ہے، تم تھوڑی نصیحت اختیار کرتے ہو۔''

امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کس طرف دعوت دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اللہ وحدہ کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ آپ کو اگر کوئی تکلیف پہنچے اور آپ اس سے دعا کریں تو وہ آپ کی تکلیف کو دور فرمادے اور اگر آپ کسی جنگل میں اپنی سواری گم کر بیٹھیں اور اس سے دعا کریں تو وہ آپ کی سواری آپ کو ملادے اور یہ کہ اگر آپ قحط سالی میں مبتلا ہوں اور اس سے دعا کریں تو وہ ہریالی و شادابی پیدا فرمادے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی کہ مجھے وصیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایئے، آپ نے فرمایا: کسی کو گالی نہ دو، نیکی میں کوتاہی نہ کرو، خواہ یہ نیکی اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو یا پانی پینے والے کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا ہی کیوں نہ ہو، اپنے تہبند کو نصف پنڈلی تک رکھو، اگر یہ نہ کرسکو تو، ٹخنوں کے اوپر تک رکھو، تہبند کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانے سے اجتناب کرو کیونکہ تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہے۔''[1]

(28) اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی

نیکیوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے، یعنی نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب اور پیارا بنالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ ساری کی ساری کائنات اس شخص سے محبت کرنے لگ جاتی ہے، جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ محبت کرتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ﴾ (المائدہ : 93)

''ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں، اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جب کہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں، پھر پرہیزگاری کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں، پھر پرہیز کرتے ہیں اور خوب نیک عمل کرتے ہیں، اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے۔''

---

[1] مسند أحمد : 64/5- احمد شاکر نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مزید ارشاد فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (آل عمران : 134)

''جو لوگ آسانی میں سختی کے موقعہ پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

(29) قبر کے عذاب سے چھٹکارہ حاصل ہوگا

قبر جزاء اور سزا کی ایک ابتدائی جگہ ہے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پہلا تفتیشی مرکز ہے، جو اس جگہ کامیاب ہوگیا۔ وہ دوسری جگہوں پر بھی کامیاب ہوجائے گا۔ اور جو اس مقام پر ناکام ہوگیا۔ وہ دوسری جگہ پر بھی ناکام ہوجائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو بھی تعلیم دی ہے کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگا کریں:

'عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.' [1]

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ دعا مانگا کرتے ہیں: یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں عذابِ قبر سے، عذابِ جہنم سے زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔''

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود، رقم : 880۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذابِ قبر حق ہے۔ اس وجہ سے عذابِ قبر سے پناہ مانگی گئی ہے۔ عذابِ قبر انتہائی بھیانک اور خطرناک ہے۔ لیکن اس عذابِ قبر سے مؤمن اللہ کے بندے محفوظ رہیں گے۔ اور مومنوں کے لیے یہ جنت کا ایک ٹکڑا بن جائے گا۔

'عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ فِي قَبْرِهٖ لَفِي رَوْضَةٍ خَضرَاءَ فيرَحَّبُ لَهُ قَبْرُهُ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُلَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.'[1]

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن اپنی قبر میں سرسبز باغ میں ہوتا ہے جو اس کے لیے ستر ہاتھ فراخ کر دیا جاتا ہے، اور اس میں چودھویں رات کے چاند جیسی روشنی کر دی جاتی ہے۔''

مومن کے لیے قبر جنت بنادی جاتی ہے۔ اس کو کشادہ کر دیا جاتا ہے، نورانیت پیدا کر دی جاتی ہے، یہ مؤمن کے اعمال اور نیکیوں کا نتیجہ ہے کہ اس کے اعمال قبر کی ہر پریشانی سے نجات اور چھٹکارے کا سبب بن جاتے ہیں۔

'عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ إِنَّهُ يَسْمَعُ خَفقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَأْسِهٖ، وَكَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَكَانَتِ الزَّكَاةُ عَنْ شَمَالِهٖ، وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ فَتَقُوْلُ الصَّلٰوةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ الصِّيَامُ، مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَسَارِهٖ فَتَقُوْلُ الزَّكَاةُ: مَا

---

[1] مسند أبويعلى: 522/11، رقم: 6644- صحيح ابن حبان، رقم: 3122- الترغيب والترهيب، رقم: 5216- ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَبْلِيْ مُدْخَلٌ ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُوْلُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ . ' ①

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو وہ تدفین کے بعد واپس پلٹنے والے لوگوں کے جوتوں کی آوازیں سنتی ہے، اگر میت مومن ہو تو نماز اس کے سر کے پاس، روزہ دائیں طرف، زکوٰۃ بائیں طرف اور دوسرے نیک اعمال مثلاً صدقہ نوافل لوگوں کے ساتھ بھلائیاں اور حسن سلوک پاؤں کی طرف سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، فرشتہ عذاب کے لیے سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز کہتی ہے میری طرف سے راستہ نہیں کسی دوسری طرف سے آؤ، پھر فرشتہ دائیں طرف سے آتا ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف سے راستہ نہیں کسی دوسری طرف سے آؤ، پھر فرشتہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو دوسری نیکیاں یعنی صدقہ خیرات، صلہ رحمی، لوگوں کے ساتھ احسان وغیرہ کہتے ہیں میری طرف سے راستہ نہیں کسی دوسری طرف سے آؤ۔''

' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ ، فَإِذَا أُتِيَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ ، وَإِذَا أُتِيَ مِنْ قِبَلِ يَدَيْهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةُ ، وَإِذَا أُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ دَفَعَهُ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسَاجِدِ . ' ②

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لیے آتا

① الترغيب والترهيب، رقم : 5225- صحيح ابن حبان، 380/7، رقم : 3113- ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

② الترغيب والترهيب، رقم : 5225- معجم طبراني اوسط: 106/3، رقم : 2630 و 166/9، رقم : 9438 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو تلاوتِ قرآن اسے دور کر دیتی ہے، جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ خیرات اُسے دور کر دیتے ہیں اور جب پاؤں کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دُور کر دیتا ہے۔"

فائدہ:..... ان دو روایات میں بظاہر تعارض ہے کہ ایک میں ہے کہ فرشتہ پاؤں کی طرف آتا ہے تو نماز رکاوٹ ڈالتی ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ نماز سر کے پاس کھڑی ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ تعارض نہیں، بلکہ یہ حدیث اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ نماز سر، پاؤں اور ہر سائیڈ سے فرشتے کے سامنے رکاوٹ بن سکتی ہے اور ایسے ہی دوسرے اعمال صالح بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ اعمال صالح کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

⑳ جہنم سے آزادی نصیب ہوگی

نیکیوں کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جہنم سے آزادی حاصل ہو جائے گی، وہ جہنم جو کہ مجرمین کا ٹھکانہ ہے۔ بھیانک اور خطرناک گھاٹی ہے۔ نیک اعمال اس جہنم سے نجات کا ذریعہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۫ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۚ ⑪ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ⑫ وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ⑬ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ⑭ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِيْرًا ⑮ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ⑯﴾

(الفرقان : 11-16)

"بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کے لیے ہم نے ایسی بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے، جسے جب وہ دور سے دیکھیں گے تو یہ اس کا غصے سے جھنجھلانا اور چلانا سنیں گے اور جب یہ جہنم کی کسی تنگ جگہ میں مشکیں کس کر پھینک دیئے جائیں گے تو وہاں اپنے لیے موت موت پکاریں گے۔ ان سے کہا جائے گا آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔ آپ پوچھئے کہ کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے جو ان کا بدلہ ہے اور ان کے لوٹنے کی اصل جگہ ہے وہ جو چاہیں گے ان کے لیے وہاں موجود ہوگا۔ ہمیشہ رہنے والے یہ تو آپ کے رب کے ذمے وعدہ ہے، جس کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔''

مجرمین کے لیے جہنم تیار ہے، جب کہ مومنوں کے لیے جنت جو کہ ہر قسم کی پرتعیش نعمتوں کا منبع ہے، اس جنت میں مؤمن ہمیشہ ہمیش رہیں گے کہ جس سے ان کو کبھی نکالا نہ جائے گا۔ جنت کا حاصل ہوجانا ہی بڑی عظیم کامیابی ہے، کیونکہ اس کا حصول جہنم سے نجات ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَإِنَّهُمْ لَأٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ﴾ (الصافات : 60-66)

''بے شک یہ بڑی کامیابی ہے، ایسی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے، کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا زقوم کا درخت جسے ہم نے ظالموں کے لیے سخت سزا بنا رکھا ہے، جو درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں، جہنمی اس درخت کو کھائیں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے، پھر اس کھانے کے بعد انھیں پینے کو پیپ ملا ہوا شدید گرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانی ملے گا۔''

جنت میں داخل ہوجانا بہت بڑی کامیابی ہے، اس کو حاصل کرنے کے لیے خوب عمل کرنے چاہئیں، کیونکہ عمل سے جنت ملے گی، جب کہ اگر معاملہ اس کے برعکس ہوگا تو پھر جہنم واجب ہوجائے گی، جیسا کہ مذکورہ آیت خبر دے رہی ہے اور یہ جہنم ہر اس مجرم کا ٹھکانہ ہے جو عمل سے دور رہا اور اس کے ساتھ مومنوں سے ٹھٹھہ اور مذاق کرتا رہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ (المطففين : 29-36)

''گنہگار لوگ ایمان داروں کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے، اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو اشاروں کنایوں سے ان کی حقارت کرتے تھے اور جب اپنے اہل والوں (یعنی اپنے ہم خیالوں) کی طرف لوٹتے تو دل لگی کرتے تھے اور جب انھیں دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ گمراہ ہیں، یہ ان پر نگران بنا کر تو نہیں بھیجے گئے، پس یہ ایمان دار ان کافروں پر ہنسیں گے تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے کہ اب ان منکروں نے جیسا کیا کرتے تھے پورا پورا بدلہ پالیا۔''

دنیا کی یہ چند روزہ زندگی تو ختم ہوجائے گی۔ اور ان کافروں کا مذاق اور مومنوں کو پریشان کرنے والا رویہ بھی ختم ہوجائے گا، لیکن آخرت نہ ختم ہونے والی۔ اور نہ ہی اس کا عذاب کبھی کم ہونے والا ہوگا، کافر دنیا میں مذاق کرتے ہیں، مؤمن آخرت میں ان کو ذلیل کریں گے۔ دنیا ختم ہوجائے گی، جب کہ آخرت ختم نہ ہوگی۔ تو سوچئے کہ تنگی مؤمنوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے ہوگی یا کافروں کے لیے؟ یقیناً کافروں کے لیے۔ اور فائدہ مؤمنوں کے لیے ہوگا یا کافروں کے لیے؟ یقیناً مؤمنوں کے لیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ﴾ (حم السجدہ : 40)

''بے شک جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں، وہ کچھ بھی ہم سے مخفی نہیں، بتلاؤ تو جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ اچھا ہے یا وہ جو امن و امان کے ساتھ قیامت کے دن آئے تم جو چاہو کرتے چلے جاؤ، وہ تمہارا سب کیا کرایا دیکھ رہا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 6

چھوٹی نیکیاں، بڑا ثواب

نیکیوں کے بہت سے فوائد ہیں، جیسا کہ ابھی گذشتہ باب میں تفصیل و اختصار کے ساتھ بیان کیا جاچکا۔ مزید برآں گناہوں کی نحوست کو ختم کرنے میں نیکی اور بھلائی کا بڑا اہم کردار ہے۔ لہٰذا نیکی کی طرف جلدی کرنی چاہیے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ﴾ (المائدة : 48)

''پس تم نیکیوں میں جلدی کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، أَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا .'[1]

''نیکیوں کے لیے جلدی کرو۔ ان فتنوں کے آنے سے پہلے پہلے کہ جو اندھیری رات کے ٹکڑے کی طرح سیاہ ہوں گے۔ ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوجائے گا، شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوجائے گا اور اپنے دین کو تھوڑے سے سامانِ دنیا کی خاطر فروخت کر ڈالے گا۔''

نیکی کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسے غنیمت جان کر فوراً کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ چاہے نیکی بظاہر چھوٹی ہی معلوم کیوں نہ ہو رہی ہو۔ اس کو بھی ترک نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الحث على المبادرة بالاعمال، رقم:118 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'لاَ تَحْتَقِرَنَّ مِنْ مَعْرُوْفٍ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ.'[1]

''کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جان اور اگر چہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔''

بسا اوقات چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی کامیابی اور بڑے سے بڑے اجر وثواب کا سبب بن جایا کرتی ہیں جس سے ایک انسان کی دنیا اور آخرت سنور جایا کرتی ہے۔

اب ہم سطور ذیل میں کچھ چھوٹی چھوٹی نیکیاں پیش کرتے ہیں کہ جن کو ہم انتہائی کم وقت یا پھر بغیر کسی قسم کا وقت صرف کیے ہی حاصل کر سکتے ہیں لیکن وہ نیکیاں اجر وثواب کے اعتبار سے انتہائی عظیم ہیں۔

① سورۃ الاخلاص پڑھنے کی فضیلت

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سورۃ 'قل ہو اللہ احد' پڑھتے ہوئے سنا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: 'وَجَبَتْ' ''واجب ہوگئی۔'' میں نے عرض کیا، کیا واجب ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: 'اَلْجَنَّةُ' 'جنت واجب ہوئی۔''[2]

سورۃ الاخلاص جنت میں لے جانے کا عظیم سبب ہے۔ مزید برآں اسے ایک تہائی قرآن قرار دیا گیا ہے، یعنی سورۃ الاخلاص پڑھنے کا ثواب دس پاروں کے برابر ہے۔ سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں کوئی شخص اس سے عاجز ہے کہ وہ رات کو تہائی قرآن پڑھا کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات مشکل گزری۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کوئی شخص رات کے اندر تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟ تو

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب استحباب طلاقة الوجه، رقم:2626.

[2] سنن ترمذی، باب ما جاء فی سورة الإخلاص، رقم: 2897- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: 'قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ' تہائی قرآن ہے۔''[1]

② ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

آیۃ الکرسی بھی ان نیکیوں میں سے ایک ہے کہ جو انتہائی اجر عظیم کا باعث اور جنت میں داخلے کا سبب ہے۔

'عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ قَرَا اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ". '[2]

''سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔''

③ لا الہ الا اللہ .....قدیر پڑھنے کی فضیلت کا بیان

'عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. '[3]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، رقم: 5015.

[2] عمل اليوم والليلة لابن سنی، رقم: 124.

[3] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب فضل التهليل، رقم: 6403- صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا، باب فضل التهليل والتسبيح، رقم: 2693.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ 'لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٍ.' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

پڑھے اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں، اور تمام دن شیطان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے حتیٰ کہ شام ہو جائے، اور قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جس نے ان کلمات کو کثرت سے پڑھا۔''

④ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِىْ يَوْمٍ مِأَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.' [1]

''جو شخص دن میں سو مرتبہ 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ' کہے گا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِى الْجَنَّةِ.' [2]

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح.....، رقم: 6405.

[2] سنن ترمذى، كتاب الدعوات، باب ما جاء فى فضل التسبيح، رقم: 3464- سلسلة الصحيحة، رقم: 64.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کہ جس نے ایک مرتبہ 'سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ' کہا تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور لگا دی جاتی ہے۔''

⑤ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہنے کی فضیلت

'عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: 'كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ، خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.' [1]

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے رحمان کو بہت پسند ہیں، زبان پر ہلکے ہیں، ترازو میں بہت وزنی ہیں 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ' ''اللہ پاک ہے، ساتھ اپنی تعریف کے، اللہ پاک ہے عظمت والا۔''

⑤ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہنے کی فضیلت

یہ ذکر بھی انتہائی کم وقت میں ہوجاتا ہے۔لیکن اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے:

'عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ! قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ! سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ

[1] صحيح بخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ونضع الموازين القسط، رقم: 7563.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَتِهِ .'[1]

''ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے نکلے اور وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کا وقت ہوجانے کے بعد واپس تشریف لائے تو سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا ابھی تک وہیں بیٹھی ہوئی (ذکر کر رہی) تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسی حالت پر ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا، انہوں نے عرض کیا ''جی ہاں! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تیرے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے ہیں اگر ان کا وزن کیا جائے تو اس وظیفہ پر غالب آ جائیں جو تو نے اب تک پڑھا ہے، وہ کلمات یہ ہیں: 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَتِهِ' ''اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کے نفس کی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔''

⑦ سید الاستغفار پڑھنے کی فضیلت

'عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم "سَيِّدُ الْأَسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ" قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ . وَمَنْ قَالَهَا

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التسبيح، اول النهار وعند النوم، رقم: 2726 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ .'[1]

''سیّدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیدالاستغفار یہ ہے کہ تو اس طرح کہے:

'اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبُ اِلَّا اَنْتَ .'

تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور تو نے مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں۔ اور اپنی کی ہوئی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور میں ان نعمتوں کا جو تیری طرف سے ہیں، اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں تو مجھ کو معاف کردے، کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔''

فضیلت:..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مذکورہ الفاظ کو دن میں پڑھے گا پورا یقین رکھتے ہوئے، اگر وہ شام ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ اور جو شخص یہ الفاظ رات کو پڑھے پورے یقین کے ساتھ اور وہ مرجائے صبح ہونے سے پہلے تو وہ بھی جنتیوں میں سے ہوگا۔''

⑧ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، نماز کے بعد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

'عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ

[1] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم: 6306.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ . وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ..... قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . '[1]

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کے بعد 33 مرتبہ (سبحان اللہ) 33 مرتبہ (اللہ اکبر) اور 33 مرتبہ (الحمد للہ) کہے، یہ کلمات 99 ہوئے، اور 100 پورا کرنے کے لیے کہے کہ ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ' ''نہیں کوئی برحق معبود مگر اللہ، وہ ایک ہے۔ نہیں کوئی شریک واسطے اس کے، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔''

⑨ وضوء کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت

' عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ . '[2]

''سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر کہے: ' اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، رقم: 597 .

[2] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب، عقب الوضوء، رقم: 234 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔''

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو۔''

امام ترمذی نے یہ لفظ زیادہ کیے ہیں:

'اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ .' [1]

''اے اللہ مجھے توبہ کرنے والا اور پاکیزگی اختیار کرنے والا بنا دے۔''

⑩ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

چونکہ رسول ﷺ امت کے لیے سب سے بڑے محسن ہیں۔ ان کے احسان کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعائیں کی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا مومنوں کو حکم دیا ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (الاحزاب : 56)

''اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور اچھی طرح سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔''

احادیث میں درود وشریف کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، لیکن یاد رہے کہ درود پڑھتے ہوئے وہ مسنون درود پڑھا جائے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو سکھایا تھا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور اتباع کا تقاضا بھی یہی ہے۔ مسنون درود شریف کے الفاظ یہ ہیں:

'اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الطهارة، رقم: 55- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.'[1]

''اے اللہ! رحمتیں نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر جیسے رحمتیں نازل فرمائیں تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اور اے اللہ! برکتیں نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل کیں ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود جس نے بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

'عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.'[2]

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔''

⑪ سنت کے مطابق وضوء کرنا

معمولی سمجھی جانے والی نیکیوں میں سے ایک وضوء بھی ہے کہ بہت معمولی سے وقت میں وضو کرلیا جاتا ہے، لیکن اجر وثواب کے اعتبار سے یہ عمل بھی انتہائی عظیم ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ تَبْلُغُ الْوُضُوْءُ.'[3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأنبیاء، رقم: 3370.

[2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: 608.

[3] صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب تبلغ الحلیۃ حیث یبلغ الوضوء، رقم: 250.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جہاں تک وضوء کا پانی لگے گا۔ وہیں تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور عطا فرمائے گا۔''

نیز یہ عمل گناہوں کے مٹنے کا بڑا عظیم سبب ہے۔

'عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ.' [1]

''سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے تو اس کی تمام خطائیں اس کے جسم سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔''

'عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.' [2]

''سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے اسی طرح وضو فرمایا جس طرح میں وضو کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

⑫ مسواک کرنا

بہت ہی معمولی سے وقت میں کی جانے والی نیکیوں میں سے ایک مسواک بھی ہے کہ جو

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، رقم: 245.

[2] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: 544.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معمولی سے وقت میں ہوجاتی ہے لیکن اجر وثواب کے اعتبار سے بڑی ہی عظیم نیکی ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مسواک اللہ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ .' [1]

''مسواک منہ کی پاکی اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔''

(13) تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نفل ادا کرنے کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔ نیز اگر وضوء بھی مسجد میں کیا ہو۔ جیسا کہ عموماً ہمارے ہاں ہوتا ہے تو پھر ان دو رکعات کو تحیۃ الوضوء بھی کہہ دیتے ہیں، ان دو رکعات کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ .' [2]

''جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، اور دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اس کا چہرہ بھی اور دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لیے جنت لازم ہوجاتی ہے۔''

(14) پہلی صف میں نماز پڑھنا

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب الترغيب فی السواك، رقم: 5. محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب الوضوء، رقم: 234.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِ الْاَوَّلِ .' ①

''کہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

⑮ صف کے داہنی جانب کھڑے ہونے کی فضیلت

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَا مِنِ الصُّفُوْفِ .' ②

''بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ صفوں کے داہنی طرف کھڑے ہونے والے لوگوں پر رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔''

⑯ رفع الیدین کا ثواب

رفع الیدین نماز کی زینت اور باعث اجر وثواب ہے۔ چنانچہ نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر چیز کی زینت ہوتی ہے، اور نماز کی زینت رفع الیدین ہے۔'' ③

ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نماز میں رفع الیدین کرنا نماز کی تکمیل کا باعث ہے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو مقصد تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کا ہے، وہی مقصد رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کا ہے اور یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔'' ④

---

① سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب رفع الصوت، بالاذان، رقم: 6046- البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

② سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، رقم: 1005- صحیح ابن حبان، رقم: 393- فتح الباری: 213/2- ابن حبان نے اسے ''صحیح'' اور ابن حجر نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

③ جزء رفع الیدین، ص: 59 . ④ کتاب الأم: 91/1- السنن الکبریٰ للبیهقی: 82/2 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رفع الیدین کرنا نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔''[1]

یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بنیاد پر ہے کہ جس میں انفاق فی سبیل اللہ اجر وثواب کی بڑھوتری کا ذکر ہے۔

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرہ:261)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُن کی مثال اُس دانے کی ہے، جس نے سات خوشے اُگائے، ہر خوشہ میں سو دانے تھے، اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اور بڑھا دیتا ہے، اور اللہ بڑی کشائش والا اور علم والا ہے۔''

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ:

''نماز میں جو شخص رفع الیدین کرتا ہے تو اس کے لیے ہر ایک اشارے کے بدلے ایک انگلی پر ایک نیکی یا درجہ ملتا ہے۔''[2]

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت کو امام اسحاق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل، علامہ ہیثمی اور امام بیہقی نے رفع الیدین کے ثواب پر محمول کیا ہے۔[3]

دوسری روایت میں سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اپنی نماز میں اپنے ہاتھ کے ساتھ جو اشارہ کرتا ہے اس کے عوض اس

---

[1] كتاب الصلاة، ص: 56.

[2] مسند الفردوس للديلمي: 4/344- معجم كبير للطبراني: 7/297- مجمع الزوائد:2/103- سلسلة الصحيحة، رقم: 3286.

[3] معرفة السنن والآثار للبيهقي: 11/325.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔''[1]

ایک دفع رفع الیدین کرنے سے دس نیکیاں ملیں تو چار رکعت والی نماز میں صرف رفع الیدین کرنے سے انسان (100) نیکیاں حاصل کرلیتا ہے۔ جبکہ پانچوں نمازوں کی نیکیاں (430) بنتی ہیں اور اسلامی سال کے (360) دن ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ایک سال میں (154800) نیکیاں حاصل ہوں گی۔

اگر سنن راتبہ کو دیکھا جائے تو وہ ایک دن میں ''بارہ'' رکعت ہیں۔ جن میں رفع الیدین کی تعداد (60) ہے۔ اس لحاظ سے انسان سنن راتبہ ادا کرنے پر ایک دن میں (600) نیکیاں حاصل کرے گا۔ جبکہ ایک سال کی نیکیاں دو لاکھ سولہ ہزار (216000) بنیں گی۔

سنن راتبہ اور فرائض میں صرف رفع الیدین پر حاصل ہونے والی نیکیاں تین لاکھ ستر ہزار آٹھ سو (370800) تک پہنچ جاتی ہیں، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ مزید اخلاص پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کو سات سو گنا زیادہ بڑھا دیں اور یہ نیکیاں (259560000) تک پہنچ جائیں۔ اور اگر کوئی شخص نماز تہجد، اشراق، چاشت، توابین، نماز تسبیح اور دیگر نوافل کا عادی ہے تو اس کی نیکیاں تو اور ہی زیادہ ہوں گی۔ 'اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ .'

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! ہر شخص دنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے۔ اگر آپ سنت رسول ﷺ پر عمل کر کے نماز میں رفع الیدین کرلیں اور آپ کے رفع الیدین پر اتنی زیادہ نیکیاں حاصل ہوجائیں۔ بتایئے، آپ کو اور کیا چاہیے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے، اور کیا آپ چاہیں گے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت سے محبت کا ثبوت دینے کے بجائے اپنے ائمہ کی بات کو ترجیح دیں اور نبی کریم ﷺ سے اپنے ائمہ کا مرتبہ بڑھائیں؟ نہیں، آپ قطعی طور پر ایسا کرنے کی جسارت نہیں کریں گے، ہمارا آپ کے متعلق یہی حسن

[1] معجم طبرانی کبیر : 297/17۔ سلسلة الصحيحة ، رقم : 3386 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظن ہے کہ آپ پیارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس محبوب ترین اور باعث اجر وثواب سنت مطہرہ کو اپنا کر آپ ﷺ سے اظہار محبت ومودت کریں گے، کیونکہ ایک مسلمان کا یہی شیوہ ہوتا ہے کہ:

﴿ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (النور:51)

''مومنوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کردیں، تو کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات سن لی اور اسے مان لیا، اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ﴾

(الحدید:21)

''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اللہ بڑے فضل والا ہے۔''

⑰ سجدہ کی فضیلت

سجدہ انسان کو ربّ تعالیٰ کے قریب کردیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۝ ﴾ (العلق:19)

''اور اپنے ربّ کے سامنے سجدہ کیجیے، اور اس کا قرب حاصل کیجیے۔''

سجدہ مقامات قبولیت دعا میں سے ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً بندہ حالت سجدہ میں اپنے ربّ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو۔''[1]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کہ سجدے میں کوشش وجستجو

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم:482.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دعا مانگا کرو کیونکہ وہ اس لائق ہے کہ تمھاری دعا قبول کر لی جائے۔"[1]

سجدہ سے بندہ کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ سیّدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: آپ مجھے ایسا حکم فرمائیں کہ میں اس کا ہو کر رہ جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جان لے کہ تو جب بھی اللہ عزوجل کے لیے سجدہ کرتا ہے وہ تجھے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس سجدے کی وجہ سے تیرا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔"

سجدہ سے جنت مل جاتی ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے، اور کہتا ہے، مجھے افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا، اس کے لیے جنت ہے۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، میں نے انکار کیا، میرے لیے جہنم ہے۔"[2]

سجدہ کی وجہ سے جنت میں رفاقت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیب ہوگی۔ سیّدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گزارتا تھا، آپ کے لیے وضوء کا پانی اور آپ کی دیگر اشیاء ضرورت مسواک وغیرہ لاتا تھا۔ ایک رات آپ نے مجھے فرمایا: "کچھ دین و دنیا کی بھلائی مانگو؟ میں نے عرض کیا: جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور چیز میں نے کہا: بس یہی! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: "پس اپنی ذات کے لیے سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔"[3]

⑱ تشہد میں اشارہ کرنے کی فضیلت

دورانِ تشہد انگشت شہادت کو حرکت دینی چاہیے، یعنی اشارہ کرنا چاہیے، کیونکہ یہ نبی

---

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: 479.

② صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 244۔ مسند احمد: 298/5، 299۔ سلسلة الصحیحة، رقم: 1488.

③ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: 489.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کی سنت مطہرہ ہے، امام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور مسبحہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اشارے کے پیچھے اپنی نظر لگائے رکھتے بعد ازاں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ، لَهِيَ السَّبَابَةَ.' ①

''انگشت شہادت کا اشارہ شیطان پر تلوار اور نیزے سے بھی زیادہ سخت ہے۔''

⑲ کسی مسلمان کی اللہ کے لیے مدد کرنا

بظاہر چھوٹی نیکیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کی جائے۔ ہوسکتا ہے کہ اس نیکی کو بسا اوقات معمولی تصور کیا جائے۔ جبکہ حقیقت میں یہ معمولی سمجھی جانے والی نیکی ہماری دنیا اور آخرت کی کامیابی کا سبب بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ ﴾ (المائدہ:2)

''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں تعاون کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

'وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ.' ②

''اللہ تعالیٰ بندے کی مدد اس وقت تک کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔''

اپنے بھائی کی مشکلات میں کام آنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آخرت کی مشکلات کو آسان فرما دیتا ہے۔ سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

① مسند أحمد: 119/2 - احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔''

② صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 2699.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

’مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .‘ ①

’’جو شخص اپنے کسی بھائی کی آبرو کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو ہٹا دے گا۔‘‘

⑳ مفلس کو قرض معاف کر دینا

مفلس اور تنگدست انسان کے قرض کو معاف کر دینا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ ، فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ: اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْعَنْهُ ، لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا ، قَالَ: فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ .‘ ②

’’ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، وہ اپنے نوکر سے کہتا: دیکھو جس کو تو مفلس پائے اس کو معاف کر دینا، شاید اللہ بھی ہمارا قصور معاف کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اس کو بخش دیا۔‘‘

سیّدنا ابو الیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

’مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ .‘ ③

’’جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اُس کو قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اُسے سایہ عطا فرمائے گا۔‘‘

---

① سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 1931- غاية المرام، رقم: 431- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

② صحيح بخاری، رقم: 2078- صحيح مسلم، رقم: 1562/31- مسند احمد: 263/2 .

③ صحيح مسلم، رقم: 3006/74 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

㉑ توبہ واستغفار کرنا

انتہائی معمولی وقت میں کی جانے والی نیکیوں میں سے ایک نیکی توبہ اور استغفار کرنا بھی ہے۔ یہ نیکی دل کے اخلاص کے ساتھ چند لمحات میں کی جاسکتی ہے۔ لیکن اجر وثواب کے اعتبار سے یہ نیکی اتنی عظیم ہے کہ شاید کوئی دوسری نیکی اس کا مقابلہ ہی نہ کر سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں سے راضی اور خوش ہوجاتا ہے۔ اور ان سے محبت کرتا ہے۔ اور یہ اللہ کی سب سے عظیم نعمتیں ہیں جو کہ بندے کو اس وقت حاصل ہوسکتی ہیں کہ جب بندہ ایک مرتبہ اپنی زبان سے دل کے اخلاص کے ساتھ کہتا ہے۔ اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، مجھے معاف فرما دے۔ رب اس کو معاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۱۰ ﴾ (النساء : 110)

''اور جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶۰ ﴾ (البقرہ : 160)

''مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں، اور اصلاح کرلیں، اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں، اور میں توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں۔''

حقیقی کامیابی صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو گناہ پر اصرار نہ کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِذُنُوْبِهِمْ ص وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ق وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ (آل عمران : 135)

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہوجائے یا کوئی گناہ کربیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ کے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش بھی نہیں سکتا ہے، اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔''

اللہ کے بندے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ (البقرہ : 222)

''اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

(22) اللہ سے دعا کرنا

اللہ سے دعا کرنا بھی ایسی نیکی ہے کہ جو بظاہر معمولی ہوتی ہے جبکہ حقیقت میں اپنی افادیت کے لحاظ سے انتہائی عظیم ہے کہ جس کی وجہ سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بن جاتا ہے اور بہت سی پریشانیوں سے نجات پاجاتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ ﴾

(الانبیاء : 89)

''اور زکریا نے جب اپنے ربّ کو پکارا کہ مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہترین وارث ہے۔''

غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مشکلات کا مداوی دعائیں کرنے کی وجہ سے کردیا، اور بیٹا ایسی عمر میں عطاء فرمایا کہ جس عمر میں اولاد نہیں ہوا کرتی۔ یہ فضل عظیم دعا کرنے کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ لہٰذا دعاؤں کا خوب اہتمام کرنا چاہیے اور دعائیں مانگنی بھی اپنے رب سے چاہئیں کیونکہ وہی دعاؤں کو سننے والا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾﴾

(البقرہ : 186)

''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ ؐ سے سوال کریں تو آپ ؐ کہہ دیں، میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار سے جب کبھی وہ مجھے پکارے میں قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں۔ یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔''

یعنی دعائیں مجھ سے کرنا ہی ان کی کامیابی ہے۔ بصورت دیگر تباہی اور بربادی ان کا مقدر ہوگی۔ نیز قیامت کے دن جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾﴾ (المومن : 60)

''اور تمہارے رب کا فرمان سرزد ہو چکا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر پہنچ جائیں گے۔''

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

'اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ .'[1] .....''دعا عبادت ہے۔''

شاعر کہتا ہے:

---

[1] سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم : 3247- سنن ابن ماجه، رقم : 3828- مسند احمد : 271/4- امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ يَغْضَبُ اِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهٗ
وَبَنِيْ آدَمَ حِيْنَ يُسْأَلُ يَغْضَبُ

''اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب تو اس سے نہ مانگے تو وہ ناراض ہوتا ہے اور حضرت انسان کی حالت یہ ہے کہ اس سے مانگو تو وہ روٹھ جاتا ہے۔''

(23) راستے سے کانٹے ہٹانے کا ثواب

کوئی بھی ایسا کام کہ جس سے اللہ کی مخلوق کو راحت پہنچ سکتی ہو، اور تکلیف و مشقت اس سے دور ہوسکتی ہو ایسا کام انتہائی مبارک ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

'اِرْحَمُوْا أَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ .' [1]

''تم زمین والوں پر رحم کرو جو آسمانوں میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔''

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرنے کی غرض سے چاہے یہ کام کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ اس کی خوب قدر کرتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَذَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ .' [2]

''ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اس نے راستے میں کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اس کو ایک طرف سرکا دیا، اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل پسند

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب الادب، باب فی الرحمة، رقم :4941- سنن ترمذی، رقم : 206- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم : 1914 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیا تو اس کو بخش دیا۔''

یہ معمولی سا کام ہے کہ جس کو کوئی حیثیت نہیں دی جاتی۔ لیکن اللہ نے اس معمولی سی نیکی کی بھی قدر کی کہ نیکی کرنے والے کے گناہوں کو معاف فرما دیا۔

㉔ پیاسے جانوروں کو پانی پلانا

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ: يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ.' [1]

''ایک فاحشہ عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی، جو ایک کنویں کے قریب کھڑا پیاسا ہانپ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ابھی مر جائے گا۔ اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا، تو اس کی بخشش اسی (نیکی) کی وجہ سے ہوگئی۔''

لہٰذا نیکی کا کوئی بھی موقعہ ضائع نہیں ہونے دینا چاہیے۔ بلکہ جب بھی کسی بھی نیکی کرنے کا موقعہ مل جائے فی الفور نیکی کرنی چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ فرصت کے لمحات چھن جائیں اور ہم آرزوئیں ہی کرتے رہ جائیں، کف افسوس ملنے کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہ بچے۔

وقت پر کافی ہے قطرۂ ابر خوش ہنگام کا
جب جل گیا کھیت سارا تو پھر مینہ برسا کس کام کا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم :3321۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب فضل سقی البهائم، رقم:٢٢٤٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 7

بڑی نیکیاں بڑا صلہ

پیارے بھائیو! اب تک جتنی نیکیوں کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ یہ وہ نیکیاں ہیں کہ ہر ایک انسان بہت کم وقت صرف کیے ان کو حاصل کرسکتا ہے۔ اب ہم وہ نیکیاں بیان کرتے ہیں کہ جن پر وقت صرف ہوتا ہے یا تھوڑی سی محنت اور مشقت سے سرانجام دی جاتی ہیں لیکن اجر وثواب کے اعتبار سے یہ نیکیاں بھی بڑی ہی عظیم ہیں۔

① بیمار پرسی کرنا

وہ جو حق سے اپنے لیے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لیے چاہتے ہیں

یقیناً اس نیکی کے لیے آپ کو اپنا کچھ وقت نکالنا پڑے گا اور بسا اوقات کرایہ خرچ کرکے ہسپتال (Hospital) جانا پڑے گا جو کہ ایک مشقت کا کام ہے لیکن اس کے بدلے میں جو اجر وثواب آپ کو ملے گا وہ اس محنت اور مشقت سے کہیں بڑھ کر ہے۔ سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ .'[1]

''جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرنے جاتا ہے تو وہ مسلسل جنت کے باغ میں رہتا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصله، رقم: 2568.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

'مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً، اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً، اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفِ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ.' ①

''جو کوئی مسلمان صبح کے وقت کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کو جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شام کے وقت کسی کی عیادت کو جاتا ہے۔ تو اگلی صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں دعائے خیر کرتے رہتے ہیں، اور اس کو جنت کا ایک باغ عطا کیا جاتا ہے۔''

② نماز جنازہ میں شرکت

نماز جنازہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے، اور یہ بڑے ہی اجر و ثواب کا کام ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ، قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ.' ②

''جو شخص کسی کی نماز جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط (ثواب) ملے گا، اور جو اس کے پیچھے جائے یہاں تک کہ اس کی تدفین ہو جائے تو اس کو دو قیراط ملیں گے، کہا گیا، اے اللہ کے رسول! قیراطان سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: قیراطان دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہوں گے۔''

---

① سنن ترمذی، کتاب الجنائز، رقم: 969۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 1367.

② سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: 1995۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ نفلی روزے رکھنے کا ثواب

روزہ اللہ کی رضا مندی اور جہنم سے آزادی کا نام ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

'اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ .' ①

''روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔''

'عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْیَوْمِ، وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا .' ②

''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھے گا، اللہ رب العزت اس کے چہرہ کو آگ سے ستر برس کی مسافت طے کرنے کے برابر دور کر دے گا۔''

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ .' ③

''روزے میرے لیے ہے۔ اس کا اجر وثواب بھی میں ہی دوں گا۔''

اور ایک قرأت کے مطابق 'وَاَنَا اُجْزَی بِهٖ'' ''کہ میں ہی اس کی جزا ہوں۔''

جس نیکی پر انسان کو اللہ ہی مل جائے تو اور کیا چاہیے؟

④ صدقہ خیرات کرنا

محنت طلب نیکیوں میں سے ایک صدقہ خیرات کرنا بھی ہے، اس نیکی میں بھی اگرچہ

---

① سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن یعقوب، رقم: 2231- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

② صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2711 .

③ صحیح بخاری، کتاب الصیام، رقم: 1894 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی محنت اور اپنے اندر حوصلہ پیدا کرنا پڑتا ہے، لیکن اس نیکی کا انجام انتہائی اچھا اور انسانی زندگی پر انتہائی بہترین اثرات بھی مرتب کرتی ہے۔ سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ .' [1]

''جہنم کی آگ سے بچو خواہ ایک کھجور کے آدھے حصے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو، اگر یہ بھی میسر نہ آ سکے تو اچھی بات ہی منہ سے نکالو۔''

معلوم ہوا کہ صدقہ خیرات انسان کو جہنم کی آگ سے بچاتا ہے۔ اور ربّ کے غضب کو ختم کر دیتا ہے، اور بری موت سے محفوظ کرتا ہے۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ .' [2]

''بے شک صدقہ ربّ تعالیٰ کے غصہ کو ختم کرتا ہے، اور انسان کو بری موت سے بچاتا ہے۔''

⑤ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اُسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن
ہمارے کرے عیب جو ہم پر روشن

لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی کی باتوں سے روکنا۔ اگرچہ یہ کام مشکل ہے۔ صبر آزما کام ہے لیکن اجر وثواب کے اعتبار سے اس کا کوئی ثانی نہیں ہے کیونکہ نیکی کا حکم کرنے سے جس قدر نیکی کرنے والے کو ثواب ملے گا اتنا ہی رہنمائی کرنے والے کو ملے گا۔ سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الزكاة، رقم: 1413 .

[2] سنن ترمذی، كتاب الزكاة، رقم: 664- سلسلة الصحيحة، رقم: 1908 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ .‘ ①

’’جو شخص کسی نیک کام کی طرف کسی کی رہنمائی کرے اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس کے کرنے والے کو ملے گا۔‘‘

ایک مقام پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو صدقہ قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ .‘ ②

’’نیکی کا حکم دینا بھی ایک قسم کا صدقہ ہے، اور برائی سے روکنا بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔‘‘

⑥ صلح کرانا

مسلمان آپس میں جھگڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرانے کا اجر و ثواب بہت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء : 128)

’’صلح میں خیر ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ اگر مومنوں کی دو جماعتیں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا

① صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله، رقم: 1893 .

② صحیح مسلم، کتاب الزکاة، رقم: 1006 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ (الحجرات : 9تا10)

''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرادیا کرو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے اور اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یاد رکھو! سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں، دو بھائیوں میں ملاپ کرادیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

کیونکہ اس میں خیر اور بھلائی ہی بھلائی ہے اس لیے اس کو صدقہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'عَدْلٌ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ .' [1]

''دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے۔''

⑦ اللہ کے لیے محبت کرنا

یعنی کسی شخص سے اگر محبت کرنا چاہتے ہیں تو اس کا معیار دنیاوی غرض و غایت اور مفادات نہ ہوں۔ بلکہ خالصتاً اللہ کی رضا مطلوب ہو۔ یعنی محبت کرنے کی وجہ صرف اور صرف دین داری ہو۔ اس نیکی کا تعلق محض دل کے ساتھ ہے۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد بیان فرماتے ہیں:

'ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ: اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا

[1] صحيح بخاری، كتاب الصلح، رقم: 2707- صحيح مسلم كتاب الزكوٰة، رقم: 1009 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰهِ ، وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ . ‘‘ [1]

’’تین چیزیں جس میں موجود ہوں اسے ایمان کی حلاوت و مٹھاس نصیب ہوگئی: جس کو اللہ اور اس کا رسول باقی سب سے زیادہ محبوب ہوں، اور جو کسی انسان سے محض اللہ کے لیے محبت کرے، اور جو کفر میں لوٹ جانے کو ناپسند کرے جبکہ اللہ نے اسے کفر سے نجات دے دی جس طرح وہ آگ میں ڈالے جانا ناپسند کرتا ہے۔‘‘

یہی محبت عرش الٰہی کا سایہ دلانے کا موجب بنتی ہے۔ جب ساری دنیا سایہ کی تلاش میں ہوگی۔ ان خوش بختوں کو خود اللہ تعالیٰ آوازیں دے گا کہ میرے عرش کے سائے کے نیچے آجاؤ۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ؟ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ . ‘ [2]

’’اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ میری عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں ایسے لوگوں کو اپنے سائے میں رکھوں گا جب کہ آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔‘‘

یہی محبت اللہ کی محبت کا موجب بھی ہے۔ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ایک خوشخبری سنو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ . ‘ [3]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الايمان، رقم :21 .

[2] سنن الكبرىٰ للبيهقي : 233/10 ـ مختصر العلو : 105 .

[3] إتحاف للزبيدي: 245/5 ، 264-265 .

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

''میری محبت ان لوگوں کو لازمی طور پر حاصل ہوگی جو میری خاطر آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ جو میری خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ جو میری خاطر ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں۔ اور میری خاطر ایک دوسرے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔''

⑧ نرمی سے پیش آنا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَايُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَالَا يُعْطِيْ عَلَى مَا سِوَاهُ.'[1]

''اللہ تعالیٰ نرمی کا معاملہ کرنے والا ہے، اور نرمی کے معاملہ کو پسند فرماتا ہے، اور نرم خوئی پر وہ اجر عطا فرماتا ہے جو اجر تنگی اور سختی پر نہیں دیتا، بلکہ کسی اور چیز پر بھی نہیں دیتا۔''

سختی چھوڑ دیجئے کیونکہ یہ انتہائی بے کار اور برا وصف ہے، جو انسان کو انتہائی برا بنا دیتا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ.'[2]

''نرمی جس میں بھی ہوگی اسے زینت بخشے گی، اور جس سے بھی ہٹالی جائے گی اس میں عیب پیدا کردے گی۔''

---

[1] صحيح مسلم، رقم: 2593.

[2] مسند أحمد: 58/6- سنن ابوداؤد، رقم: 2478- صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2594.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ تواضع وانکساری

یہ نیکی بھی آپ کی ظاہری کیفیت سے تعلق رکھتی ہے۔ بظاہر معمولی سمجھی جاتی ہے۔ جبکہ حقیقت میں انتہائی بلندیوں کا ذریعہ اور سبب ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.' ①

''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے معاف کر دینے کے سبب اس کی عزت بڑھاتا ہے، اور جو بھی شخص اللہ کے لیے انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔''

جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہوکر بھرا کرتی ہے پیمانہ

⑩ خوش اخلاقی سے پیش آنا

نرمی اور تواضع کی ہی ایک شکل خوش اخلاقی بھی ہے، یہ نیکی بھی اجر وثواب کے اعتبار سے انتہائی عظیم ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی نیکی نامہ اعمال میں اس سے وزنی نہ ہوگی۔ بلکہ یہ نیکی نامہ اعمال میں سب سے زیادہ وزنی ہوگی۔ سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخَلَقِ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ.' ②

---

① صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2588.

② سنن ترمذی، كتاب البر والصله، باب فی حسن الخلق، رقم: 2002۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 876.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''قیامت کے دن مومن بندے کی میزان میں کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ وزنی نہیں ہوگی، اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بے ہودہ گو شخص کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔''

سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَا مِنْ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلْقِ، وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلْقِ لَيَبْلُغَ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ.'[1]

''قیامت کے روز ایمان دار شخص کے ترازو میں اس کے اچھے اخلاق سے کوئی نیکی زیادہ وزنی نہیں ہوگی، اچھے اخلاق والا شخص اپنے اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور نمازی کے درجے کو پہنچ جاتا ہے۔''

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اِخْلَاقًا.'[2]

''تم میں سے جو لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور جو قیامت کے دن مجلس میں میرے سب سے زیادہ قریب ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں گے۔''

(11) لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 3003۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم: 3795.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا .‘[1]

’’میں اس شخص کو جنت کے کناروں پر گھر دلوانے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا چھوڑ دے خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

یعنی جو شخص محض جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے اگر اپنا حق بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے لیے جنت میں بہترین گھر کی ضمانت ہے اور جنت کوئی معمولی چیز نہیں ہے کہ جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ بلکہ اس کے لیے بڑی محنت اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے، تب کہیں جنت ملتی ہے لیکن جو شخص لڑائی جھگڑا چھوڑ دے اس خوش قسمت کے لیے بھی جنت کی ضمانت زبان رسالت سے ہے۔ کتنی بڑی آسانی اور رحمت الٰہی کی وسعت کی دلیل ہے۔

⑫ لوگوں کو معاف کر دینا

لڑائی کو ختم کرنے کی ہی ایک صورت ہے، کہ زیادتی کرنے والے کو معاف کر دیا جائے معاف کرنا اللہ کے نیک اور صالح بندوں کی عظیم صفات میں سے ہے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾

(آل عمران : 133-134)

’’اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو لوگ

[1] سنن ابوداؤد، کتاب البر والصلة، باب فی حسن الخلق، رقم : 4800۔ سلسلة الصحيحة، رقم : 273 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسانی کے موقعہ پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

معاف کردینے سے ان کی عزت وشان میں کوئی کمی نہیں آتی، بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی عظمت میں اور اضافہ فرما دیتا ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.'[1]

''جس بندے نے عفو و درگزر سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت میں اضافہ کیا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع و انکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اُسے رفعت و بلندی عطا کی۔''

⑬ عیبوں پر پردہ پوشی کرنا

نیکیوں میں سے ایک نیکی یہ بھی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں اور برائیوں کی پردہ پوشی کی جائے۔ جب تک کہ ان عیبوں سے کسی دوسرے کے حقوق غصب نہ ہوتے ہوں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی نہ ہو لیکن اگر دوسروں کے حقوق کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر ضروری ہے کہ متعلقہ افراد کو اس شریر کی شرارتوں سے مطلع کیا جائے تاکہ وہ اس کی شرارتوں سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔ لیکن اگر کوئی ایسی صورت نہ ہو تو پھر ضروری ہے کہ کسی کے بھی عیبوں کو سرعام ظاہر نہ کیا جائے بلکہ پردہ پوشی کی جائے، اس کا فائدہ یہ حاصل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ہمارے عیبوں پر پردہ فرما دے گا۔

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب استحباب العفو، رقم: 2588.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِى عَوْنِ اَخِيْهِ.‘[1]

’’جس شخص نے کسی مسلمان سے اس کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔‘‘

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِى الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.‘[2]

’’جو کوئی بندہ کسی دوسرے بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔‘‘

اسلام کے نام لیواؤں اور رہنمایان قوم کے ہاتھوں کسی شریف انسان کی عزت، تقویٰ اور پرہیزگاری محفوظ نہیں ہے۔ ظاہری زیب و زیبائش اور جھوٹی شان و شوکت اور جھوٹے اسلام اور تقویٰ والے لوگوں کا طرزِ زندگی ایسے ہوتا ہے کہ لوگوں کی عزتوں کو

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، رقم: 2699.

[2] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2590.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھالنا۔ پھر ذلت و مسکنت ایسے لوگوں کا مقدر بن جاتی ہے۔ پر وہ سمجھتے بھی نہیں۔ غور کیجیے! ہم دنیا داروں کی بات نہیں کرتے کہ انھوں نے تو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے رکھی ہے، ہم علماء وفضلا اور دیندار لوگوں کی بات کرتے ہیں جو آخرت کو دُنیا پر ترجیح دینے کے دعویدار ہیں، کیسا تضاد ہے! کیسی دو رنگی ہے؟ زبان کچھ بولتی ہے اور عمل سے کچھ اور ہی ظاہر ہوتا ہے۔

ببیں تفاوت رہ زکجا است تا کجا!

قول وفعل میں ہم آہنگی سیرت طیبہ کا خاص امتیاز و اعجاز ہے، غور فرمائیں کہ سیّد کائنات ﷺ نے کبھی کسی کا پردہ فاش نہیں کیا، بلکہ بعض دفعہ حدود کے کیس بھی آتے تو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرماتے کہ تم نے اس کے عیب پر پردہ ڈالنا تھا، اب چونکہ میری عدالت میں یہ معاملہ آ گیا ہے، لہٰذا مجھ پر حد لگانا فرض ہے اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے سے کسی کی عزت محفوظ نہیں۔

(14) والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا

یہ نیکی اتنی عظیم ہے کہ دنیا اور آخرت کی کامیابی اس میں مضمر و پوشیدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ .' [1]

''والد جنت کا درمیان والا دروازہ ہے۔''

معنی یہ ہیں کہ والدین جنت میں لے جانے کا سب سے بہترین ذریعہ ہیں ان کی خدمت کرکے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرکے جنت کو حاصل کیا جاسکتا ہے کیونکہ والدین کی رضامندی میں رب کی رضامندی ہے۔

---

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب فی الفضل فی رضا الوالدین، رقم: 1900۔ سلسلة الصحیحة، رقم: 910.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ.'[1]

''رب کی رضا مندی والدین کی رضا مندی میں ہے اور ربّ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔''

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ والدین کو راضی رکھنا، خوش کرنا کس قدر ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کئی ایک مقام پر والدین کے احسان اور نیکی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴾ (النساء : 36)

''اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ شریک نہ کرو کسی کو اور اچھا سلوک کرو ماں باپ سے اور قرابت داروں سے اور یتیموں اور محتاجوں سے اور قرابت والے ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پاس بیٹھنے والے (ہم جنس) سے اور مسافر سے اور جو تمہاری ملک ہوں (کنیز، غلام) بے شک اللہ اسے دوست نہیں رکھتا جو اترانے والا بڑمارنے والا ہو شوخی خورا ہو۔''

⑮ صلہ رحمی کرنا

یہ نیکی بھی انتہائی عظیم ہے کیونکہ اس پر بھی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے۔

---

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 1899 ـ سلسلة الصحيحة، رقم: 516.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو شخص صلہ رحمی کی کوشش کرے گا اور اس کو اہمیت دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل و احسان فرمائے گا۔ بصورت دیگر ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا۔

'وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَى الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ: مَهْ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ، قَالَ: اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَاكَ.' [1]

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا، جب اللہ اس سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی کھڑی ہوگئی اور اس نے اللہ کے تہبند کو پکڑ لیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہٹ جا، اس نے کہا: یہ اس شخص کا مقام ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اس شخص کو (اپنے ساتھ) ملاؤں جو تجھ کو ملائے اور میں اس شخص سے قطع تعلق کروں جو تجھ سے قطع تعلق کرے؟ اُس نے جواب دیا پروردگار! درست ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ تیرے لیے ہے۔''

'وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.' [2]

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری یعنی رحم کا لفظ ''رحمان'' سے مشتق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ جو تجھے ملائے گا، میں اسے اپنے ساتھ ملاؤں گا، اور جو تجھے توڑے گا میں اس سے

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير، باب "وتقطعوا أرحامكم، رقم: 4830.

[2] صحيح بخاری، كتاب الادب، باب وصل وصله الله، رقم: 5988.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطع تعلق کروں گا۔''

'وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ.' ①

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری عرش کے ساتھ معلق ہے، وہ اعلان کرتی ہے کہ جو مجھے ملائے گا، اسے اللہ اپنے ساتھ ملائے گا، اور جو مجھے توڑے گا اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کرے گا۔''

جو لوگ صلہ رحمی نہیں کرتے ایسوں کو وہ اپنی رحمتوں سے دور کردے گا، اور ذلیل و رسوا کردے گا یہ ذلت دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں ہوگی۔

'وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.' ②

''سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.' ③

جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔''

---

① صحيح مسلم، كتاب البر والصله، رقم: 2555.

② صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم: 5984.

③ صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 6138.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑯ پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا

یہ نیکی بھی دنیا اور آخرت میں چین وسکون کا سبب ہے۔ اگر پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک اور برتاؤ کرو گے تو یقینی بات ہے کہ پڑوسی مشکل میں اپنے ایسے پڑوسی کے کام آئے گا لیکن اگر ایسا نہیں ہوگا تو نتیجہ نفرت وعداوت کی شکل میں سامنے آجائے گا۔ جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ معاشرے کی بربادی نہیں چاہتا۔ اسی لیے شریعت میں پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت اور اُس کے حقوق کا بیان ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ.' ①

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔''

سیّدنا ابوشریح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ.' ②

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔''

⑰ زبان کی حفاظت کرنا

بولنے سے پہلے تھوڑا سا سوچ لیا کریں کہ میرے بولنے سے کسی کی غیبت، چغلی، یا کسی کو تکلیف تو نہیں پہنچے گی۔ اگر پہنچنے کا اندیشہ محسوس کریں تو خاموش رہیں، اس میں دنیا اور

---

① صحيح بخاري، كتاب الادب، باب من كان يومن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، رقم: 6018.

② صحيح بخاري، كتاب الادب، رقم: 6019.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت کی کامیابی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

'مَنْ صَمَتَ نَجَا.....'[1]

''جو خاموش رہا وہ کامیاب ہوگیا۔''

خاموش رہنا ہی اچھے مسلمان کی پہچان ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی دوسری حدیث مبارک ہے:

'مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ.'[2]

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، پس وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا پھر خاموش رہے۔''

'مَنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ.....'[3]

''اچھے مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ فضول باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔''

کیونکہ فضول باتوں کو چھوڑنا ہی کامیابی ہے۔ سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ.'[4]

''جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، رقم: 2501۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 535.

[2] صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم: 6135.

[3] سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2317۔ سنن ابن ماجه، رقم: 3976۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[4] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: 6474.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان کی حفاظت جنت میں لے جانے کا باعث ہے، اور یہی اچھے مسلمان کا امتیازی نشان ہے۔ سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْبَزَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانَ مِنَ النِّفَاقِ.' [1]

''حیاء اور کم گوئی ایمان کی شاخیں ہیں، زیادہ باتیں اور بدکلامی نفاق کی شاخیں ہیں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.' [2]

''مسلمانوں میں سے بہترین وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ مسلمان بہت ہی سوچ سمجھ کر بولتا ہے اور اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی بھی طرح کسی کو تکلیف پہنچانا پسند نہیں کرتا کیونکہ مسلمان کو کسی بھی طرح تکلیف پہنچانا حرام ہے۔ اس حرام کے ارتکاب سے اپنی زبان کو بھی محفوظ رکھتا ہے اور اپنے ہاتھ کو بھی تاکہ اچھا مسلمان بن کر دنیا اور آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائے۔

جس طرح کہ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ' ''اپنی زبان پر کنٹرول رکھیں۔'' [3]

کہ حکمت کو اک گمشدہ لعل سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

---

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 2027۔ مسند أحمد: 269/5۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 10.

[3] سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2406۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 888.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑱ فضول گفتگو سے پرہیز کرنا

یعنی ایسی باتوں سے اپنے آپ کو بچانا کہ جن کی کوئی ضرورت نہ ہو بغیر ضرورت کے کوئی کام کرنا اپنی توانائیاں ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اسلام کسی بھی چیز کے ضیاع کو پسند نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے فضول گفتگو سے بھی ایک مسلمان کو روکتا ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ .' ①

''انسان کے اچھے مسلمان ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دے۔''

کیونکہ بسا اوقات بولتے ہوئے کسی ایسی بات کے نکل جانے کا اندیشہ موجود رہتا ہے، کہ جو اللہ تعالیٰ کی ناشکری پر مبنی ہو۔ ایسی بات اور کلمہ تباہی اور بربادی تک پہنچا سکتا ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِى النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .' ②

''بندہ بلا سوچے سمجھے بعض اوقات ایسی بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے کہ وہ اس بات کی وجہ سے مشرق و مغرب کے فاصلے سے زیادہ دوزخ کی گہرائی میں پہنچ جاتا ہے۔''

⑲ اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھنا

یہ بھی ایک عظیم نیکی اجر و ثواب میں بڑی ہی عظیم ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

---

① سنن ترمذی، کتاب الزهد، رقم: 2317۔ سنن ابن ماجه، رقم: 3976۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

② صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: 6477.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ نبی کریم ﷺ نے حدیث قدسی ارشاد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَکَرَنِیْ .' [1]

''میرا بندہ مجھ سے جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق اس کے ساتھ کرتا ہوں، اور جہاں وہ مجھے یاد کرے میں اس کے ساتھ ہوں۔''

اندازہ کیجئے انسان جس قسم کی امید اپنے رب سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امید پر پورا اترتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اس حدیث نے اس بات کو بھی واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی امیدوں اور آرزوؤں کو پورا کرتا ہے۔ جبکہ بندہ بھی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے۔ یاد رکھنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین پر عمل پیرا ہو اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارے۔

یعنی کچھ کر کے دکھاؤ پھر امیدیں لگاؤ اس چیز کی طرف اشارہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان میں ہے:

﴿ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۠ ﴾ (الزمر : 9)

''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت عبادت میں گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو بتلاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔''

[1] صحیح بخاری، رقم: 7405- صحیح مسلم، رقم: 2675/2 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 8

نیکیوں کے اسباب و ذرائع

قارئین محترم گزشتہ صفحات میں ہم نے آپ کو کچھ چھوٹی چھوٹی نیکیاں بتائی تھیں کہ جن پر عمل کر کے ہم بے پناہ اجر وثواب کے ساتھ ساتھ دنیا اور آخرت میں بھی سرخرو ہوتے ہیں۔ اب ہمیں نیکی کے لیے کوشش کرنی چاہیے اور نیکی پر عمل پیرا ہونے کے لیے ہمیں خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی قوت و طاقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۚ﴾ (الرعد : 27)

''کافر کہتے ہیں اس پر کوئی معجزہ کیوں نہ نازل کیا گیا؟ جواب دے دیجئے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے، اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔''

مزید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَ مَآ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ (النساء : 78-79)

''تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ پکڑے گی چاہے تم مضبوط برجوں میں ہو، اگر انہیں کوئی بھلائی ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے۔ انہیں کہہ دو کہ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے، انہیں کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے بھی قریب نہیں ہیں۔ تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔ ہم نے تجھے لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔''

ان آیات کے مفہوم پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ ہر چیز کی توفیق اللہ تبارک وتعالیٰ دیتا ہے، لیکن یہ توفیق بھی انسان کی اپنی چاہت اور کردار کے مطابق ہوتی ہے، اس میں انسان پر کوئی زبردستی نہیں ہوتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝ ﴾ (الدھر : 3)

''ہم نے تو انسان کو دونوں ہی راستے دکھا دیے، چاہے شکر گزاری کا راستہ اختیار کرے یا ناشکری کا۔''

انسان پر زبردستی نہیں ہے، بلکہ اس کو اختیار دیا گیا ہے یہ جس اختیار کو بھی استعمال کرنا چاہے کر سکتا ہے۔

باقی نیکی کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت تو صرف اللہ کے اختیار میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرے، یعنی یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی فرد و بشر یہ طاقت نہیں رکھتا کہ کسی کو نیکی پر لگا دے یا برائی سے ہٹا دے۔ دیکھئے اللہ مہربان نے اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ ﴾ (القصص : 56)

''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ ہی جسے چاہے ہدایت دیتا ہے، ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیّدنا مسیّب بن حزن مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد اصرار کے باوجود اسلام نہیں لائے اور کفر کی حالت میں مر گئے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ جب تک مجھے منع نہ کر دیا جائے میں ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا، تو سورۃ التوبہ کی آیت (113) نازل ہوئی: ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ ..... ﴾ ''نبی اور مومنوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔'' اور سورۃ القصص کی یہ آیت نازل ہوئی کہ: ﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ ﴾ (القصص :56) ''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''[1]

وہ جس کو چاہے حق کی باتیں سنوا کر ہدایت دے دے، اور جس کو چاہے نہ دے، تو پھر اعتماد رب پر ہی ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۚ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨١﴾ ﴾ (النساء : 81)

''یہ کہتے ہیں، تو اطاعت ہے، پھر جب آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک جماعت جو بات آپ نے کہی ہے اس کے خلاف راتوں کو

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم : 4772.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مشورہ کرتے ہیں، ان کی راتوں کی بات چیت اللہ لکھ رہا ہے، تو آپ ان سے منہ پھیر لیں، اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے۔''

اس وجہ سے اللہ کے بندے ہمیشہ اللہ پر ہی اعتماد کرتے ہیں، اللہ سے ہی نیکی کی توفیق مانگتے ہیں کیونکہ اس بات کو بخوبی جان چکے ہیں۔ نیکی کی توفیق اللہ کے بغیر کوئی نہیں دے سکتا۔ اس لیے رب سے نیکی کی دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ ﴾ (الاحقاف : 15-16)

''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے تکلیف جھیل کر اسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا، اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی کمال قدرت کے زمانے کو اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا، اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس تعریف کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے، اور کہے کہ اے میرے ربّ! تو مجھے توفیق عطا فرما کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور میری اولاد بھی صالح بنے، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیتے ہیں اور جن کے بداعمال سے درگزر کر لیتے ہیں (یہ) جنتی لوگوں میں سے ہیں سچے وعدے کے مطابق جوان سے کیا تھا۔''

اللہ کا بندہ جب اپنی جوانی کے عروج پر پہنچتا ہے، اور اس کی طاقتیں اس کے جسم میں مجتمع ہوجاتی ہیں اور کام کرنا آسان ہوجاتا ہے، ایسے موقعوں پر بھی اللہ کے بندے اللہ سے ہی نیکی کی توفیق مانگتے ہیں۔ یہ بات بھی ہمیں اپنے ذہن میں رکھ لینی چاہیے کہ نیکی صرف اور صرف اللہ و رسول ﷺ کے فرامین کے مطابق عمل کرنے کا نام ہے۔ لہٰذا ہر کام کو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق سرانجام دیں۔ یہی عمل قابل قبول ہے۔ نیز رحمت و برکت کا سبب ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ﴾ (النساء : 59)

''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ کی، اور ان کی جو تم میں سے صاحب اُمر ہیں، پھر اگر تم کسی بات میں جھگڑ پڑو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے، اور اس کا انجام بہت خوب ہے۔''

① تقویٰ اختیار کرنا

نیکی کے بہت سے اسباب ہیں، ان میں سے تقویٰ بھی ہے اور تقویٰ وہ عظیم نعمت ہے کہ جس کے حاصل ہوجانے کے بعد دنیا اور آخرت دونوں ہی آسان ہوجاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝ ﴾

(الطلاق : 5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دے گا، اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔''

جو شخص تقویٰ کی راہ اختیار کرے گا۔ اس کے ہر معاملہ کو آسان کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے گناہوں کو معاف فرما کر اس کو اجر عظیم سے بھی نواز دیا جائے گا۔ یہ معاملات کی آسانی دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾

(یوسف : 90)

''جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا اور صبر کرے، تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

مزید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران : 133)

''اور اس کی جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

﴿ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ ﴾ (الزمر : 20)

''ہاں وہ لوگ جو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لیے بالا خانے ہیں جن کے اوپر بھی بنے بنائے بالا خانے ہیں اور ان کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، رب کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

مندرجہ بالا پہلی آیت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ تقویٰ کی وجہ سے سیّدنا یوسف علیہ السلام کو مصر کی بادشاہت و نبوت عطا کر دی گئی تھی۔ اور دوسری، تیسری آیت اس بات کو واضح کر رہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جنت اللہ تعالیٰ نے متقین کے لیے تیار کی ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ متقین کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی ہی آسانی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معیت ان کو حاصل ہے۔ جن کے ساتھ رب ہو جائے وہ دنیا کے کسی مقام پر ہارا نہیں کرتے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴾

(النحل : 128)

''یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔''

اوّل حمد ثنا الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اُس دا نام چتارن والا کسے میدان نئیں ہر دا

﴿ وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ ﴾ (النحل : 30)

''اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے۔''

② روزِ قیامت کی یاد

نیکیوں کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ روزِ قیامت کو یاد رکھے، جب دنیا کے سارے کے سارے تعلق ٹوٹ جائیں گے۔ کسی کے کوئی کام نہ آئے گا ہر شخص کو اپنی فکر لاحق ہوگی۔ سورج انتہائی قریب آ چکا ہوگا۔ لوگ بھوک پیاس اور گرمی سے نڈھال ہو رہے ہوں گے۔ کسی کو بھی کسی کی فکر نہ ہوگی۔ ایسے موقعہ پر کہ جب سب ساتھ چھوڑ جائیں گے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ۝ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(الزمر : 33-35)

''جو لوگ سچے دین کو لائیں اور جو اسے سچا جانیں یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہے جو یہ چاہیں نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کردے، اور جو نیک کام انہوں نے کئے ہیں ان کا بدلہ عطا فرمائے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ۝﴾ (الزمر : 73)

''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب ان کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، خوشحال رہو اور تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔''

﴿وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ۝﴾

(بنی اسرائیل : 13-14)

''ہم نے ہر انسان کے برائی بھلائی کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے، اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال لائیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائے گا۔ خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے، آج تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی ہے۔''

﴿يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝﴾

(الزلزال : 6-8)

''اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہوکر واپس لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیے جائیں۔ جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

ان تمام آیات پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہورہی ہے کہ نیکی ہی انسان کے کام آئے گی۔ نیز جو بھی نیکی کی ہوگی۔ چاہے چھوٹی سے چھوٹی ہو یا بڑی سے بڑی ہر نیکی انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ نہ کسی نیکی کو چھوڑا گیا ہے اور نہ ہی کسی برائی کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ بلکہ ہر چیز کو لکھا گیا ہے کہ جس میں کوئی کوتاہی نہیں ہے۔

اب ہمیں سوچ لینا چاہیے کہ اگر اس زندگی میں کچھ نیکیاں کی ہیں تو فائدہ ہے۔ ورنہ افسوس اور شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ۝ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝﴾ (القيمة : 10-15)

''اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔ آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرارگاہ ہے۔ آج انسان کو اس کے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے اعمال سے آگاہ کیا جائے گا۔ بلکہ انسان خود اپنے اوپر حجت ہے۔ اگرچہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس دن انسان بھاگنے کی کوشش کرے گا کہ کسی طرح مجھے چھٹکارہ مل جائے۔ لیکن چھٹکارہ مل نہ سکے گا۔ کیونکہ نیکیاں نہیں ہیں۔ جب نیکیاں نہیں ہیں تو چھٹکارہ کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔ اس لیے کہ نیکیوں کے بغیر کوئی چیز کام نہ آئے گی۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝﴾

(عبس : 33-37)

''جب کہ کان بہرے کر دینے والی قیامت آ جائے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے اپنی ماں اور باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا، ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک مشغلہ ہوگا جو اسے مشغول رکھنے کے لیے کافی ہوگا۔''

اندازہ لگائیں انتہائی قریبی بھی ساتھ نہیں دے رہے، بلکہ اپنی فکر میں ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر نیکی ساتھ نہ چھوڑے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے مومن کو دنیا کی کسی سخت مصیبت سے نکالا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی ہولناک مصیبت سے اسے نکالے گا۔ جس نے تنگ دست کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی مشکلات کو اس کے لیے آسان کر دے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے۔''[1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، رقم: 6853۔ سنن ترمذی، ابواب الحدود، رقم: 1435.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ ایمان لانا

جدا کفر سے نور ایمان نہ ہوتا
مساجد میں جو ورد قرآن نہ ہوتا

کسی بھی شخص کی کامیابی کے لیے ایمان اور عمل صالح کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک ان دونوں کا اہتمام نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک کامیابی ناممکن ہے کیونکہ ان دونوں کا ساتھ ہونا لازم وملزوم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی ایمان کا ذکر کیا ہے۔ عمل صالح کو بھی اس کے ساتھ بیان فرمایا ہے اس لیے کہ عمل صالح ہی ایمان کی مضبوطی کا ضامن ہے۔ اگر عمل نہیں ہوگا تو آہستہ آہستہ ایمان کمزور ہوجائے گا اور ایک وقت آئے گا کہ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اس نقصان سے بچانے کے لیے ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

﴿ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴾ (الکھف : 88)

''ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اُس کے لیے تو بھلائی کا بدلہ جنت ہے، اور ہم اسے اپنے احکام میں بھی آسانی ہی کا حکم کہیں گے۔''

﴿ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (التغابن : 9)

''جس دن وہ تمہیں جمع کرے گا (یعنی) قیامت کے دن یہ ہار جیت کا دن ہے، اور جو اللہ پر ایمان لائے اور وہ اچھے کام کرے اس سے اس کی برائیاں دور کردے گا، اور اسے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آیات میں ایمان اور عمل صالح کو جنت کا سبب بتایا گیا ہے یعنی محض ایمان پر تکیہ کرلینا کافی نہیں ہے، بلکہ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح کی بھی انتہائی ضرورت ہے۔ اسی سے جنت ملے گی اور انہیں دونوں چیزوں سے دنیا میں بھی عزت وعظمت ملے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ (النور : 55)

''اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے، انہیں ضرور خلافت دے گا زمین میں جیسے ان کے پہلوں کو خلافت دی، اور اللہ ان کے لیے ان کے دین کو ضرور قوت دے گا جو اس نے ان کے لیے پسند کیا، اور البتہ ان کے لیے خوف کے بعد امن میں بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں گے اور جس نے اس کے بعد ناشکری کی وہی لوگ نافرمان ہیں۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝﴾ (ص : 28)

''کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے برابر کردیں گے جو ہمیشہ زمین میں فساد مچاتے رہیں یا پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کردیں؟''

یعنی ایسا نہیں ہوسکتا، کیونکہ ایمان اور عمل والے تو کامیاب ترین لوگ ہیں۔ ناکام لوگ ان کا مقابلہ کیسے کرسکتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ﴾ (العصر)

''زمانے کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور جنہوں نے آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔''

سورۃ العصر کی روشنی میں نجات کی راہ اور جہنم سے چھٹکارا ایمان وعمل صالح کے ساتھ ساتھ دین حق کی تبلیغ اور صبر واستقامت بھی لازم وملزوم ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''انسان نقصان میں، خسارے میں اور ہلاکت میں ہے ہاں! نقصان سے بچنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان ہو، اعمال میں نیکیاں ہوں حق کی وصیتیں کرنے والے ہوں، یعنی نیکی کے کام کرنے کی، حرام کاموں سے رکتے ہوں ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہوں، قسمت کے لکھے پر، مصیبتوں کی برداشت پر صبر کرتے ہوں اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین کرتے ہوں، ساتھ ہی بھلی باتوں کا حکم کرنے اور بری باتوں سے روکنے میں لوگوں کی طرف سے جو بلائیں اور تکلیفیں پہنچیں ان کو برداشت کرتے ہوں اور اس کی تلقین اپنے ساتھیوں کو بھی کرتے ہوں، یہ ہیں جو اس صریح نقصان سے مستثنیٰ ہیں۔ [1]

﴿ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ﴾ (المائدہ : 93)

''ایسے لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے، اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ پہلے کھاتے پیتے تھے، جب کہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے اور ایمان رکھتے

[1] تفسیر ابن کثیر : 690/5 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، اور نیک کام کرتے تھے، پھر اس کے بعد پرہیزگاری کرتے رہے اور ایمان دار رہے، پھر تقویٰ اختیار کیا اور خوب نیک عمل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتا ہے۔''

نیکیاں کرنے کے بعد اگر کوئی کوتاہی ہو بھی جاتی ہے۔ وہ کوتاہی ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے۔ اسی مفہوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے مندرجہ ذیل فرمان میں بھی واضح کیا ہے۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ﴾ (محمد : 2)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے، اس پر بھی یقین کیا جو محمد پر اتاری گئی، دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا دین بھی وہی ہے اللہ نے ان کے گناہ معاف کر دیے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔''

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اللہ تعالیٰ نے آل فرعون کے ایک مؤمن کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ ﴾ (مومن : 28)

''ایک مومن شخص نے جو فرعون کے خاندان میں سے تھا اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا اور کہا کہ کیا تم اس شخص کو محض اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، اور تمہارے رب کی طرف سے دلیلیں لے کر آیا ہے اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ جھوٹا ہو تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے، اگر وہ سچا ہو تو جن عذابوں کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے وہ کوئی نہ کوئی تو تم پر آ پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزر جانے والے اور جھوٹے ہوں۔''

اندازہ کیجئے کہ اس مومن کے تذکرہ کو قرآن کا حصہ بنا کر ہمیں یہ درس دیا گیا ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ عمل صالح کو اپنائے گا، اللہ تعالیٰ اس شخص کو عزت وعظمت کی بلندیوں پر پہنچا دیں گے۔

④ اخلاص نیت

نیکیوں کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب اخلاص نیت ہے، یعنی عمل کرنے کا مقصد صرف اور صرف اللہ کو راضی کرنا ہو جب تک عمل میں اخلاص نیت نہ ہوگا۔ اس وقت تک کوئی بھی عمل اللہ کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگا۔ چاہے عمل چھوٹے سے چھوٹا ہو یا بڑے سے بڑا۔ اخلاص نیت اعمال میں شرط ہے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے:

'اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى.' [1]

''اعمال کا دارومدار انسان کی نیت پر مبنی ہے، ہر انسان کے لیے اس کے عمل میں وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔''

یعنی جس قسم کی نیت ہوگی ویسا ہی بدلہ ملے گا، یہ آپ نے اس وقت فرمایا تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتلایا گیا تھا کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ایک ایسا شخص بھی ہے کہ جو ہجرت اس لیے کر رہا ہے کہ جس عورت سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے وہ بھی ہجرت کر رہی ہے تو اس عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہجرت کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، رقم: 1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جو جس نیت سے ہجرت کرے گا اس کو وہی ثواب ملے گا۔ جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت انہی کاموں کے لیے متصور ہوگی۔ اللہ کے ہاں اس کا کوئی اجر وثواب نہیں ہے اور جس نے ہجرت اللہ اور رسول کے لیے کی ہے تو اللہ کی اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ چنانچہ صحابہ میں اس صحابی کا نام ہی مہاجر اُم قیس مشہور ہوگیا۔

مزید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴾ (بنی اسرائیل : 19)

''اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو، اور وہ باایمان بھی ہو، پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ تعالیٰ کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔''

یعنی جس کی نیکی کا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی ہو۔ اس کی نیکی مقبول ہے۔ وگرنہ کوئی نیکی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ بلکہ تباہی اور بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴾ (الماعون : 4-7)

''ان نمازیوں کے لیے ویل ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ریا کار ہیں، اور برتنے کی چیزیں روکتے ہیں۔''

اخلاص کے بغیر نماز نے کچھ فائدہ نہیں پہنچایا۔ بلکہ جہنم کا ایندھن بنوادیا، کیونکہ اخلاص نہیں ہے، جب تک اخلاص نہیں ہے۔ جنت نہیں مل سکتی۔ چنانچہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو آدمی کسی ایسے علم کو حاصل کرے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا نہیں، بلکہ دنیاوی جاہ وحشمت مقصود ہے، تو وہ آدمی قیامت کے روز جنت کی ہوا بھی نہیں پائے گا۔''[1]

اندازہ کیجئے بغیر اخلاص کے علم جیسی نیکی بھی قبول نہیں ہے۔ بلکہ کوئی نیکی نیکی رہتی ہی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴾ (البقرہ : 264)

''اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے، اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے، نہ قیامت پر، اس کی مثال اس صاف پتھر کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو، پھر اس پر زور دار مینہ برسے وہ اسے بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے، ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگے گی۔ اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دکھاتا۔''

معلوم ہوا کہ اخلاص کے بغیر نیکی قبول نہیں ہے، اس لیے اللہ کے بندوں نے اخلاص کو اپنانے کی طرف ہمیشہ خصوصی توجہ دی ہے، اور اس کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔

یحییٰ ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ عمل سے پہلے اخلاص نیت کو سکھاؤ۔ کیونکہ عمل سے زیادہ ضروری ہے۔''

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب فی طلب العلم لغیر الله، رقم :3664۔ سنن ابن ماجه، کتاب العلم، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم :252۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ مسابقت

کسی وقت جی بھر کے سوتے نہیں وہ
کبھی سیر محنت سے ہوتے نہیں وہ

نیکی چونکہ دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے، جب تک عمل صالح نہ ہوگا نجات ممکن نہیں ہے۔ پھر یہ بات بھی طے ہے کہ کسی بھی شخص کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کو موت کب اور کہاں آجانی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ موت اچانک ہی آجائے اور اس انسان کو سمجھنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ اگر موت اچانک آگئی اور اس کا نامہ اعمال نیکیوں سے خالی اور برائیوں سے بھرا ہوا ہے تو انجام کیا ہوسکتا ہے؟ ہر معمولی فکر وسوچ رکھنے والا انسان اس کا نتیجہ نکال سکتا ہے اور جان سکتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جو موقعہ بھی نیکیوں کا میسر آجائے۔ اس میں قطعاً سستی نہیں آنی چاہیے، بلکہ نیکی کے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے فی الفور نیکی کرنی چاہیے۔ بلکہ نیکی میں مسابقت سے کام لینا چاہیے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

﴿ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ (البقرہ : 148)

''تم نیکیوں کی طرف دوڑو، جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں لے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿ سَابِقُوْٓا اِلٰي مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ﴾ (الحدید : 21)

''آؤ دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے، یہ ان کے لیے بنائی گئی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔''

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴾

(المائدہ : 48)

''ہم نے مقرر کیا ہے تم میں سے ہر ایک کے لیے الگ دستور اور جدا راستہ اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ایک امت کر دیتا، لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں وہ اس میں آزمائے جو اس نے تمہیں دیا ہے، پس نیکیوں میں سبقت کرو، تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے، وہ تمہیں بتلا دے گا جس بات میں تم اختلاف کرتے تھے۔''

مذکورہ بالا تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نیکیوں میں سبقت کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ بندے اللہ کی جنت اور مغفرت کو حاصل کر لیں۔ کہیں حکم عزماً دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیات سے واضح ہے اور کہیں نیکیوں میں سبقت کرنے کا حکم ترغیباً دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝﴾ (بنی اسرائیل : 19)

''اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو، اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو، اور وہ باایمان بھی ہو، پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔''

یعنی جو آخرت میں کامیابی چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ نیکیوں کے حصول میں خوب محنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کوشش کرے۔ کیونکہ نیکیوں میں سبقت ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝﴾ (المطففین : 25-26)

''یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے جس پر مشک کی مہر ہوگی، رغبت کرنے والوں کو اس کی رغبت کرنی چاہیے۔''

جو شخص بھی مذکورہ انعام حاصل کرنا چاہتا ہے اور جنت میں عزت و شرف حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ نیکیوں کے کاموں میں خود شوق پیدا کرے تاکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائے۔ بصورت دیگر تباہی اور بربادی مقدر اور نصیب ہوگی جو کہ دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی ہوگی۔

⑥ جدوجہد

ہوا اندلس ان سے گلزار یکسر
جہاں ان کے آثار باقی ہیں اکثر

جدوجہد، کوشش بھی نیکی کے بڑے اسباب میں سے ہے۔ نیکی کی توفیق انہی کو ملا کرتی ہے جو نیکی کا ارادہ کرتے ہیں، اور اس کی جستجو میں رہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (العنکبوت : 69)

''اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔''

جو نیکی کے لیے محنت اور کوشش کرتے ہیں یعنی کسی چیز کی حقیقت تک پہنچنے کے لیے مشقت اٹھاتے ہیں تو ہم ان کو سیدھی راہ ضرور دکھا دیں گے یعنی نیکی کرنے کی توفیق بھی عطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں گے۔ لیکن یہ ہوگا اس وقت ہی کہ جب انسان محنت اور کوشش کرے۔ حقیقت کو جاننے کے لیے جدوجہد کرے۔ بصورت دیگر بھٹکنے اور راہ حق سے دور ہونے کا اندیشہ موجود ہے۔ کیونکہ جب خود محنت نہ کرے گا تو دوسروں پر انحصار کرے گا اور دوسرے جس بھی راستے پر چل رہے ہوں گے وہ اس راستے پر مکمل مطمئن ہوں گے اور جو بھی ان پر انحصار کرے گا تو وہ یقیناً اس کو بھی اسی پر مطمئن کریں گے چاہے وہ حق پر ہوں یا نہ ہوں۔ فرمان ربانی ہے:

﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ۝ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۝ ﴾ (الروم :30-32)

''آپ یک سو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے میں کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی یہی راست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو، اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے، اور ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن و خوش اور نازاں و فرحاں ہے۔''

اندازہ کیجئے ہر شخص اپنے طریقہ پر مطمئن ہے لیکن اس کا اطمینان حق ہونے کی دلیل نہیں ہے، بلکہ حق وہ ہے کہ جو قرآن و حدیث کی شکل میں موجود ہے۔ اس حق تک پہنچنے کی توفیق تو اسی کو ملے گی کہ جو اس کے لیے محنت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (المائدہ : 35)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کی طرف نزدیکی و قربت کی جستجو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پا سکو۔''

کامیابی اس وقت ملے گی کہ جب نیکی کے لیے تمام ذرائع کا استعمال کیا جائے گا یعنی صحیح علم حاصل کرنا اور پھر اس کے مطابق عمل کرنا صحیح منہج تک پہنچنے کے لیے محنت کرنا ہر شخص کے لیے ضروری ہے اور یہی چیز اس کے لیے مفید ہے تا کہ دوسروں پر اعتماد نہ کرنا پڑے جیسا کہ آج ہم سے اکثریت کی یہ صورت حال بن چکی ہے کہ لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

﴿ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۖ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۙ ﴾ (النجم : 38-41)

''کوئی شخص کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔ اور یہ کہ بے شک اس کی کوشش بھی عنقریب دیکھی جائے گی اور پھر اسے پورا بدلہ دیا جائے گا۔''

﴿ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾

(العنکبوت : 5-6)

''جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید ہو اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت یقیناً آنے والا ہے وہ سب کی سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے، اور ہر ایک کوشش کرنے والا اپنے ہی بھلے کی کوشش کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔''

ان دونوں آیات کے معنی و مفہوم پر غور فرمائیں تو بات بالکل واضح ہو رہی ہے کہ انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ جو وہ کوشش کرے گا۔ یعنی اگر حق تک پہنچنے کی تڑپ ہے تو حق ضرور ملے گا صحیح چیز پر عمل کرنے کی توفیق بھی ملے گی۔ بصورت دیگر نقصان کا بہت زیادہ اندیشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝﴾ (النجم : 29-30)

''تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑ لے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے کچھ نہ ہو۔ یہی ان کے علم کی انتہا ہے آپ کا رب اس سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا، اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو ہدایت یافتہ ہے۔''

جو شخص دین کی طرف آنا چاہتا ہی نہیں ہے۔ اس کو ہدایت کیسے مل سکتی ہے جو حقیقت کو جاننا نہیں چاہتا ہے۔ وہ حقیقت تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ جو نیکی کی تڑپ اور جستجو نہیں کرتا۔ اس کو نیکی کی توفیق کیسے مل سکتی ہے۔ جس طرح کہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ﴾ (الرعد : 11)

''اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے۔''

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

وہ حالت کس طرح تبدیل ہوتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝﴾ (الشمس : 7-9)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''قسم ہے نفس کی، اور اسے درست بنانے کی۔ پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور تقویٰ کی راہ پر چلنے کی، جس نے اس نفس کو پاک کیا وہ کامیاب ہوگیا۔''

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝﴾ (الانعام : 125-126)

''سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہے اس کے سینہ کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینہ کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے، اور یہی تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے ان آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا۔''

⑦ نیکی کے کاموں میں سے ایک دوسرے سے تعاون

نیکی فلاح اور کامیابی کا دوسرا نام ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے کامیابی چاہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ .'[1] .....''کہ دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔''

نیکی کامیابی ہے، مومن دوسرے مومن کی کامیابی چاہتا ہے، تو پھر دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس پر معاشروں کی کامیابی

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان ان الدين النصيحة، رقم :55 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا انحصار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ مہربان نے اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ﴾

(التوبة : 119)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

اس آیت میں ہمیں سچوں کا ساتھ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ سچائی عظیم نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔ جس کا مطلب ہے نیکی والے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دو۔ اللہ تعالیٰ نے اسی مفہوم کو بالکل دوٹوک انداز میں ارشاد فرمایا ہے۔

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْيَ وَ لَا الْقَلَآىِٕدَ وَ لَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ﴾

(المائدہ : 2)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ادب والے مہینوں کی اور نہ حرام میں قربان ہونے والوں اور پٹے پہنچائے گئے جانوروں کی جو کعبہ کی طرف جا رہے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا جوئی کی نیت سے جا رہے ہوں ہاں جب تم احرام اتار لو تو شکار کھیل سکتے ہو اور جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''

نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون معاشروں کی اصلاح کا باعث اور کامیابی کا راز ہے۔ اس بات کو اللہ کے بندے بخوبی جانتے ہیں۔ اسی لیے وہ لوگوں کو نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کو تعاون پر آمادہ کرتے ہیں۔ ان کو شوق دلاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ بندے اور پیغمبر سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ ﴾ (الصف : 14)

''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ جس طرح مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرا مددگار بنے گا، حواریوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مددگار ہیں، پھر بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی پھر وہ غالب آ گئے۔''

اس آیت میں سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ پر تعاون مانگ رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی تبلیغ پر تعاون بہت ہی اہم کام ہے۔ ایسے کام ایک دوسرے کے تعاون سے ہی پورے ہوتے ہیں لہٰذا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے تاکہ نیکی پر عمل آسان ہو سکے اور معاشرہ کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہو سکے۔ جس طرح کہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿ (الانفال : 72)

''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو ایمان لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لیے ان کی کچھ رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں! اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری ہے سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے تم جو کچھ کرتے رہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے۔''

یعنی جب تک تم نیکی اور راہِ الٰہ العالمین میں ایک دوسرے کے مددگار نہیں بن جاتے اس وقت تک تمہارے آپس کا تعلق بھی بیکار اور کمزور ہوگا۔

⑧ رضائے الٰہی مطمع نظر ہو

نیکی کا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ کسی طرح اللہ راضی ہو جائے۔ جب یہ مقصد سامنے ہوگا تو پھر نیکی میں تسلسل قائم ہو جائے گا اور نیکی کرنے کا شوق زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا جائے گا کیونکہ یہ فکر نیکی کے بے لوث تصور کو دل میں اجاگر کرتی ہے جب نیکی تمام مفادات سے بالاتر ہو کر کی جائے تو ایسی نیکی کرنے کا مزا بھی آتا ہے اور اس نیکی پر ہمیشگی بھی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ نیکی کا اجر رب سے لینے کا تصور دل میں موجود ہوتا ہے نہ اجر ختم ہو سکتا ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کا شوق کبھی ختم ہونے پائے گا۔ اسی وجہ سے رب تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر یہ حکم دیا ہے کہ نیکی کا اصل مقصد اللہ کی رضا ہونی چاہیے۔ اللہ کے نیک بندے اپنی نیکیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے اللہ کو راضی کرنا پسند کرتے ہیں اور اسی اللہ کی رضا کے لیے نیکیاں کرتے ہیں:

﴿ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝ ﴾

(الدھر : 9)

''ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری۔''

اور رضائے الٰہی کے متلاشیوں کا اجر وثواب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ﴾ (البقرہ : 265)

''ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو اور زور دار بارش اس پر برسے اور وہ اپنا پھل دگنا دے اگر اس پر بارش نہ بھی برسے تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔''

نیکی کرتے ہوئے دل و دماغ اللہ کی طرف متوجہ ہو یعنی رب کو راضی کرنا مقصد ہو۔ کیونکہ یہی سوچ کامیابی کی ضامن ہے۔ اسی سوچ کی وجہ سے دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہوگی۔ بصورت دیگر ناکامی کے سوا کوئی انجام نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جس نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی تکلیف سے کافی ہو جاتا ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرنا چاہا اسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔''[1]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الزھد، رقم : 2414۔ سلسلة الصحیحة، رقم :2311 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا اصل مقصد رب کو راضی کرنا ہو۔ اس کے بدلے میں چاہے ساری دنیا ہی ناراض کیوں نہ ہوجائے، اللہ اس کو کافی ہوجائے گا۔ دنیا کی ناراضگی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ لیکن اگر اس نے دنیا کو راضی کرنے کے لیے رب کو ناراض کردیا تو پھر اگر اس نے توبہ نہ کی اس کو اس کا یہ عمل برباد کردے گا اور اس کے باقی تمام اعمال کو بھی ضائع کردے گا۔ مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ.'[1]

''جس نے اپنی تمام سوچوں کا مرکز ومحور آخرت کو بنالیا تو دنیا کے تمام مصائب کے بارے میں اللہ اس کو کافی ہوجائے گا۔''

⑨ نیکی کو حقیر نہ جاننا

نیکی اللہ کی رضا مندی، اس کی محبت، فضل اور رحمت کا باعث ہے۔ اس وجہ سے نیکی کو کبھی بھی حقیر نہیں جاننا چاہیے۔ موقع کو غنیمت جانتے ہوئے فی الفور نیکی کو کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بسا اوقات معمولی اور چھوٹی چھوٹی نیکیاں نجات کا ذریعہ بن جایا کرتی ہیں۔

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات ہی کیوں نہ ہو۔''[2]

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا، رقم: 4106۔ المشكاة، رقم: 263۔ التعليق الرغيب: 83/4۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، رقم: 6690.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا صدقہ ہے۔''[1]

امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ ایک مسکین نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا اور ان کے سامنے انگور رکھے تھے، انہوں نے ایک آدمی سے کہا: ایک دانہ انگور کا اٹھا کر اس کو دے، وہ شخص تعجب سے دیکھنے لگا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دانہ کئی ذروں کے برابر ہے۔''[2]

یعنی راوی نے ایک دانہ صدقہ کو معمولی جانا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دانہ تو کئی ذروں کے برابر ہے۔ جبکہ اللہ نے تو یہ خبر دی ہے کہ ایک ذرہ کے برابر بھی اگر کوئی نیکی ہوگی تو اس کو بھی نیکی کرنے والے کے ساتھ لا کر رکھ دیا جائے گا۔ جیسا کہ رب تعالیٰ کے کلام حکیم میں ہے۔

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝﴾ (الزلزال : 7)

''پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے قیامت کے دن دیکھ لے گا۔''

فائدہ:..... اور ذرہ چیونٹی سے بھی چھوٹی چیز ہے، اور بعض نے کہا: سوراخ سے آنے والی سورج کی شعاعوں میں گرد وغبار کے جو ذرات نظر آتے ہیں وہ ذرہ ہے۔ یہ تو ایک دانہ ہے جو کہ ذرات سے کہیں زیادہ ہے، تو ہمیں اس کو معمولی نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اس پر بھی اجر کی امید کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ قدر دان ہے، اپنے بندوں کی نیکیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ بندوں کو معمولی سے معمولی نیکی پر بھی اجر دیتا ہے نیکی کو بڑھاتا رہتا ہے۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا مگر مال حلال کو، تو جو شخص حلال مال سے صدقہ دے اس صدقہ کو اللہ جل جلالہ ہتھیلی پر رکھتا ہے، اور پروردگار اس کی پرورش کرتا

---

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء طلاقة الوجه وحسن البشر، رقم : 1970- التعليق الرغيب : 264/3- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] موطا امام مالك، باب الترغيب فی الصدقة، حديث، رقم :259 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھڑے کو یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔''[1]

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا، اس نے راستے میں کانٹوں کی ٹہنی دیکھی اس کو سرکا دیا، اللہ تعالیٰ کو اس کا کام پسند آیا اور اسے بخش دیا۔''[2]

اس قدر معمولی سی نیکی پر بھی اللہ نے یہ اجر دیا کہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیا اور اپنی جنت کا وارث بنا دیا۔

⑩ نیکی اس عقیدے سے ہو کہ اللہ دیکھ رہا ہے

جو بھی نیکی ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے، اور وہ نیکی اللہ کے علم میں ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ (البقرہ: 197)

''تم جو نیکی کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ زادِ سفر لے لیا کرو، اور سب سے بہتر زاد اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے، اور اے عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔''

حکیم لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ ﴾

(لقمان: 16)

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقه من کسب طیب، رقم: 1410.

[2] صحیح بخاری، کتاب البر والصلة، باب فضل ازالة الاذی، رقم: 2472.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''پیارے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ بھی خود کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لے آئے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔''

معمولی سے معمولی نیکی کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ یعنی ہدایت یافتہ بندوں کے کردار کا اور ناشکروں کی کرتوتوں کا علم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ ﴾

(القلم : 7)

''بے شک تیرا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔''

اللہ تبارک و تعالیٰ ہدایت یافتہ بندوں کے لیے ان کی نیکیوں کو نجات کا ذریعہ بنائے گا۔ لیکن کافروں کے اعمال کا ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ ﴾

(النور : 39-40)

''اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا، ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا پورا پورا حساب چکا دیتا ہے اللہ بہت جلد حساب کر دینے والا ہے۔ یا (پھر ان کے اعمال کی مثال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثل ان اندھیروں کے ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہہ میں ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو پھر اوپر سے بادل بھی چھائے ہوئے ہوں الغرض اندھیریاں ہیں جو اوپر تلے پے در پے ہیں جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی قریب ہے کہ نہ دیکھ سکے اور (بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾

(الفرقان : 23)

''اور انہوں (کافروں) نے جو اعمال کیے تھے، ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں اڑتا ہوا غبار کر دیں گے۔''

﴿ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (الحجرات : 17-18)

''آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لائے، آپ فرما دیں تم مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی طرف ہدایت دی اگر تم سچے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے اور اللہ وہ سب کچھ دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو۔''

﴿ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ ﴾ (مومن : 19)

''وہ آنکھوں کی خیانت اور پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔''

مذکورہ تمام کی تمام آیات اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہر ایک نیکی کا علم ہے چاہے وہ چیز ظاہراً ہو رہی ہو یا چھپ کر ہو جس انداز میں بھی اللہ تعالیٰ اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو سینوں کے راز تک کو جانتا ہے تو بری باتوں کو کیوں نہ جانے گا۔ یقیناً جانے گا لہٰذا ضروری ہے کہ اپنے کردار کے معاملہ میں اپنے رب سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے۔

⑪ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا

کسی بھی معاشرہ کی بقا اور ترقی اس بات میں مضمر ہے کہ اس معاشرہ میں نیکی سے محبت اور برائیوں سے نفرت کس قدر ہے؟ جس قدر نیکیوں سے محبت اور برائیوں سے نفرت ہوگی۔ اس قدر ہی وہ معاشرہ ترقی کرے گا۔ لیکن جس قدر برائیوں سے پیار اور نیکی سے نفرت ہوگی اس قدر ہی معاشرہ تباہی اور بربادی کے دہانے پر پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝ ﴾ (بنی اسرائیل : 16)

''جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں تو ان کے صاحب ثروت لوگوں کو برائیوں پر لگا دیتے تو وہ اس میں برائیاں کرتے ہیں تو ہماری بات ثابت ہو جاتی ہے اور ہم ایسی بستی برباد کر دیتے ہیں۔''

اسی خوف اور ڈر کی وجہ سے اللہ کے بندے نیکی کا حکم اور برائی کی باتوں سے روکتے ہیں۔ یعنی مومنین کے اوصاف حمیدہ میں سے امر بالمعروف والنہی المنکر بھی ایک عظیم الشان وصف ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (التوبہ : 112)

''وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے ایسے مومنین کو خوشخبری سنا دیجیے۔''

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾

(التوبہ : 71)

''مومن مرد اور عورت آپس میں ایک دوسرے کے مدد و معاون اور دوست ہیں وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا، بے شک اللہ تعالیٰ غلبے والا حکمت و درست کاری والا ہے۔''

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر محض ابتغاءً لو اللہ اجر عظیم کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النساء : 114)

''ان کی اکثر سرگوشیاں بے فائدہ ہیں، ہاں بھلائی اس آدمی کی سرگوشی میں ہے جو خیرات یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے، جو شخص یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن برائیوں کی طرف رہنمائی کرنا، برائیوں کی ترغیب دینا، برے کاموں میں لگا دینا، یہ گمراہ اور بدبخت قوموں کا کام ہے جو کہ لعنتی ہیں، اور ساری کائنات بشمول اللہ کے نیک اور صالح بندے کے ان پر لعنت کرتے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ (المائدہ : 78-79)

''بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے، اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے، آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے، جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔''

اور جو روکتے تو ہیں لیکن خود نہیں رکتے، بلکہ ان کا جذبہ صرف زبانی جمع خرچ تک رہتا ہے۔تو یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ ہے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ (الصف : 2-3)

''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں اس بات کا کہنا جو تم کرتے نہیں، اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔''

چنانچہ سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم میں جھونک دیا جائے گا جس سے اس کی آنتیں آگ میں ابل کر گر پڑیں گی، وہ شخص اس کے گرد اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، اس حالت کو دیکھ کر جہنمی اس کے گرد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے اے فلاں! تیرا یہ حال کیوں کر ہوا؟ کیا تو ہمیں نیکی اور بھلائی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے نہ روکتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں! میں یہی کرتا تھا لیکن میں دراصل تمہیں بھلائی سکھاتا تھا، خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن میں خود اس سے باز نہیں آتا تھا۔''[1]

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار وأنها مخلوق، رقم :3267 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 9

نیکیوں کے آداب و تقاضے

① نیکی اور برائی میں تمیز کرنا

نیکی اور برائی میں امتیازی حیثیت یہ ہے کہ نیکی اللہ اور رسول ﷺ کے فرامین پر عمل کرنے کا نام ہے۔ جبکہ برائی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کا نام ہے۔

یہ نیکی اور برائی کی وہ تمیز ہے کہ جو ہمارے سامنے قرآن و حدیث کے مطالعہ سے عموماً آتی ہے۔ نیکی اور برائی کی تمیز ایک اور حیثیت سے جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتلائی ہے وہ اس طرح ہے کہ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے جبکہ برائی وہ ہے کہ جو تیرے سینے میں کھٹکے یعنی تیرا دل بے چین ہوجائے اور اس چیز کا لوگوں کے سامنے ظاہر ہوجانا تجھے پسند نہ ہو تو سمجھ لے کہ یہ برائی ہے۔ سیّدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

'سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ، فَقَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ.'[1]

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے، اور برائی وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو۔''

یعنی نیکی اور برائی میں تمیز انسان کا ضمیر بھی کر دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایسا مادہ رکھا ہے ایسی قوت رکھی ہے کہ جو اس کو نیکی اور برائی پر متنبہ کرتی ہے۔ یہ الگ بات

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تفسير البر والاثم، رقم: 2553.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ اپنے ضمیر کو مار کر برائی پر ہی اڑا رہے یہ سراسر اس انسان کا قصور ہے نہ کہ کسی اور کا کہ برائی کے راستے کو اپنالیتا ہے اور نیکی کے راستہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ وگرنہ رب نے تو اس کی دونوں طرف رہنمائی کی ہے۔ دونوں قوتیں اس میں جمع کردی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

﴿ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝ ﴾ (الدھر : 3)

''ہم نے اسے راہ دکھائی خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا۔''

اب یہ اس کا معاملہ ہے کہ یہ کس کو اپناتا ہے لیکن اگر اس نے برائی کے راستہ کو اختیار کیا تو یہ راستہ تباہی اور بربادی کا راستہ ہے۔ ناکامی کا ہی منہ دیکھے گا، کامیابی کبھی نصیب نہ ہوگی۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۝ ﴾ (اللیل: 8)

''لیکن جو بخیلی کرے گا اور بے پرواہی برتے گا۔''

﴿ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ ﴾ (الشمس : 10)

''اور جس نے اسے گناہوں تلے دبا دیا وہ ناکام ہوا۔''

یعنی جس نے شریعت الٰہیہ کے احکام کو پیٹھ پیچھے چھوڑا وہ ناکام و نامراد ہے۔ اور ناکامی اور نامرادی پر اس وقت تک لگا رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آ کر ان کو گھیر نہ لے کیونکہ برائی سے دل سیاہ اور پتھر ہوجایا کرتے ہیں۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ ، وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ ﴿ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝﴾ (مطففین:14)۔"[1]

''یقیناً مؤمن آدمی جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان پڑ جاتا ہے، اگر وہ آدمی توبہ و استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اور اگر گناہ کثرت سے کرتا چلا جائے تو یہ سیاہ نشان (بھی) بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اس آدمی کے دل پر وہ غالب آ جاتا ہے۔ پس یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے! ہرگز نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں کی سیاہی ان کے دلوں پر چڑھ گئی ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (البقرہ: 74)

''پھر اس کے بعد تمہارے دل (نافرمانی کے سبب) پتھر جیسے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے بعض پتھروں سے تو نہریں بہہ نکلتی ہیں اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل پڑتا ہے، اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال سے غافل نہ جانو۔''

② نیکی پر استقامت اختیار کرنا

نیکی ظاہراً ایک مشکل چیز کا نام ہے کیونکہ نیکی اللہ کے کسی حکم کی پابندی کا نام ہے۔ انسانی طبیعت پابندی کو قبول کرنے کے لیے فطرتاً تیار نہیں ہے۔ گو اس کا نتیجہ کچھ ہو۔ اس وجہ

[1] سنن ترمذی، ابواب التفسیر، باب ومن سورة ویل المطففین، رقم: 3334۔ التعلیق الرغیب: 268/2۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نیکی صبر آزما کام ہے اور یہ کام مومنوں کا ہے کہ ان کا اصل کام رب کو راضی کرنا ہوتا ہے، اس راستہ میں جتنی بھی تکالیف آتی ہیں، وہ ان کو برداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کی طبیعت میں نیکی کی وجہ سے صبر اور برداشت کی قوت پیدا ہوجاتی ہے جو کہ کافر کو کبھی بھی نصیب نہیں ہوتی اور نصیب بھی کیسے ہو وہ تو نیکی سے دور ہوتا ہے جبکہ نیکی صبر کا سبب ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ لَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَ لَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝﴾ (هود: 9-11)

''اگر ہم انسان کو کسی نعمت کا ذائقہ چکھا دیں، پھر وہ اس سے لے لیں تو وہ بہت ہی ناامید اور بڑا ہی ناشکرا بن جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو کوئی رحمت پہنچائیں اس سختی کی وجہ سے جو اسے پہنچ چکی تھی تو وہ کہنے لگتا ہے بس برائیاں مجھ سے جاتی رہیں یقیناً وہ بڑا ہی خوش ہوکر فخر کرنے لگتا ہے۔ سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انہیں لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی ہے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝﴾

(حم السجده: 30-32)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے، پھر اس پر ڈٹے رہے، اُن پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو، اور اُس جنت کی خوشخبری سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہم دنیا کی زندگی میں تمہارے دوست اور مددگار رہے، اور آخرت میں بھی رہیں گے، اور وہاں تمھیں ہر وہ چیز ملے گی جس کا کل تمہارا نفس خواہش کرے گا، اور ہر وہ چیز جس کی تم تمنا کرو گے۔ بڑے معاف کرنے والے، بے حد رحم کرنے والے اللہ کی جانب سے تمھاری میزبانی ہوگی۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''فرشتے مومنوں سے جان کنی کے وقت کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں آپ کے ساتھ رہے، آپ کی رہنمائی کرتے رہے ہیں، خیر کی توفیق دیتے رہے ہیں، اور اللہ کے حکم سے آپ کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ اور قیامت کے دن بھی ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ قبروں میں اور صور اسرافیل کے وقت آپ کے مونس ہوں گے، قبروں سے اٹھائے جانے کے وقت آپ کو اطمینان دلائیں گے، اور ہم آپ کو پل صراط پار کرا کے جنت تک پہنچا دیں گے۔ اور جنت میں آپ کو ہر وہ چیز ملے گی جسے آپ کا دل چاہے گا، اور جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، یہ تمام نعمتیں آپ کے غفور رحیم رب کی طرف سے آپ کی میزبانی کے لیے ہوں گی۔''[1]

③ نیکی، برائی اور کراماً کاتبین

انسان جو بھی کردار اپناتا ہے چاہے وہ نیکی کی شکل میں ہو یا برائی کی۔ وہ کلام کی شکل میں ہو یا اعمال کی یا جو کام بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے اس کے تمام کردار کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی زیادہ احتیاط کے ساتھ نوٹ فرما رہے ہیں کہ جس میں ایک ذرہ برابر غلطی کا احتمال نہیں ہے اور کسی کمی اور کوتاہی کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

﴿ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴾ (الطارق : 4)

''کوئی ایسا نہیں جس پر نگہبان فرشتہ نہ ہو۔''

دوسرے مقام پر فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ (ق : 18)

''انسان منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴾

(الانفطار : 10-12)

''یقیناً تم پر نگہبان عزت والے لکھنے والے مقرر ہیں جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔''

اندازہ کریں فرشتے ہر بات کو نوٹ کر رہے ہیں، مکمل ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴾

(بنی اسرائیل : 13-14)

''ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پائے گا خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے آج تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی ہے۔''

① تفسیر ابن کثیر، تحت الآیة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں آیات کے معنی اور مفہوم پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ انسان اپنی زندگی کا ریکارڈ دیکھ کر حیران رہ جائے گا کہ اس میں تو نہ کسی چھوٹی غلطی کو چھوڑا گیا ہے اور نہ ہی کسی بڑی غلطی کو۔ بلکہ جو کچھ کیا دھرا ہوگا وہ سب کچھ سامنے آجائے گا، اس کو کہہ دیا جائے گا اپنے کرتوت خود ہی پڑھ لے۔ جب نامہ اعمال کو اس قدر مکمل اور شفاف دیکھیں گے تو تمام کی تمام امیدیں خاک میں مل جائیں گی کسی قسم کا کوئی عذر باقی نہ رہے گا، تو بے بس ہوکر زمین پر گر پڑیں گے۔

﴿وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (الجاثیه : 28)

''اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں پر گری ہوئی ہر فرقہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا، آج تمہیں اپنے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔''

جیسا کردار ویسا بدلہ مل گیا ہے یہ تو یہی سوچتے تھے کہ کون پوچھے گا۔ اس قدر باریک حساب و کتاب کون کرے گا؟ لہٰذا ہم بچ جائیں گے لیکن یہ ان کی خام خیالی ہی رہی۔ جو کبھی حقیقت نہ بن سکی۔

﴿وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝﴾

(الجن : 10-12)

''ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں پر کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے اور یہ کہ بے شک بعض تو ہم میں نیکو کار ہیں اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں۔ ہم مختلف فریق ہیں ہمیں کامل یقین ہوگیا کہ ہم اللہ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کرسکتے اور نہ بھاگ کر ہم اسے ہرا سکتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ نیکی یہ سمجھ کر کی جائے کہ اللہ اسے کبھی ضائع نہیں کرتا

نیکی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی یا حقوق العباد سے متعلقہ ہو، کبھی ضائع نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ نیکی کا صلہ ضرور عطا فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء : 94)

''جو بھی ایمان لے آنے کے بعد نیکی کرے گا ہم اس کی کوشش کی ناقدری نہ کریں گے اور بلاشبہ ہمارے لکھنے والے اس کو لکھ رہے ہیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرہ : 158)

''اللہ تعالیٰ تو بڑا ہی قدر دان اور خوب جاننے والا ہے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ﴾ (آل عمران : 195)

''تم میں سے کسی عمل کام کرنے والے کے کام کو خواہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔''

ان دونوں آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کو کبھی بھی ضائع نہیں کرتا بلکہ نیکی کرنے والے کو اس کی نیکیوں کا پورا پورا بدلہ دیا جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝﴾ (الاعراف : 170)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جو لوگ نماز کے پابند ہوں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کریں گے۔''

﴿ إِنَّهُۥ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴾

(یوسف : 90)

''جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرلے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

⑤ نیکی استطاعت کے مطابق کرنا

نیکی اللہ کی رحمت اور اس کی رضامندی کا نام ہے، اور کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کا محتاج نہ ہو۔ بلکہ انسان ہر حال میں اللہ کی رحمت کا محتاج ہے۔ دیکھئے ایوب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے آزمائشوں کے بعد بے پناہ احسانات کیے، ایک دفعہ غسل فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے سونے کی ٹڈیوں کی بارش برسا دی۔ سیّدنا ایوب علیہ السلام ان ٹڈیوں کو اکٹھا کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ اے ایوب! کیا میں نے تم کو ان چیزوں سے بے نیاز نہیں کر دیا۔ سیّدنا ایوب علیہ السلام نے جواب دیا: کہ میں تیری برکت اور رحمت سے تو کبھی بھی بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ [1]

نیکی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دوسرا نام ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اللہ کی رحمت کے حصول کے لیے عمل میں تسلسل پیدا کیا جائے اور ایسا اس وقت ہوسکتا ہے کہ جب انسان اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق عمل کرے۔ جب کوئی طاقت سے بڑھ کر عمل کرے گا تو اکتا کر عمل کو چھوڑ بیٹھے گا جس کو شریعت قطعاً پسند نہیں کرتی۔

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الغسل، رقم : 279 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں، اور نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا: عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو۔''[1]

آپ ﷺ نے اُس عورت کی تعریف نہیں کی، بلکہ ایک انداز سے ڈانٹ پلائی ہے کہ اللہ اجر دینے سے نہیں اکتائے گا۔ بلکہ تم نیکیاں کر کے تھک جاؤ گے تو پھر اپنے آپ کو مشکل اور پریشانی میں ڈالنے کا کیا فائدہ؟ کیا تم اللہ کے اجر کو ختم کر لو گے یقیناً ایسا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اپنی طاقت کے مطابق عمل کرو جو طاقت میں نہ ہو اس کو مت کرو۔ یہ رحم و کرم تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود بھی کیا ہے کہ انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾ (الاعراف : 42)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کام نہیں بتلاتے، ایسے لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

⑥ نیکی اور عملِ ذاتی

نیکی کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ نیکی کا حکم دوسروں کو بھی دیا جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نیکی پر خود بھی عمل کیا جائے۔ جب تک خود عمل نہ کریں گے اس وقت تک نیکی کی تبلیغ مؤثر نہیں ہوگی۔ اسی وجہ سے اللہ کے بندوں نے ہمیشہ نیکی کی دعوت کے ساتھ ساتھ خود بھی عمل کر کے دکھایا ہے۔ دیکھئے اللہ مہربان نے سیّدنا شعیب علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن میں اُن کی اس بات کو بھی بیان فرمایا ہے:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل..... رقم: 785.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ مَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴾ (هود : 88)

''کہا: اے میری قوم! دیکھو تو میں اپنے رب کی طرف سے ظاہر دلیل لیے ہوئے ہوں، اس نے اپنے پاس سے مجھے بہترین روزی دے رکھی ہے، میرا یہ ارادہ بالکل نہیں کہ تمہاری مخالفت کر کے خود اس چیز کی طرف جھک جاؤں جس سے تمہیں روک رہا ہوں۔ میرا ارادہ تو اپنی طاقت بھر اصلاح کرنے کا ہی ہے میری توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ہے، اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔''

یعنی میں اگر تمہیں نیکی کا حکم دیتا ہوں ایسا نہیں ہے کہ میں تمہیں تو نیکی کا حکم دوں اور خود اس پر عمل نہ کروں، بلکہ میں تو تم سے پہلے بھی اس نیکی پر عمل کر چکا ہوں۔ لیکن اگر نیکی کا حکم تو دوں لیکن نیکی پر خود عمل پیرا نہ ہوں تو یہ بات درست نہ ہوگی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ (البقرہ : 44)

''کیا لوگوں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو باوجود یہ کہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا اتنی بھی تم میں سمجھ نہیں۔''

⑦ نیکی کو فراموش نہ کیا جائے

نیکی کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ نیکی کرنے والے کی نیکی کو کسی بھی انداز سے فراموش نہیں کرنا چاہیے، بلکہ کوشش کرنی چاہیے کہ نیکی کرنے والے کو اس کی نیکی کا بدلہ ضرور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا جائے لیکن اگر بدلہ دینے کی استطاعت نہیں ہے تو کم از کم اس کو دعائیں تو ضرور دینی چاہئیں کیونکہ شریعت کی یہی چاہت ہے۔

چنانچہ سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کسی سے نیکی کی جائے وہ نیکی کرنے والے کو 'جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا'..... ''اللہ تجھے بہتر بدلہ دے'' کہے تو اس نے پورا پورا شکریہ ادا کیا۔''[1]

اس حدیث نے واضح کر دیا کہ نیکی کرنے والے کو کم از کم دعا دی جائے اور دعا بھی یہ دی جائے کہ اللہ تجھے اس کا بہتر بدلہ دے۔ نیکی کرنے والے کو دعا دینے سے شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ شکر کے جذبات کا پیدا ہونا اللہ کے نیک بندوں کی علامت و پہچان ہے جبکہ جو باغی اور سرکش ہوتے ہیں، وہ احسان فراموش ہوتے ہیں۔ نیکی کرنے کے جذبات ان میں قطعاً نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی سرکش قارون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ ۖ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۝ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ ﴾

(القصص : 76-77)

''قارون تھا تو قوم موسیٰ علیہ السلام سے، لیکن ان پر ظلم کرنے لگا تھا ہم نے اسے اس قدر خزانے دے رکھے تھے کہ کئی کئی طاقتور لوگ بمشکل اس کی کنجیاں اٹھا سکتے

---

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الثناء بالمعروف رقم : 2035- المشکاة، رقم : 3024- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، ایک بار اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اترا مت کہ اللہ تعالیٰ اترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیا کے حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے، تو بھی اچھا سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو یقین مان کہ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

⑧ نیکی میں غفلت نہ برتی جائے

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

نیکی چونکہ اللہ کی رحمت اور اس کا فضل ہے۔ مومن ہر وقت اللہ کی رحمت اور اس کے فضل کی جستجو میں رہتا ہے، لہٰذا مؤمن کبھی بھی نیکی سے غافل نہیں ہوتا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۖ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴾ (النور : 37)

''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔''

اہم سے اہم کام بھی مومن کو نیکی سے غافل نہیں کرتا۔ بلکہ مومن نیکی کی تلاش اور جستجو میں رہتا ہے، جیسے ہی موقع ملے فی الفور نیکی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم اسی بات کا تقاضہ کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ ﴾

(الکوثر : 1-2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔''

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ﴾ (المنافقون : 9)

''اے مسلمانو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کریں جو ایسا کریں گے وہ بڑے ہی گھاٹا پانے والے لوگ ہیں۔''

یعنی جو لوگ اللہ کے ذکر سے غافل ہو جائیں وہ بڑا ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ مومن صاحب بصیرت ہوتا ہے۔ وہ نقصان کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔ اس لیے مومن کبھی بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتا۔ لیکن کافر چونکہ بے عقل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اپنے لیے ہمیشہ نقصان کو پسند کرتا ہے اور اللہ کی یاد سے اور دیگر نیکیوں سے ہمیشہ غافل رہتا ہے اور رب کے فرامین کو مذاق سمجھتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء : 2)

''ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نئی نصیحت آتی ہے اسے وہ کھیل کود سمجھ کر ہی سنتے ہیں۔''

یعنی کافر فرامین الٰہی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسا کرنے کی وجہ حماقت اور دنیا کی محبت ہے۔ حالانکہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾ (الحدید : 20)

''خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشہ زینت اور آپس میں فخر و غرور اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے جسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن جب وہ خشک ہوجاتی ہے تو زرد رنگ دکھائی دینے لگتی ہے پھر وہ بالکل چورا چور ہوجاتی ہے۔ اور آخرت میں برے لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے، اور نیکوں کے لیے اللہ کی مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی محض دھوکے کا سامان ہے۔''

حساب کا دن قریب آچکا ہے لیکن یہ لوگ مسلسل غافل ہیں نیکی کی طرف توجہ کرنے کے لیے تیار ہی نہیں۔ ان کی یہ سوچ اور فکر ان کو تباہ و برباد کردے گی، کیونکہ نیکی سے غفلت اختیار کرنے والوں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ جِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝﴾ (الفجر : 23-24)

''اور اُس دن جہنم سامنے لائی جائے گی، اُس دن آدمی نصیحت حاصل کرے گا، اور تب نصیحت اسے کیا فائدہ پہنچائے گی۔ وہ کہے گا، اے کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے نیک اعمال کو پہلے بھیج دیا ہوتا۔''

⑨ نیکی یقین کے ساتھ کی جائے

نیکی یقین کے ساتھ کی جائے تو ایمان میں تازگی اور بہار آجاتی ہے کہ جس کی وجہ سے ایمان مزید مضبوط اور پختہ ہوجاتا ہے اور ہوتا ہی چلا جاتا ہے۔ اسی نقطہ کی طرف اشارہ اور اپنی مہربانی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں بیان فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾ (البقرہ : 177)

''ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں، بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر، اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت رکھنے کے باوجود قرابت داروں یتیموں مسکینوں مسافروں اور سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے، تنگ دستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں۔''

⑩ نیکی ثواب کی غرض سے کی جائے

نیکی کرنے والے کو چاہیے کہ وہ نیکی کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (آل عمران : 148)

''اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔''

اندازہ کیجیے کہ نیکی کا ثواب دنیا میں اور آخرت میں بھی ملتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ ان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت بھی کرتا ہے۔ یعنی نیکی کرنے والوں کو اپنا ولی بنا لیتا ہے۔ نیکی کے تین ثواب اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ ایک دنیا کا ثواب یعنی دنیا میں آسانی پیدا ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کے لیے آسانی پیدا کی اور ان کو دنیا کے فتنوں سے بچالیا۔ تین سو نو سال تک سلائے رکھا اور کسی دشمن کو ان تک نہ پہنچنے دیا۔ ان کے واقعہ کی طرف اشارہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں فرمایا ہے:

﴿سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا﴾ (الکھف : 22)

''کچھ لوگ تمہیں کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا۔ کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ غیب کی باتوں میں اٹکل پچو چلاتے ہیں۔ کچھ کہیں گے کہ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے آپ کہہ دیجیے میرا پروردگار ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے انہیں بہت ہی کم لوگ جاننے والے ہیں پس آپ ان کے مقدمے میں سرسری گفتگو ہی کریں اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں گے۔''

یہ آسانی ان کے لیے نیکی کی وجہ سے دنیا میں اور آخرت میں بھی اللہ عزوجل نیکی کا ثواب جنت کی صورت میں عطا فرمائے گا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ (الکھف : 107)

''بلاشبہ وہ لوگ جو اب ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لیے جنت الفردوس بطور مہمانی تیار ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت الفردوس میں مہمان نوازی بھی عمل اور نیکی کی وجہ سے ہے۔ یہ نیکی کا دوسرا اجر ہے۔ تیسرا نیکی کا بدلہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اس کا ذکر اللہ مہربان نے اپنے کلام میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝﴾ (النساء : 134)

''جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

یعنی مذکورہ نیکیاں کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے تو نیکی کا ثواب اللہ کی محبت کی شکل میں سامنے آ رہا ہے۔ نیکی ایک ہے، جبکہ اس کے ثواب تین ہیں۔ دنیا کی آسانی آخرت میں کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی محبت یہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی فضل عظیم ہے کہ ایک نیکی کا ثواب انتہائی بڑھا چڑھا کر دے رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النساء : 40)

''بے شک اللہ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اگر نیکی ہو تو اسے دگنا کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔''

نیکی کے ثواب کو اللہ بڑھا دیتا ہے، اور یہ خاص اللہ کا فضل ہے۔ حالانکہ نیکی شاید اتنے اجر کا مستوجب نہیں ہوتی لیکن اللہ خاص فضل و احسان فرماتا ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب مجاہد اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں اور انہیں امن و سلامتی سے غنیمت مل جاتی ہے تو انہوں نے اپنا دو تہائی ثواب دنیا میں پالیا۔ اور اگر انہیں (مصیبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے اور وقتی شکست کا سامنا کرنا پڑے اور) وہ غنیمت حاصل نہ کرسکیں تو وہ پورے ثواب کے مستحق ہوجاتے ہیں۔''[1]

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی عورت اپنے کھانے میں سے کسی حاجت مند کو کچھ کھانا دے تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر دے گا، اس کے خاوند کو بھی اجر دے گا، اس کے خادم کو بھی اجر دے گا اور کسی کے اجر وثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔''[2]

⑪ نیکی کی دعاء کرنا

دعاء بھی تعلق باللہ کا بڑا عظیم ذریعہ ہے۔ دعاء کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کا وسیلہ پکڑ کر بڑی بڑی پریشانیوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔ سیّدنا ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، تم سے پہلی امتوں میں سے تین شخص ایک سفر پر نکلے، حتیٰ کہ (رات ہوگئی چنانچہ) رات گزارنے کے لیے وہ ایک غار میں داخل ہوگئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر لڑھک کر نیچے آیا جس نے غار کے دھانے کو بند کردیا۔ یہ دیکھ کر انھوں نے آپس میں کہا، کہ اس ابتلاء سے نجات کی یہی صورت ہے کہ تم اپنے اعمالِ صالحہ کے واسطے سے اللہ سے دعاء کرو۔ (چنانچہ انھوں نے اپنے اپنے عمل کے حوالے سے دعائیں کیں)۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: یا اللہ! تو جانتا ہے، میرے ماں باپ تھے اور شام کو میں سب سے پہلے انھی کو دودھ پلاتا تھا، ان سے پہلے میں اہل وعیال کو اور خادم وغلام کو نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن درختوں کی تلاش میں دور

---

[1] صحیح مسلم، کتاب باب الاجارة، باب بیان قدر ثواب من غزا.....، رقم: 1906۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی السریة تحقق، رقم: 2497۔ سنن نسائی کتاب الجهاد، باب ثواب السریة الشئی تحقق، رقم: 3125.

[2] صحیح بخاری، کتاب الزکوٰة، باب من امر خادمه بالصدقة، ولم یناول بنفسه، رقم: 1425۔ صحیح مسلم، کتاب الزکوٰة، باب اجر الخازن الامین، رقم: 1024.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکل گیا اور جب واپس آیا تو والدین سو چکے تھے، میں نے شام کا دودھ دوہا اور ان کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہیں، میں نے ان کو جگانا بھی پسند نہ کیا اور ان سے پہلے اپنے اہل اور غلاموں کو دودھ پلانا بھی گوارا نہ کیا۔ میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں پکڑے، ان کے سرہانے کھڑا رہا، ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا، جب کہ بچے بھوک کے مارے میرے قدموں میں بلبلاتے رہے، حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور وہ بیدار ہوئے، میں نے انھیں ان کے شام کے حصے کا دودھ پلایا اور انھوں نے پیا۔ یا اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا، تو ہم اس چٹان کی وجہ سے جس مصیبت میں پھنس گئے ہیں، اس سے ہمیں نجات عطا فرمادے۔ پس (اس دعا کے نتیجے میں) وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی، لیکن ابھی وہ اس سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے دعا کی، یا اللہ! میری چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں، میں اس سے اتنی شدید محبت کرتا تھا جتنی کہ زیادہ سے زیادہ محبت مردوں کو عورتوں سے ہوسکتی ہے۔ پس میں نے (ایک مرتبہ) اس سے نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی اور اس نے انکار کردیا۔ حتیٰ کہ ایک وقت آیا کہ قحط سالی نے اسے میرے پاس آنے پر مجبور کردیا، میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ میرے ساتھ خلوت اختیار کرے، چنانچہ وہ آمادہ ہوگئی۔ جب میں اس پر قادر ہوگیا (اور وہ میرے قابو میں آ گئی) دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔ جب میں (اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لیے اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا، تو اس نے کہا، اللہ سے ڈر! اور اس مہر (پردے) کو ناحق مت توڑ، (اس کے ان الفاظ نے، یا اللہ تیرا خوف مجھ پر طاری کردیا) اور میں اس سے دور ہوگیا حالانکہ وہ تمام لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی اور میں نے سونے کے وہ دینار بھی چھوڑ دیے جو میں نے اسے دیے تھے۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو یہ نازل شدہ مصیبت ہم سے دور فرمادے! چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی، لیکن وہ اب بھی اس غار سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ تیسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے دعاء کی۔ یا اللہ! میں نے کچھ مزدوروں کو اجرت پر رکھا تھا، سب کو میں نے ان کی اجرت دے دی، صرف ایک مزدور اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کی مزدوری کی رقم کو کاروبار میں لگا دیا، حتیٰ کہ اس سے بہت سا مال بن گیا۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے میرے پاس آ کر کہا، اللہ کے بندے! مجھے میری اجرت ادا کر دے۔ میں نے کہا، یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تجھے نظر آ رہے ہیں، یہ سب تیری اجرت (کا ثمر) ہے۔ اس نے کہا، اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا، میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ چنانچہ (میری وضاحت پر) وہ سارا مال لے گیا، اس میں سے اس نے کچھ نہ چھوڑا۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کی خاطر کیا ہے تو یہ مصیبت، جس میں ہم (مبتلا) ہیں، ہم سے دور کر دے! پس وہ ساری چٹان سرک گئی اور غار کا منہ کھل گیا اور سب باہر نکل آئے۔''[1]

⑫ نیکی کا ارادہ رکھنا

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر خاص فضل و احسان فرما رکھے ہیں کہ جن کو شمار کرنا ناممکن ہے۔ انہی احسانوں میں سے ایک عظیم احسان یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب اجر و ثواب سے نوازتا ہے اور اس نوازنے کی حد تو یہ ہے کہ بندہ ابھی نیکی کا ارادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکی کا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا پھر اسے پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے ہاں مکمل نیکی لکھ دیتا ہے۔''[2]

''آپ ﷺ نے تبوک میں فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ہم نے جو بھی وادی طے کی اور جس جگہ کا بھی سفر کیا جس سے کفار رنجیدہ ہوتے ہیں اور

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأنبیاء، رقم:٣٤٦٥۔ صحیح مسلم، کتاب الرقاق، رقم: 2734.

[2] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب من هم بحسنةٍ.....، رقم :6491.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو بھی خرچ کیا یا ہمیں بھوک لگی تو وہ مدینہ میں ہونے کے باوجود (ان امور) میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ عرض کی گئی یارسول اللہ یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کسی عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہ آ سکے اور اچھی نیت کی بناء پر ہمارے ساتھ (ثواب میں) شریک ہیں۔''[1]

سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھا پھر انہیں واضح کر دیا اب جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اسے انجام نہیں دے پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اپنے پاس سے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اگر وہ ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیاں بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ اور وہ شخص جو برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن برائی کرتا نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے اگر وہ ارادہ کرنے کے بعد اس برائی کو کرتا ہے تو تب اس کے نامہ اعمال میں ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔''[2]

⑬ نیکی اور صدقہ جاریہ

نیکی ارادے اور نیت سے بھی حاصل ہو جاتی ہے جو کہ اللہ کا فضل عظیم ہے۔ اسی طرح نیکی صدقہ جاریہ بھی ہے۔ یعنی نیکی کا اجر ملتا ہی رہتا ہے۔ جبکہ نیکی کے کچھ اثرات کرہ ارض پر موجود ہوں جب تک نیکی کے اثرات موجود ہوں گے۔ اس وقت تک نیکی کرنے والے کو مسلسل اجر ملتا رہے گا کیونکہ جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: 1911 .

[2] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: 6491 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتا ہے۔مگر تین چیزوں (کا اجر مسلسل ملتا رہتا ہے) ①: صدقہ جاریہ ②: وہ علم (جو وہ چھوڑ گیا) جس سے نفع اٹھایا جائے ③: نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔[1]

انسان فوت ہوگیا لیکن اس کے لگائے ہوئے نیکی کے پودے اس کو مسلسل فائدہ پہنچا رہے ہیں۔اس طرح اگر کسی کی رہنمائی اچھے کام کی طرف کردی جائے جو کہ بہت بڑی نیکی ہے۔ جب تک اس پر عمل کرتا رہے گا عمل کرنے والے اور رہنمائی کرنے والے دونوں کو ثواب ملتا رہے گا۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے تو جو لوگ اس کی پیروی کریں گے تو ان تمام کے اجر کے برابر اسے اجر ملے گا، اور ان کے اجر سے کمی نہیں ہوگی اس طرح جو شخص گمراہی کی دعوت دیتا ہے تو اس کی اتباع کرنے والوں کے گناہ کے برابر اسے بھی گناہ ملے گا، اور ان کے گناہوں میں کمی نہیں ہوگی (یعنی انہیں اپنے کامل گناہ کی سزا ملے گی)۔''[2]

سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اسلام میں سنت سے ثابت شدہ کسی طریقے کو رائج کر دیتا ہے پھر اس کی وفات کے بعد بھی عمل کیا جاتا ہے، تو ان عمل کرنے والوں کے اجر کے برابر اسے اجر ملتا رہتا ہے لیکن ان کے اجر میں بھی کمی نہیں ہوتی۔''[3]

---

① صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، رقم: 1631.

② صحيح مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة.....، رقم: 2674.

③ صحيح مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة سنة او سيئة، رقم: 1017.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

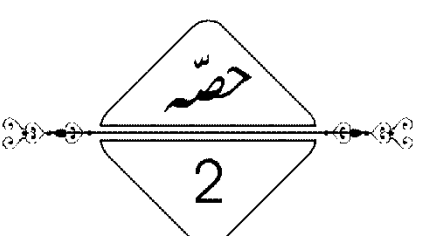

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 1

برائی

گزشتہ سطور میں نیکی اس کے اسباب، فوائد اور ثمرات کا بیان گزرا ہے۔ اب نیکی کی ضد برائی، مختلف برائیاں اور ان کے نقصانات کو واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیکی اور برائی آپس میں متضاد ہیں، جب تک دونوں کا ذکر نہ کیا جائے۔ اس وقت تک معنی اور مفہوم اچھی طرح سمجھ نہیں آ سکتا۔ مثلاً ہم سفید کی تعریف کریں۔ وضاحت کرنے کی کوشش کریں لیکن جب تک کالے رنگ کو ہم سامنے نہیں لائیں گے۔ اس وقت تک سفید کا پتہ حقیقی طور پر نہیں چل سکے گا کیونکہ 'یُعْرَفُ الْاَشْیَاءُ بِاَضْدَادِھَا.....' ''چیزوں کی حقیقت اس کے مخالف کے ساتھ پہچانی جاتی ہے۔''

برائی کی سیدھی تعریف یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات وفرامین کی مخالفت کرنا یا اس پر عمل نہ کرنا، یہ وہ تعریف ہے جو قرآن وحدیث کے مطالعہ سے ہمارے سامنے آتی ہے۔ برائی کو پہنچاننے کی ایک دوسری تعریف یہ بھی ہے کہ جناب رسول مکرم ﷺ نے کی ہے۔ چنانچہ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کا مفہوم دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی اچھے اخلاق کو کہتے ہیں، اور گناہ یہ ہے کہ اس سے تیرے ضمیر میں چبھن اور خلش پیدا ہو اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار گزرے۔''[1]

یعنی برائی کو پہچاننے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جس کام کو کرتے ہوئے انسان کا سینہ گھٹن محسوس کرے اور وہ لوگوں کو شرمندگی کی وجہ سے بتانے سے بھی گریز کرے کہ اگر

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ، باب تفسیر البر والاثم، رقم: 2553.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو پتہ چل گیا تو مجھے شرمندہ کریں گے، ایسا کام برائی کہلاتا ہے۔ نیکی اور برائی کی طرف انسان کا اپنا ضمیر انسان کی رہنمائی کرتا ہے یعنی بتا دیتا ہے کہ نیکی کون سی ہے اور برائی کون سی ہے۔ لیکن انسان ضمیر کی آواز کو دباتے ہوئے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور برائیوں کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اور اپنے آپ کو تباہی اور بربادی کے دہانے پر پہنچا دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر دی ہے۔

﴿ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۱۰﴾ (الروم : 10)

''پھر آخر برا کرنے والوں کا ہی برا انجام ہوا، اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔''

غور فرمائیں بدترین انجام محض اللہ کی نافرمانی سے مقدر بنا ہے۔ نافرمانی سے اس نے کسی کا نقصان نہیں کیا۔ بلکہ خود اپنا ہی بیڑا غرق کیا ہے۔ رب کا کچھ نہیں بگڑا، بگڑا ہے تو صرف اور صرف برائی کرنے والے کا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ۝۴﴾

(العنکبوت : 4)

''کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے، یہ لوگ کتنا برا حکم لگاتے ہیں۔''

یعنی برائی اور نافرمانی کرنے والے یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ شاید اس سے اللہ کا نقصان ہو جائے گا، اللہ کو بے بس کر لیں گے۔ یہ محض ان کی خام خیالی تھی۔ برائی کا بدلہ تو برائی کرنے والوں کو ہی ملنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۸۴﴾ (القصص : 84)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص نیکی کر کے آئے گا اسے اس سے بہتر ملے گا۔ جو برائی کر کے آئے گا تو ان برے اعمال کرنے والوں کو ان کے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے ہیں۔''

بُرے اور اچھے برابر نہیں ہیں کیونکہ بُروں نے اپنے آپ کو برائی کی طرف لگایا ہے انہوں نے برے رستے کو اختیار کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴾

(الجاثیہ : 21)

''کیا ان لوگوں کا جو برا کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے بُرا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔''

مزید ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴾ (البلد : 10)

''ہم نے ان کو دونوں راستے دکھا دیے۔''

﴿ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴾ (الدھر : 3)

''چاہے شکر گزاری کا راستہ اختیار کریں یا ناشکری کا۔''

ذیل میں آنے والی آیات میں یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ نیکی اور برائی کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، لیکن اس کا کرنا انسان کی اپنی چاہت کی وجہ سے ہے۔ جس طرف جانا چاہتا ہے، وہی راستہ اس کے لیے آسان کر دیا جاتا ہے، لیکن کامیابی کا راستہ نافرمانی کو چھوڑ کر فرمانبرداری اپنانے میں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (التغابن : 11)

''کوئی مصیبت اللہ کے حکم کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

﴿مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۠ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝﴾

(النساء : 79)

'' تجھے بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور جو برائی پہنچتی ہے تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔ ہم نے تجھے تمام لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 2

چھوٹی برائیاں اور بڑا گناہ

قارئین محترم! برائی سے دنیا اور آخرت تباہ ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اب ہم آپ کو چند ایسے گناہوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو کہ بظاہر معمولی ہیں، لیکن اپنے انجام اور نتیجہ کے اعتبار سے انتہائی تباہ کن ہیں۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان گناہوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں، کیوں کہ اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا، بلکہ جو ہوتا ہے، وہ بربادی ہے۔

① بغیر سوچے سمجھے بات کرنا

انسان بات کرنے سے پہلے غور وفکر نہیں کرتا، بلکہ جو کچھ منہ میں آیا وہی کہہ دیا۔ یہ کم عقلی اور احمقوں کی علامت ہے۔ کیوں کہ صاحب عقل وشعور ہمیشہ سوچ سمجھ کر بولتے ہیں، کیوں کہ وہ گفتگو کی اہمیت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ؛ 'مَنْ صَمَتَ نَجَا.' .....''جو شخص خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔''[1]

اس لیے حکماء کہتے ہیں:

پہلے تولو..... پھر بولو

یعنی کامیابی زیادہ باتیں بنانے میں نہیں ہے، بلکہ کامیابی یہ ہے کہ خاموش رہا جائے، جہاں ضرورت ہو بولے اور جہاں ضرورت نہ ہو، خاموش رہے، خاموشی ہی بہتر ہے۔ کیوں کہ بولنے میں غلطی کا احتمال بھی ہوتا ہے، جس سے بسا اوقات ساری زندگی کی نیکیاں

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب من كان يؤمن بالله واليوم الاخر.....، رقم: 2501۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 535.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تباہ و برباد ہوجاتی ہیں۔ چنانچہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''بندہ ایک بات بغیر سوچے سمجھے کرتا ہے اور وہ اس بات کی بدولت دو مشرقوں کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ دُور جہنم میں گر جاتا ہے۔''[1]

ایک کلمہ جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں لے گیا۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضول گفتگو سے روکا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

'مَنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ .'[2]

''ایک شخص کے اچھے اسلام میں سے یہ بھی ہے کہ بے مقصد باتوں کو چھوڑ دے۔''

② نمازی کے آگے سے گزرنا

اسی برائی کو بھی معمولی سمجھا جاتا ہے، حالاں کہ یہ بھی بہت بڑی برائی ہے کہ جس کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے۔ سیّدنا ابوجہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَى الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ . ' قَالَ أَبُوْ النَّضْرِ: لَا أَدْرِيْ قَالَ: أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً .[3]

''اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو آگے سے گزرنے کے بجائے وہاں چالیس تک کھڑا رہنے کو پسند کرے۔'' راوی حدیث کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن کہے یا چالیس سال یا چالیس مہینے۔

---

① صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: 6477 .

② سنن ترمذی، كتاب الزهد، رقم: 2317۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

③ صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب اثم المارين يدی المصلی، رقم: 510 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بنانا

اس برائی کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، بلکہ اس برائی کو معمولی جان کر خوب کیا جاتا ہے۔ اور آج تو لوگوں نے اس برائی کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں مزاحیہ ڈرامے بنائے جاتے ہیں۔ ان ڈراموں میں لوگوں کو خوش کرنے کے لیے مکمل طور پر جھوٹ بولا جاتا ہے۔ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ لوگوں کو خوش کرنا، عبادت ہے، لہٰذا ہم بھی ان کو جھوٹ بول کر خوش کر رہے ہیں۔ حالانکہ خوش کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ان کی کوئی ضرورت پوری کر دیں، کسی مشکل کو دور کر دیں، نا کہ جھوٹ بول کر خوش کرنا مقصد ہے۔ ایسا جھوٹ تو تباہی اور بربادی کا باعث ہے۔

سیّدنا بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس شخص کے لیے ہلاکت ہے، جس نے لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کہی، اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔''[1]

④ جھوٹی قسم کھا کر مسلمان کا حق مارنا

اللہ کی قسم کھا کر کسی کو اعتماد دلانا، پھر اس کو دھوکہ دے دینا، جیسا کہ آج کل عموماً معاشرے کی حالت بن چکی ہے۔ یہ بھی بہت بڑا جرم ہے، کیوں کہ اس جرم میں اس نے اللہ کو ضامن بنا کر دوسرے کو دھوکہ دیا ہے۔ اس بدبخت نے اتنی بڑی ذات کا بھی خیال نہیں کیا۔ اور اس کی عزت و تکریم کا بھی لحاظ نہیں رکھا۔ بلکہ دنیا کے چند ٹکوں کی خاطر سب کچھ بھول گیا۔ ایسے بدبخت کا ٹھکانہ جہنم کے سوا کوئی نہیں ہے۔

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹی قسم کے

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة .....، رقم : 2315- المشكاة، رقم : 4838- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعے کسی مسلمان کا حق مارے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کی آگ کو واجب اور جنت کو حرام کر دیتا ہے۔'' ایک شخص نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اگر معمولی چیز ہو تو؟'' آپ نے فرمایا: ''چاہے وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔''[1]

⑤ لوگوں کے اجتماعی مال میں ناجائز تصرف کرنا

یعنی ایسا مال جو کہ وقف سے تعلق رکھتا ہے، چوں کہ وہ اجتماعی مال ہوتا ہے جس پر پوری قوم کا یا ان افراد کا حق ہوتا ہے، کہ جن کے لیے وہ مال وقف کیا گیا ہو۔ مثلاً مساجد و مدارس کے انتظامی اُمور کے لیے جمع کردہ روپیہ پیسہ۔ مجاہدین کے نام پر لیا ہوا چندہ وغیرہ۔ یہ وہ مال ہے کہ جس سے ان تمام افراد کی ضروریات کو پورا کرنا ہے، جو ان سے متعلقہ ہیں۔ اب کوئی شخص اس مال کو ناجائز طریقہ سے ہڑپ کرے تو اس شخص کے لیے بربادی ہے۔

سیّدہ خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

'إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .'[2]

''کئی لوگ دوسرے لوگوں کے مال پر ناجائز طریقے سے تصرف کرتے ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہوگی۔''

⑥ قطع رحمی

آپس میں بول چال کو ترک کر دینے کا نام قطع رحمی ہے۔ اس گناہ کو بظاہر معمولی سمجھا جاتا ہے، حالاں کہ یہ گناہ انتہائی خطرناک ہے۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب وعيد من اقتطع حق مسلم ..... ، رقم: 139 .

[2] صحيح بخاري، كتاب فرض الخمس، رقم: 3118 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، مشرک کے علاوہ تمام کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ آپس میں دو ناراض ہونے والوں کو نہیں بخشا جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ان دونوں کو لوٹا دو، حتی کہ آپس میں صلح کر لیں۔''[1]

غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپس میں قطع تعلق کرنے والوں کو بھی معاف نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی ان کے اعمال کو قبول کیا جاتا ہے۔ تو ذرا سوچیے کہ اگر دورانِ ناراضگی موت آ جائے۔ تو ناراض رہنے والوں کا انجام کیا ہوگا؟ کیوں کہ اللہ نے نہ تو ان کے اعمال قبول کیے اور نہ ہی ان کو معاف کیا ہے۔ تو انجام انتہائی بھیانک ہوگا۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ؛ ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع تعلق کرے، جو شخص تین دن سے زائد قطع تعلق کرے گا اور اسی حالت میں اسے موت آ گئی تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''[2]

آپس میں صلح صفائی کے ساتھ رہا جائے۔ قطع تعلق نہ کی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ کسی طرح مصالحت ہو جائے۔ مصالحت کے لیے جو ابتداء کرنے والا ہے، وہ بہتر اور افضل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'خَيْرُ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ .'[3]

''پہلے سلام کرنے والا بہتر ہے۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المتهاجرین، رقم: 2023- ارواء الغلیل: 105/3- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، رقم: 4914- المشکاة، رقم: 5035- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الاستیذان، باب السلام، رقم: 6237 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑦ نجومی کے پاس جانا

نجومی، کاہن، جادوگر وغیرہ کے پاس جانا بہت بڑا جرم ہے، اگرچہ لوگ اس کو جرم نہیں سمجھتے، لیکن یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ جو ایک مرتبہ نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا، تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہے۔

سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً.'[1]

''جو شخص کسی نجومی کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کی بابت پوچھے تو اس کی چالیس رات کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔''

اور بعض روایات کے الفاظ ہیں کہ: ''اس نے میری شریعت کا انکار کر دیا ہے۔''[2]

⑧ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا

یہ گناہ بھی بہت بڑا ہے، لوگ اگرچہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، بلکہ بہت ہی معمولی تصور کرتے ہیں، یہی وجہ ہے پیشاب کرنے کے بعد عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ طہارت کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے، بلکہ پیشاب کرنے کے بعد فی الفور اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جو کہ قطعاً غلط ہے اور بہت بڑا گناہ ہے بلکہ زیادہ تر عذاب قبر پیشاب کے چھینٹوں کی وجہ سے ہے۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم الكهانة ..... ، رقم: 2230 .

[2] مسند احمد: 429/2 و 408- سنن ابی داؤد، كتاب الطب، باب فی الكاهن، رقم: 3904- سنن ترمذی، كتاب الطهارة، باب ما جاء فی كراهية اتيان الحائض، رقم: 135- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو ارشاد فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک تو چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔''[1]

⑨ کسی کی برائی عیب ظاہر کرنا یا نقل اتارنا

یہ کام غیبت کہلاتے ہیں۔ بظاہر یہ معمولی معلوم ہوتے ہیں، جب کہ حقیقت میں یہ بھی بہت بڑے جرائم اور گناہوں میں سے ہیں۔ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث سے لگایا جاسکتا ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں؛ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا؛ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (اُمّ المومنین) سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایسے ایسے ہونا کافی ہے۔ مراد یہ تھی کہ وہ پست قد ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ .'[2]

''اے عائشہ! تو نے ایسی بات کہہ ڈالی کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا ذائقہ بدل جائے۔''

⑩ چغل خوری کرنا.....(دورُخہ پن اختیار کرنا)

یعنی فساد کی نیت سے ایک طرف کی باتیں دوسری طرف پہنچانا۔ یہ بھی انتہائی بڑا جرم ہے۔ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث سے لگایا جاسکتا ہے۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الدليل علىٰ نجاسته البول .....، رقم :292 .

[2] سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، رقم : 4875- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِيْ يَأْتِيْ هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.'[1]

''تم لوگوں میں سے سب سے بدتر اس شخص کو پاؤ گے جو بعض کے پاس ایک رُخ اور بعض کے پاس دوسرا رُخ لے کر جائے گا۔''

مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَنْ كَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنَ النَّارِ.'[2]

''جس کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے تو اس کے منہ میں جہنم کی آگ کی دو زبانیں ڈالی جائیں گی۔''

(11) ماتم کرنا.....(نوحہ گری)

یعنی کپڑے پھاڑنا، منہ پر تھپڑ مارنا اور چیخ کر رونا، یہ ماتم کی شکلیں ہیں۔ یہ ماتم بھی ہمارے معاشرہ میں عام ہے۔ اس کا نظارہ معمولی سی مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے۔ لوگ اس برائی کو بھی برائی ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں، بلکہ اس کو کارِ ثواب سمجھ لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میت پر یہ کام بطورِ عزت کیا جاتا ہے۔ خوب ماتم کر کے لوگوں کو دکھایا جاتا ہے، تاکہ لوگ اس کے رونے دھونے سے متاثر ہوں۔ اور اس کے لیے کلمات خیر ادا کریں۔ حالانکہ یہ کام انتہائی بڑا جرم ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فى ذمّ ذى الوجهين، رقم: 2526.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب الادب، باب فى ذى الوجهين، رقم: 4872- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَاهِلِيَّةِ .»[1]

''جو شخص اپنے رخساروں کو پیٹ کر گریبان پھاڑ کر عہد جاہلیت کی طرح چیخ چلا کر ماتم کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

⑫ جانوروں پر ظلم کرنا

دین اسلام دین رحمت ہے، جو کہ کسی پر بھی ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ چاہے کوئی مسلمان ہے، یا کافر ہر ایک کے ساتھ انصاف کرتا ہے اور رحمت وشفقت والا معاملہ کرتا ہے، یہاں تک کہ دین اسلام جانوروں پر ظلم کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ یعنی جانور کو زیادہ مارنا، اس پر زیادہ وزن لادنا، اس کے کھانے کی ضرورت کو پورا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام ظلم کی صورتیں ہیں کہ جن کو اسلام قطعاً پسند نہیں کرتا۔ اس کے باوجود اگر کوئی کسی جانور پر ظلم کرتا ہے۔ جیسا کہ آج کل لوگ اپنے جانوروں پہ کرتے ہیں تو اس کا انجام انتہائی بھیانک ہوسکتا ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«عُذِّبَتْ اِمْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ، حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوْعًا، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ، قَالَ: فَقَالَ: وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيْهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِيْهَا، وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيْهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ .»[2]

''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے اسے قید کر دیا، حتی کہ وہ مرگئی اور وہ عورت اس وجہ سے جہنم میں چلی گئی۔ اس نے قید کے دوران بلی کو

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب ليس منا من ضرب الخدود، رقم: 1297 .

[2] صحيح بخاری، كتاب المساقاة، باب فضل سقی الماء، رقم: 2365- صحيح مسلم، رقم: 2243 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔''

⑬ حسد کرنا

حسد کا مطلب ہے کہ کسی اپنے بھائی کے پاس کسی نعمت کو دیکھ کر جلنا، اور اس کی نعمت کے ہلاک ہونے کی آرزو کرنا، چونکہ یہ خیال وتصور نفرت کو پیدا کرنے کا سبب ہے کہ جس کا لازمی نتیجہ لڑائی اور جھگڑے کی صورت میں سامنے آتا ہے، جس سے معاشرہ کا چین وسکون برباد ہوجاتا ہے، اسی وجہ سے دین اسلام حسد کو قطعاً پسند نہیں کرتا، بلکہ حسد جیسی لعنت کی مذمت کرتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَا تَحَاسَدُوْا .'[1] .....''تم حسد نہ کرو۔''

⑭ کسی کو حقیر جاننا

یہ بھی بدترین گناہ ہے کہ جس کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ اس لیے کہ جس میں یہ سوچ اور فکر پیدا ہوجائے۔ یقیناً ایسے شخص میں تکبر اور غرور ضرور پیدا ہوگا۔ کیونکہ یہ حقیر جاننے کا لازم جزو ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ .'[2]

''جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوا، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

اس لیے ضروری ہے کہ اپنے بھائیوں کو حقیر جاننے کے تصور سے اپنے آپ کو بچایا

---

① صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الظلم المسلم.....، رقم :2564 .

② سنن ابوداؤد، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فى الكبر، رقم :1998- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو، وہ خود سب سے بدتر انسان بن جائے۔ جیسا کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"آدمی کے لیے برا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔"[1]

⑮ لوگوں کی خفیہ باتوں کو سننا

دوسروں کی باتوں کو سننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ اگر آپ محسوس کریں کہ کوئی شخص آپ کو اپنی باتوں میں شریک نہیں کرنا چاہتا۔ تو آپ ہٹ جائیں اور باتیں سننے کی کوشش مت کریں۔ اس چیز کو اگرچہ ہمارے معاشرہ میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ حالاں کہ یہ بھی بدترین گناہوں میں سے ہے کہ جس کا نتیجہ انتہائی بھیانک ہے۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .'[2]

"جو شخص ایسے لوگوں کی باتیں سننے کے لیے ان کی طرف کان لگائے جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔"

⑯ کسی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور اس کا خیر خواہ ہے۔ مسلمان کو قطعاً زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف پہنچائے۔ یا کوئی ایسی حرکت کرے کہ جس سے اس کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اس لیے کہ مسلمان کو تکلیف پہنچانا بہت بڑا جرم ہے۔ یہی

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم، رقم: 2564.

[2] صحيح بخاري، كتاب التعبير، باب كذب في حلمه، رقم: 7042.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ ہے کہ دین اسلام اس کام سے منع کرتا ہے کہ جس سے مسلمان کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ موجود ہو۔ چنانچہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ .'[1]

''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ سے وہ ہتھیار چلوادے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔''

(17) غیبت وچغل خوری کرنا

غیبت وچغل خوری کو بھی معمولی گناہ یا پھر گناہ سمجھا جاتا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بدترین گناہ ہے کہ جس کی وجہ سے جنت کا دروازہ بند ہوجاتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

'لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ .'[2]

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

اس سے بڑھ کر اور بدبختی کیا ہوسکتی ہے کہ اس کو جنت سے دور کردیا گیا ہے اور اس کے لیے بدترین عذاب کو تیار کردیا گیا ہے۔

اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ان دونوں (قبروں والوں) کو عذاب ہورہا ہے

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حمل علينا اسلاح فليس منا، رقم: 7072- صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب النبی عن الاشدة بلسلا، رقم: الٰی مسلم، رقم: 2617 .

[2] صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب مايكره من النميمة، رقم: 6056 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کسی بڑی بات پر نہیں۔ پھر فرمایا: ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔''[1]

⑱ ہمسائے کے حقوق ادا نہ کرنا

پڑوسی کے حقوق کا خیال کرنا انتہائی ضروری ہے۔ بصورتِ دیگر یہ بہت بڑا جرم ہوگا کہ جس کا اندازہ اس فرمانِ رسول ﷺ سے لگا سکتے ہیں۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ .'[2]

''جس شخص کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو، جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

⑲ تہبند کا ٹخنوں سے نیچا رکھنا

اس کو بھی آج کے دور میں گناہ تصور نہیں کیا جاتا، بلکہ اب تو فیشن یہ بن گیا ہے کہ مرد شلواریں ٹخنوں سے نیچے رکھیں اور عورتیں ٹخنوں سے اوپر۔ یہ آج کا جدید فیشن ہے جو کہ دین اسلام کی تعلیمات کے صریح خلاف ہے کہ جس کا انجام انتہائی خطرناک ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ .'[3]

''تہہ بند کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا، جہنم میں جائے گا۔''

⑳ آپس میں اختلاف کو بھڑکانا

کسی بھی معاشرہ کی قوت و طاقت اتحاد اور اتفاق میں ہوا کرتی ہے، جب اتحاد اور

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الأدب، باب الغيبة، رقم :6054 .

[2] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان تحريم ايذاء الجار، رقم :46 .

[3] صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب ما أسفل من الكعبين، رقم :5787 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتفاق کو نقصان پہنچا، تو معاشرہ کی طاقت پارہ پارہ ہوگئی اور ایسے معاشرہ تباہی اور بربادی کے گھڑے پر پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ آج اُمت مسلمہ کی حالت ہے۔ اسی وجہ سے اسلام نے اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ اور ہر ایسے کام سے بڑی ہی سختی سے روکا ہے کہ جس سے اتحاد و اتفاق کی چادر کو خراش تک آنے کا اندیشہ ہو اور آپس کے اختلافات کو بھی بڑی سختی سے ردّ فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا﴾

(الانفال : 46)

''تم آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری قوت ختم ہو جائے گی۔''

شیطان صفت لوگوں کی آرزو ہوگی کہ تم میں اختلاف پیدا کر کے تمھیں کمزور کر دیا جائے۔ لہٰذا تم ایسے شیطانوں سے ہوشیار رہنا اور ان کو اپنے قریب بھی مت آنے دینا۔

چنانچہ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ.'[1]

''بلاشبہ شیطان ناامید ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں، لیکن وہ ان کے درمیان اختلافات کو بھڑکاتا ہے۔''

اختلاف کو بھڑکانا شیطانوں کا کام ہے۔ ایک مسلمان کو ایسا قطعاً زیب نہیں دیتا کہ وہ اختلافات کو ہوا دے، کیوں کہ اس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی، جو مسلمانوں کو تکلیف دے گا۔ اللہ اس کو ضرور عذاب میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] سنن الترمذی، کتاب البر والصلة۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب تحریش الشیطان، رقم : 2812 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ.'[1]

''جو کسی کو تکلیف پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے، جو کسی کو مشقت میں ڈالتا ہے، اللہ اسے مشقت میں ڈالتا ہے۔''

(21) مسکین کو کھانا نہ کھلانا اور فضول بحث مباحثہ کرنا

مسکین چونکہ غریب ہوتا ہے کہ جس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ جس سے اپنی اور اپنے گھر والوں کی ضرورت کو پورا کر سکے، تو ایسے افراد کی ضرورتوں کو پورا نہ کرنا اور ان کو کھانا نہ کھلانا، انتہائی بڑا جرم ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۖ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۗ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۗ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۙ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۗ﴾ (المدثر : 40تا51)

''وہ بہشتوں میں بیٹھے ہوں گے۔ گنہگاروں سے سوال کریں گے تمھیں دوزخ میں کس چیز نے پہنچایا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بحث کرنے والے انکاریوں کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے اور جزا وسزا کے دن کو بھی ہم سچا نہیں جانتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ انھیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی، انھیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔ گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے ہوں۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب فی الخیانة والغیش، رقم: 1940.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

㉒ بے حیائی کے کام کرنا

چونکہ ایسے کاموں سے معاشرہ اخلاقی پستیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔ جو کہ کسی بھی معاشرہ کی تباہی اور بربادی کا سبب بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (الاعراف : 33)

''آپ فرمائیے کہ یقیناً میرے رب نے صرف حرام کیا ہے، ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ، جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو، جس کا تم کو علم نہ ہو۔''

اللہ اپنے بندوں کو ایسے کاموں سے روکتا ہے۔ جو بندے بے حیائی کے کاموں سے رکنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کو توفیق بھی عطاء فرما دیتا ہے۔ بے حیائی سے بچنے کی توفیق سیّدنا یوسف علیہ السلام کو اس لیے مل گئی کیونکہ وہ خود بھی بچنا چاہتے تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴾ (یوسف : 24)

''اس عورت نے یوسف کی طرف قصد کیا اور یوسف بھی اس کا قصد کر لیتے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ اپنے پروردگار کی دلیل دیکھ لیں، یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دُور کر دیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(23) چھوٹے چھوٹے گناہوں سے نہ بچنا

یہ روش بھی انتہائی خطرناک ہے۔اس لیے کہ جب چھوٹے گناہوں کی قباحت دل سے نکل گئی تو بڑے گناہوں کا ارتکاب بھی آسان ہوجاتا ہے۔ اور بسااوقات چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر پہاڑ بن جایا کرتے ہیں، جو کہ تباہی اور بربادی کا سبب بن جاتے ہیں۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'' چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچتے رہو، کیوں کہ جب یہ گناہ اکٹھے ہوجاتے ہیں تو آدمی کو ہلاک کردیتے ہیں، پھر اس کی مثال دیتے ہوئے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے ایک قوم نے چٹیل میدان میں پڑاؤ ڈالا اتنے میں ان کے کھانے کا وقت آ گیا، تب ایک شخص جا کر لکڑی لے آتا ہے، دوسرا جاتا ہے اور وہ بھی لکڑی لے آتا ہے، یہاں تک کہ ڈھیر ساری لکڑیاں جمع ہوجاتی ہیں پھر اس کا آلاؤ روشن ہوجاتا ہے اور وہ لوگ اس پر کھانے کی چیزیں رکھ کر پکا لیتے ہیں۔''[1]

یعنی ایک ایک لکڑی سے لکڑیوں کا ڈھیر جمع ہوگیا، پس یہی صورتِ حال گناہوں کی ہے چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر بڑے اور زیادہ ہوجاتے ہیں۔ اس وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم چھوٹے چھوٹے گناہوں کے ارتکاب سے بھی ڈرا کرتے تھے کہ جن کو تم کوئی اہمیت نہیں دیتے ہو۔

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

'إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمُوبِقَاتِ .'

---

[1] مسند أحمد: 331/5- صحيح الجامع الصغير، رقم: 2686 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آج تم بعض کام کرتے ہو، تمہاری نظر میں ان کی اہمیت بال برابر نہیں ہوتی، لیکن نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہم انھیں تباہ کن تصور کرتے تھے۔''[1]

(24) مال و دولت خرچ کرنے میں بخل

مال و دولت میں بخل کرنا بہت بری حرکت اور بہت بڑا گناہ ہے۔ انسان یہ سمجھتا ہے کہ شاید اس سے میرا پیسہ محفوظ ہو گیا ہے، حالانکہ اس کا سب کچھ تباہ ہو گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ ﴾

(آل عمران : 180)

''جو لوگ اللہ کے دیے ہوئے مال میں بخل کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ اچھا کر رہے ہیں، بلکہ وہ تو بہت برا کر رہے ہیں۔ عنقریب ان کو ان کی کنجوسی کی وجہ سے قیامت کو طوق پہنا دیے جائیں گے۔''

رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ بھی ملاحظہ فرمائیں، آپ نے سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ:

'مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا ذَاكَ عِنْدِيْ ذَهَبٌ أَمْسِيَ ثَالِثَةً، عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ، إِلَّا دِيْنَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ .'[2]

''میرے پاس اگر اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تین دن گزرنے کے بعد میرے پاس اس میں سے کچھ بھی بچا ہوا رہے، ہاں! اگر قرض کی ادائیگی کے لیے میں کچھ رکھ لوں تو اور بات ہے۔''

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب ما يتقى من محقرات الذنوب، رقم : 6492- مسند احمد : 3/3 .

[2] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم : 6999- صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم : 992 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 3

بڑے گناہوں کی بڑی سزا

① حد سے بڑھنے والوں کی سزا

حد سے بڑھنا یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے احکامات کو پس پشت ڈال دے اور اپنی من مانیاں کرتا پھرے۔ اس کو حد سے بڑھنا کہتے ہیں۔ جس شخص کا بھی اس قسم کا کردار ہوگا، وہ برباد ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ۝ ﴾

(طٰہٰ 124-127)

''ہاں! جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروزِ قیامت اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ الٰہی مجھے اندھا بنا کر کیوں اُٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ جواب ملے گا کہ اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو نے میری آئی ہوئی آیتوں سے غفلت برتی۔ آج تیری بھی مطلقاً خبر نہ لی جائے گی، ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بے شک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور بہت دیرپا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیں حد سے بڑھنے والے کے لیے یہ سزا ہے کہ دنیا میں معیشت کی تنگی اور قیامت کے دن اندھا کر کے جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔ ایسا شخص جنت نہیں جا سکتا، کیوں کہ جنت عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرنے والوں کا گھر ہے۔

﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ (القصص : 83)

''آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں، پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔''

یعنی جو رب سے ڈریں وہ جنت کے حق دار ہیں، جو ڈرتے نہیں بلکہ سرکشی کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان کے لیے تو جنت نہیں ہے۔ اس لیے کہ سرکشی تو کافروں کا کام ہے۔

﴿ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ﴾

(القصص : 4)

''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان کے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا، بے شک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔''

② تکبر کرنے والوں کی سزا

تکبر اور غرور چونکہ اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کی ایک ناکام کوشش کا نام ہے، اس لیے کہ ہر انسان رب کے سامنے بے بس ہے، لیکن یہ بے بس انسان اپنے آپ کو بڑا بناتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور دوسروں کو حقیر جانتا ہے۔ جس کی وجہ سے کسی دوسرے کی اچھی بات کو قبول کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ کبھی بھی راہِ ہدایت پر نہیں آتا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴾ (الانعام : 111)

''اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے اور ان سے مردے باتیں کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لا کر جمع کر دیتے تب بھی یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاتے۔ ہاں اگر اللہ ہی چاہے تو اور بات ہے لیکن ان میں زیادہ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔''

اسی جہالت اور تکبر کی وجہ سے انسان ہمیشہ راہِ ہدایت سے دور رہتا ہے۔ راہِ ہدایت سے دور رہنے والا انسان کبھی بھی اپنی منزل مقصود پر پہنچ نہیں پاتا۔ بلکہ ہمیشہ ناکام اور نامراد ہی رہتا ہے۔ یہی حال تکبر کرنے والوں کا ہے کہ یہ جہنم کا ایندھن تو بنتے ہیں لیکن جنت کے راستے پر نہیں چلتے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ ﴾ (الزمر : 71-72)

''کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے، جب وہ ان کے پاس پہنچ جائیں گے، اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیے جائیں گے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمھیں اس رب کی ملاقات سے آگاہ کرتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے، لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہوگیا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ، جہاں ہمیشگی ہے، پس سرکشوں کا ٹھکانہ بہت ہی برا ہے۔''

تکبر کا انجام جہنم ہے۔ یہ سمجھتے رہے کہ شاید ہمارا تکبر کرنا ہمیں کچھ فائدہ دے گا۔ یہ خام خیالی ہی رہی۔ دعا وعبادت سے اعراض بھی تکبر ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ۝﴾ (المؤمن : 60)

''اور تمہارے رب کا فرمان سرزد ہوچکا ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ بھی ابھی ذلیل ہوکر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔''

تکبر کا وبال تکبر کرنے والوں پر ہی ہے۔ اس کا مشاہدہ موت کے وقت ان کو دنیا میں ہی ہوجاتا ہے کہ جب اللہ کے فرشتے انتہائی سختی کے ساتھ ان کی روحوں کو ان کے جسموں سے جدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متکبرین کی اسی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَ لَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ۝﴾ (الانعام : 93)

''اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے یا یوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے، حالاں کہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آتی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی، اس سبب سے کہ تم اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے تم اللہ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔''

یہ انتہائی بھیانک موت تکبر وغرور اور سرکشی کا نتیجہ ہے کہ جس نے قرآن وحدیث کے دلائل کو ردّ کر دیا۔ اور اپنی من مانیاں کرتے رہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تکبر اور غرور سے تائب ہوا جائے، تاکہ دنیا اور آخرت میں آسانی ہو اور ہماری دنیا و آخرت سنور جائے۔

③ اللہ کی راہ سے بہکانے والوں کی سزا

اللہ کی راہ سے بہکانے والوں کی بدترین سزا ہے۔ کیوں کہ یہ خود بھی دین سے دور ہیں اور دوسروں کو بھی دین سے دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یہ جرم بدترین جرم ہے کہ جس کی سزا بھی بدترین ہے۔ اور اس سزا کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں جہانوں سے ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝﴾ (الحج : 8-9)

''اور بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔ درانحالیکہ تکبر سے اپنی گردن موڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں ایسے آدمی کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن بھی ہم اسے جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔''

آخرت کا عذاب کیسا بدترین ہوگا۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے:

﴿ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ۝ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۩ ﴾ (العلق : 9۔19)

''بھلا اسے بھی تو نے دیکھا؟ جو بندے کو روکتا ہے جب کہ وہ بندہ نماز ادا کرتا ہے۔ بھلا بتا تو اگر وہ ہدایت پر ہو یا تقویٰ کی تعلیم دیتا ہو اچھا یہ بھی بتا کہ اگر یہ جھٹلاتا ہو اور منہ پھیرتا ہو تو کیا یہ نہیں جانتا؟ کہ اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔ یقیناً اگر یہ باز نہ رہا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے، ایسی پیشانی جو جھوٹی خطاکار ہے، یہ اپنی مجلس والوں کو بلالے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے خبردار اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدے میں اور قربِ الٰہی کی طلب میں لگے رہنا۔''

اُسے سختی کے ساتھ جہنم میں ڈالا جائے گا کہ اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر انتہائی ذلت و رسوائی کے ساتھ جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا، کیوں کہ یہ لوگوں کو گمراہ کرتے تھے اور اللہ کے دین سے دُور کرتے تھے۔ دنیا میں ان کے دوست واحباب تھے کہ جو ان کی اس کام پر معاونت کرتے تھے، لیکن اب کوئی کام نہ آئے گا، بلکہ سب ساتھ چھوڑ دیں گے۔

وہ مال و دولت کہ جس کے بل بوتے پر لوگوں کو دین سے دور کرتا تھا اور لوگوں کے لیے کھیل کود کا سامان فراہم کرتا تھا، اب کوئی مال و اولاد کام نہ آیا، بلکہ یہی چیزیں اس کو جہنم کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایندھن بنانے کا باعث بنیں۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے اس نے بے کار چیزوں کو لوگوں میں عام کیا تھا کہ جس کی وجہ سے یہ خود بھی دین سے دور ہوا اور لوگوں کو بھی دین سے دور کرنے کا سبب بنا۔

﴿ وَ اَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَ اسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۸﴾ وَ کَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ؕ﴿۱۰﴾ وَ مَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ؕ﴿۱۱﴾ ﴾ (اللیل : 8-11)

''اور جس نے نیک بات کی تکذیب کی تو ہم بھی اس کی تنگی و مشکل کا سامان میسر کر دیں گے، اس کا مال اسے اوندھا گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔''

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۖ وَّ یَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۝ وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا کَاَنَّ فِیۡۤ اُذُنَیۡہِ وَقۡرًا ۚ فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝ ﴾ (لقمان : 6-7)

''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے، جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔''

④ اہل ایمان کو مصیبتوں میں مبتلاء کرنے کی سزا

کسی بھی شخص کو پریشان کرنا اس کو مصیبت میں مبتلا کرنا بڑا جرم ہے۔ یہ جرم اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بھی بڑا بن جاتا ہے کہ جب اللہ کے نیک بندوں کو مصیبتوں اور پریشانیوں کے اندر مبتلاء کر دیا جائے۔ اس جرم کی سزا یہ ہے کہ پریشان کرنے والوں کو جہنم کے بدترین عذابوں کا مزا چکھنا پڑے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴾ (البروج : 10)

''بے شک جن لوگوں نے مسلمان مرد وعورتوں کو ستایا پھر توبہ بھی نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کے عذاب ہیں۔''

یہ جلا دینے والا عذاب اللہ کے بندوں کو مصیبت میں مبتلا کرنے کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا اس جرم سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ کیوں کہ اس جرم کی اللہ کے ہاں معافی نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ جس قدر ظلم کیا ہوگا، اس کے بقدر ضرور بدلہ دلائے گا۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن جب جہنم سے چھوٹ جائیں گے یعنی پل صراط پار کر چکے ہوں گے تو انھیں جنت اور جہنم کے درمیان میں ٹھہرایا جائے گا، دنیا میں انھوں نے ایک دوسرے پر جو زیادتیاں کی تھیں، وہاں وہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں گے، پھر جب وہ بالکل پاک صاف ہو جائیں گے، تب انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔''[1]

⑤ اللہ کے احکام کو نہ ماننے والوں کی سزا

اللہ کے فرامین کو نہ ماننے کی سزا یہ ہے، ایسے لوگوں کو بدترین سزا سے دوچار کر دیا جائے گا کہ جس سزا کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں جہانوں سے ہوگا۔ پھر اس عذاب سے کوئی بھی

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب القصاص يوم القيامة، رقم: 6535.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کو بچا نہیں سکے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۱۰﴾ (الروم: 10)

''پھر آخر برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہے، اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے، اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین نہ ماننے والوں کو دنیا اور آخرت میں بدترین عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۝۸۵ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۝۸۶﴾ (البقرة: 85-86)

''اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ان کے خلاف دوسروں کی طرف داری کی ہاں جب وہ قیدی بن کر تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کے فدیے دیئے لیکن ان کا نکالنا جو تم پر حرام تھا (اس کا کچھ خیال نہ کیا) کیا تم بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو کوئی ایسا کرے اس کی سزا اس کے سوا کیا ہے؟ کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذابوں کی مار۔ ہاں اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلہ خرید لیا، ان کے نہ تو عذاب ہلکے ہوں گے اور ان کی نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدد کی جائے گی۔''

مومنوں کی صفات ہیں کہ اطاعت وفرمانبرداری بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دُعائیں بھی کرتے ہیں کہ مالک ہمیں بس اتنی تکلیف دینا کہ جو ہم برداشت کرسکیں۔ ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر وزن نہ لادنا۔ یہی لوگ کامیاب ہیں۔ نا کہ رب کے باغی اور نافرمان کہ جو احکام الٰہی کو ٹھکرادیتے ہیں۔ لہٰذا احکام الٰہی کی پابندی کرنی چاہیے۔ یہی کامیابی ہے۔ چنانچہ اہل ایمان اسی ڈر اور خوف کی وجہ سے ہمیشہ اور اللہ رسول ﷺ کے فرامین کی پابندی کرتے ہیں اور مخالفت سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۟ وَ اغْفِرْ لَنَا ۟ وَ ارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۧ﴾ (البقرة : 286)

''اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت کے مطابق اس کے لیے (اجر) ہے، جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب) ہے، جو اس نے کمایا۔ اے ہمارے رب! ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں۔ اے ہمارے رب! ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسے تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا، اے ہمارے رب! ہم سے نہ اُٹھوا جس کی ہم میں طاقت نہیں، اور درگزر کر تو ہم سے، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تو ہمارا آقا ہے، بس ہماری مدد کر کافروں کی قوم پر۔''

⑥ بدکردار کی سزا

بے حیائی والے کاموں کو اللہ قطعاً پسند نہیں کرتا، لیکن اس کے باوجود اگر بے حیائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کام کیے جائیں تو پھر اللہ کی غیرت کو جوش آتا ہے، جس کی وجہ سے بدکردار لوگوں کو دنیا اور آخرت کی بدترین سزاؤں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾ (یونس : 27)

''اور جن لوگوں نے بُرے کام کیے ان کی بدی کی سزا اس کے برابر ہوگی اور ان کو ذلت ڈھانپ لے گی، ان کو اللہ سے کوئی نہ بچا سکے گا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ دیئے گئے ہیں یہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں، ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ : 81)

''یقیناً جس نے برے کام کیے اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہیں۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ ﴾

(الانفطار : 14-15)

''اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے بدلے والے دن اس میں جائیں گے۔''

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (النمل : 90)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے وہ خود تمھیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔‘‘

⑦ جھوٹ بولنے کی سزا

جھوٹ بدترین گناہوں میں سے ایک ہے۔ اس لیے کہ بہت ہی بری عادت ہے، کہ جس میں بھی پیدا ہوجائے یہ عادت انسان کو برا بنادیتی ہے۔ اور ایسے شخص پر کوئی بھی اعتماد نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی بات کا کوئی شخص کبھی یقین کرتا ہے، کیوں کہ جھوٹ کو اللہ تعالیٰ ختم کردیتا ہے۔ جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جھوٹے کی بات کو کوئی بھی اہمیت نہیں دیتا۔ اس وجہ سے کہ وہ خود بخود ختم ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ﴾ (الشوریٰ : 24)

’’کیا یہ کہتے ہیں؟ کہ پیغمبر نے اللہ پر جھوٹ افترا کرلیا ہے، اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگادیتا اور اللہ تعالیٰ جھوٹ کو مٹادیتا ہے اور سچ کو ثابت رکھتا ہے۔ وہ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے۔‘‘

جھوٹ بدترین گناہ ہے جس کا انجام جہنم ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’سچ کو لازم پکڑو کیوں کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کا اہتمام کرتا رہتا ہے، حتی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچو، جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا اور جھوٹ وغیرہ اختیار کیے رکھتا ہے۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''[1]

⑧ ذکر الٰہی سے اعراض کرنے والوں کی سزا

اللہ کا ذکر کامیابی ہے، اور اللہ کے ذکر سے اعراض ناکامی ہے۔ اس لیے کہ جب ہم اللہ کا ذکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہوگا۔ حدیث قدسی ہے:

'اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ .'[2]

''میں بندے کی امیدوں کے قریب ہوں اور اس کے ساتھ ہوں، جب کہ بندہ میرا ذکر کرے۔''

یعنی اللہ کے ذکر سے اللہ کا ساتھ اور معیت خاصہ نصیب ہوتی ہے، لیکن جب اللہ کا ذکر نہ کرے گا تو اللہ کا ساتھ بھی نہیں ملے گا، بلکہ شیطان کا ساتھ ملے گا۔ جس سے تباہی اور بربادی ہی ملے گی۔ کامیابی نہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ۝ وَ اِنَّهُمْ لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ﴾

(الزخرف : 36-37)

''جو شخص اللہ کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں، وہی اس کا ساتھی رہتا ہے، وہ انھیں راہ سے روکتا ہے اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔''

ذکر الٰہی سے اعراض کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب البر والصلة، باب صیح الکذب حسن الصدق ..... ، رقم:6094 .

[2] صحیح بخاری کتاب التوحید، باب قول الله "ویحذرکم الله نفسه"، رقم :7405 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾﴾ (الجن : 17)

''تاکہ ہم اس میں انھیں آزمائیں اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیر لے گا اللہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔''

⑨ نماز نہ پڑھنے والوں کی سزا

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں، نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی کی تڑپ رہی، نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں
جو میں سربسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں؟

نماز اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک اہم ترین فریضہ ہے کہ جس کی ادائیگی ہر بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، اس کی ادائیگی سے اللہ کی رحمتوں اور برکات کا نزول ہوتا ہے، جب کہ چھوڑ دینے سے لعنت و پھٹکار کا نشانہ بنتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴿٧﴾﴾ (الماعون : 4تا7)

''تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں دینے سے گریز کرتے ہیں۔''

نماز پڑھنے والوں کے لیے تباہی ہے، یہ وہ نماز ہے کہ جس کو اللہ نے قبول نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر اس نماز کو قبول نہیں فرماتا کہ جو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے ہٹ کر ہو۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ: 'صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ.' ''تم اس طرح نماز پڑھا کرو کہ جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''[1]

[1] صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين، رقم :631 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر عمل میں رسول ﷺ کی اتباع لازم ہے۔ اسی طرح نماز میں بھی اتباع رسول ضروری ہے جو نماز آپ کے طریقہ کے مطابق ہوگی، قبول ہے، ورنہ ردّ کردی جائے گی۔ ایسی نماز کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسی وجہ سے مذکورہ آیت میں نماز پڑھنے والوں کو بربادی کی وعید سنائی گئی ہے۔ کیونکہ ان کا نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا برابر ہے۔

اور نماز نہ پڑھنے والوں کی سزا جہنم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ ﴾ (المدثر:40تا43)

''بہشتوں والے گنہگاروں سے سوال کرتے ہوں گے، تمھیں جہنم میں کس چیز نے پہنچایا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہیں تھے۔''

⑩ قصداً بری باتیں کرنا

اللہ تعالیٰ اچھائی کو پسند کرتا ہے اور برائی کو ناپسند کرتا ہے، اس وجہ سے ضروری ہے کہ برائی سے اپنے آپ کو بچایا جائے، کیونکہ یہ بھی بدترین برائی ہے کہ جس کا انجام بہت ہی برا ہے۔ اس برے انجام کا سامنا دنیا میں بھی ہوسکتا ہے اور آخرت میں بھی۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَ اَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ ۚ لَوْ لَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ (القصص : 81تا83)

''آخر ہم نے اسے اُس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت اس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی، نہ وہ خود اپنے آپ کو بچانے والوں میں سے ہوسکا۔ اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر پہنچنے کی آرزوئیں کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے کہ کیا تم نہیں دیکھتے؟ کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے، اور تنگ بھی اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا، کیا دیکھتے نہیں؟ کہ ناشکروں کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی۔ آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے، نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں، پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔''

قارون کو اس لاؤ لشکر کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ زمین میں فساد پھیلانا چاہتا تھا، فساد کی ہی ایک شکل بری باتیں بھی ہیں، کیونکہ بری باتیں کسی بھی برائی کی ابتدئیات میں سے ہیں جو کسی بھی برائی کے لیے راستہ آسان کرتی ہیں۔ یہ بھی دنیا کی تباہی اور آخرت کی بربادی کا سبب بن سکتی ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرة : 81)

''یقیناً جس نے برے کام کیے اور اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہے۔''

یہ جہنم کی سزا بھی گناہوں اور برائیوں کی وجہ سے ملی ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ گناہوں کو اور بری باتوں کو چھوڑا جائے کیونکہ برائی کا بدلہ ہمیشہ برا ہی ہوا کرتا ہے۔ برائی سے کبھی اچھائی نہیں ملا کرتی۔ ہاں اچھائی سے ضرور اچھا انجام ہوا کرتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حِسَابٍ ﴿﴾ (المؤمن : 40)

''جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلہ ہی ملے گا اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور ایماندار ہو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے۔''

(11) ظلم وزیادتی کی سزا

ظلم وزیادتی بدترین گناہوں میں سے ایک ہے کہ جس کا ارتکاب ایک مسلمان سے بعید ہے۔ کیونکہ مسلمان مسلمان کا خیر خواہ ہمدرد اور بھلائی چاہنے والا ہوتا ہے۔ جب کہ ظلم وزیادتی ان چیزوں کے مخالف امور کا نام ہے۔ اس وجہ سے مسلمان کو ظلم وزیادتی کرنا قطعاً زیب نہیں دیتا۔ اور اگر ایسا کرے گا تو اس کا انجام بہت برا ہوگا کہ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل فرامین سے لگایا جاسکتا ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .'[1]

''ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں اور اندھیروں کا (سبب) ہوگا۔''

(12) خواہشات کے پیچھے چلنے کی سزا

جو لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، یقیناً ایسے لوگ گناہوں اور رب کی نافرمانی میں ملوث ہوجاتے ہیں، کیونکہ ناجائز خواہشات کی تکمیل ہوتی ہی رب کی نافرمانی کے ساتھ ہے۔ جب بندہ رب کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو مصیبتوں اور مشکلات میں مبتلا کردیتا ہے، تاکہ بندہ گناہوں سے اور ناجائز خواہشات کی تکمیل سے باز آجائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ

[1] صحيح بخاری، كتاب المظالم، باب الظلم ظلمان يوم القيامة، رقم:2447 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ (الشوریٰ : 30)

''تمھیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور تو وہ بہت سی باتوں سے درگزر فرمالیتا ہے۔''

انسان کے اپنے کردار کی وجہ سے مشکلات آتی ہیں۔ جس قدر اپنی خواہشات کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ اسی قدر ہی مشکلات و مصائب کا شکار رہتا ہے۔ رب کا نافرمان بنتا ہی چلا جاتا ہے۔ جو رب کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ مہربان نے خواہشات کی پیروی سے روکا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾﴾

(المائدۃ : 49)

''آپ ان کے معاملات اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی فیصلہ کیا کیجیے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجیے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر اُدھر نہ کریں۔ اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انھیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے، اور اکثر لوگ بے علم ہی ہوتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو حکم دیا ہے کہ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں، اگر ایسا کریں گے تو یہ آپ کو اللہ کے فرامین سے دور کردیں گے۔ یعنی اپنی یا کسی کی ناجائز خواہشات کی تکمیل اللہ کے فرامین سے بغاوت پر آمادہ کرتی ہے۔ نہ اپنی خواہشات کے پیچھے لگیں اور نہ ہی دوسروں کی خواہشات کی تکمیل کی کوشش کریں۔ بلکہ ہر حال میں اپنے رب کے فرامین کی پابندی کریں، ہوسکتا ہے کہ اس سے تھوڑے سے دنیاوی مفادات پر چوٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑے، لیکن اس کی قطعاً پرواہ نہ کریں، بلکہ ہر حال میں اللہ کے فرامین کو مقدم رکھیں۔

اسی میں فلاح و کامیابی ہے۔ اور اسی سے دنیا اور آخرت کی ترقی حاصل ہوگی۔ بصورتِ دیگر ذلت و رسوائی کے گڑھے میں گرتے چلے جائیں گے کہ جہاں سے بچانے والا بھی کوئی نہ ہوگا، ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ قبل اس کے کہ ہم سے یہ فرصت کے لمحات چھین لیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴾

(الکھف : 28)

''اور اپنے آپ کو انھیں کے ساتھ رکھئے کہ جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں، اور اسی کی رضا کے متلاشی ہیں، خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جاؤ، دیکھو اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے، اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔''

⑬ ایمان نہ لانے والوں کی سزا

ایسے لوگوں پر اللہ کی طرف سے لعنت و پھٹکار برستی ہے کہ جو ان کی دنیا کی زندگی بھی اجیرن کر دی جاتی ہے۔ اور آخرت میں بھی انتہائی دردناک عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿ (الانعام : 125)

''پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہے، اس کے سینہ کو اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے، جس کو بے راہ رکھنا چاہے، اس کے سینہ کو بہت تنگ کر دیتا ہے، جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے، اسی طرح ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے، یہ پھٹکار ان لوگوں کا مقدر ہے کہ جو ایمان نہیں لاتے ہیں۔''

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے، اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیتا ہے، لہٰذا ان کو ایمان نہیں نصیب ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت اور ان کی قوم کے جواب کا ذکر فرمایا کہ:

﴿ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ﴾ (الصف : 5)

''اور یاد کرو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا: اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو؟ حالانکہ تمھیں بخوبی معلوم ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں، جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔''

⑭ دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے کی سزا

بندۂ مومن کی کامیابی اس میں ہے کہ وہ شرک و معاصی سے بچے، رب کو یاد کرتا رہے اور عمل صالح کرتا رہے، لیکن اگر وہ اس پر دنیا کی زندگی کو ترجیح دے تو یہ روش بربادی کا باعث ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ ﴾

(النازعات : 37 تا 39)

''تو جس نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی، اس کا ٹھکانہ جہنم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی ہے۔''

دنیاوی زندگی کو ایمان پر ترجیح دینے کی سزا جہنم کا بدترین عذاب ہے، اس عذاب سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ایمان کو مقدم کیا جائے۔ دنیاوی زندگی کو ثانوی حیثیت دی جائے۔ اسی میں کامیابی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝﴾ (الاعلیٰ : 14تا17)

''وہ انسان کامیاب ہوا کہ جس نے اپنا تزکیہ کیا۔ اللہ کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔''

⑮ شرک کرنے والوں کی سزا

شرک بدترین گناہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی معاف نہیں فرماتا، بلکہ مشرک کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی تھا: 'لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِعْتَ أَوْ حُرِّقْتَ .' [1]

''اللہ کے ساتھ کبھی بھی شرک نہ کرنا اور اگرچہ تجھے کاٹ دیا جائے یا پھر جلا دیا جائے۔ (لیکن شرک نہ کرنا)۔''

کیونکہ شرک انتہائی ذلت کا باعث ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝﴾

(بنی اسرائیل : 22)

''اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرا (ورنہ) تو برے حالوں بے کس ہو کر بیٹھ رہے گا۔''

---

[1] صحيح الترغيب والترهيب للالبانی ، كتاب الصلاة ، الترهيب عن ترك الصلاة۔ مسند أحمد: 238/5 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر نبیوں کی جماعت بھی شرک کر بیٹھتی تو ان کو ہلاک کر کے دوسرے لوگوں کو دین کا وارث بنا دیا جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (الانعام:88)

''اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو اُن کے اعمال ضائع ہو جاتے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ'' اس آیت کریمہ میں شرک کی ہیبت ناکی اور اس کی خطرناکی کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ زمر آیت (65) میں فرمایا:

﴿ وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾

کہ''آپ کو اور آپ سے پہلے تمام انبیاء کرام کو بذریعہ وحی بتا دیا گیا ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا۔''[1]

شرک سراسر ظلم ہے، اور ظالم اور بدبخت کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (یونس : 106)

''اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے نہ کوئی ضرر پہنچا سکے۔ پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں حق ضائع کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔''

مشرک کے گناہ معاف نہیں ہوں گے، کیوں کہ اس نے رب پر الزام لگایا ہے کہ معاذ اللہ، اللہ کمزور ہے کہ جس کو شریک کی ضرورت پیش آ گئی ہے۔ اکیلے سے کام نہ بن پایا۔ لہٰذا دوسروں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے۔ اس

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت الآیة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود بھی اگر کوئی الزام لگائے اور شرک کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو کبھی بھی معاف نہیں کرے گا، ارشاد ربانی ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ (النساء : 48)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔''

جس کو اللہ معاف نہیں کرے گا۔ تو پھر اس بدبخت کے لیے دُعائیں کرنے کا کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ نے مشرک کے لیے دُعا سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا أُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ﴾

(التوبة : 113)

''پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دُعائیں مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں، اسی امر کے ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ جہنمی ہیں۔''

اس آیت میں تاکید کی گئی ہے کہ مشرکین کا شرک و کفر جب ظاہر ہوجائے تو ان سے دوری اختیار کرنا ایمان کا تقاضا ہے، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی لیے اس سے اگلی آیت (114) میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ:

﴿ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيْمَ لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ أَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۭ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ ﴾

(التوبة : 114)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے اس لیے طلب مغفرت کی تھی کہ انھوں نے اپنی دعوت کے ابتدائی عہد میں اس سے وعدہ کر دیا تھا کہ وہ اللہ سے اس کے لیے طلب مغفرت کریں گے۔ لیکن بعد میں جب انھیں یقین ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے کلی طور پر اعلان براءت کر دیا۔ بے شک ابراہیم دردمند اور بردبار تھے۔''

اس لیے کسی کے لیے جائز نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے اس عمل کو دلیل بنا کر مشرکین کے لیے طلب مغفرت کرتے۔

بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے۔ وہاں پہلے سے ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، چچا! آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیجیے تا کہ آپ کے لیے میں اللہ کے یہاں سفارش کر سکوں تو ابوجہل اور ابن ابی اُمیہ نے کہا، ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے دست بردار ہو جاؤ گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ان کے سامنے اپنی بات دہراتے رہے، لیکن ابوطالب نے آخر میں یہ کہا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں، اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم، میں جب تک اللہ کی طرف سے روک نہ دیا جاؤں آپ کے لیے طلب مغفرت کرتا رہوں گا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ [1]

[1] صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم: 4675- صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 240- مسند أحمد: 433/5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 4

برائی کی قباحتیں اور نقصانات

① برائی، توبہ کی راہ میں رکاوٹ

برائی اللہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کا سبب ہے۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ برائیوں سے اور گناہوں سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔ لیکن انسان کو طبعی طور پر اللہ نے کمزور بنایا ہے۔ اس وجہ سے کسی بھی چیز کی اصلیت تک حقیقی طور پر نہیں پہنچ پاتا۔ بسا اوقات کسی ایسی چیز کو اپنا لیتا ہے جو عارضی طور پر اس کو اچھی لگتی ہے یا بھلی معلوم ہوتی ہے۔ حالاں کہ وہ چیز اس کے لیے نقصان دہ بھی ہوتی ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو منع بھی کیا ہوتا ہے، لیکن یہ اس کی اصلیت تک پہنچے بغیر ہی اس کو اپنا لیتا ہے، یا کر بیٹھتا ہے۔ اسی طرح یہ انسان اللہ کے حکم کی بھی خلاف ورزی کرتا ہے اور اپنا نقصان بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسان سے اپنے حکم کی خلاف ورزی منظور نہیں ہے، لیکن یہ اپنی طبعی کمزوری کی وجہ سے ایسا کر بیٹھتا ہے۔ جب یہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آ جاتا ہے۔ اور وہ برائی کرنے والے کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا۔ مثال کے طور پر بدعت ایک برائی ہے، اور بدعتی انسان کی توبہ قبول نہیں ہوتی، بلکہ اسے توبہ کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ چنانچہ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’اَلْبِدْعَةُ أَحَبُّ إِلَى إِبْلِيْسَ مِنَ الْمَعْصِيَةِ، اَلْمَعْصِيَةُ يُتَابُ مِنْهَا، وَالْبِدْعَةُ لَا يُتَابُ مِنْهَا.‘[1]

’’شیطان کے نزدیک عام معصیت کی نسبت بدعت زیادہ محبوب ہوتی ہے،

[1] شرح السنة للبغوی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ عام معصیت اور نافرمانی سے توبہ کی جاسکتی ہے مگر بدعت سے توبہ نہیں کی جاسکتی۔''

② برائی کے معاملہ میں تعاون نہیں

برائی چونکہ اللہ کی ناراضگی اور غصے کا سبب ہے، لہٰذا اس سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہی سچے مسلمان کی پہچان ہے۔ نا کہ برائی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے معاشرہ تباہ و برباد ہوجائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ معاشرہ کو تباہ و برباد دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے برائی پر تعاون سے روکا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ﴾ (المائدة : 2)

''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو، ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو، اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔''

لہٰذا ضروری ہے کہ برائی سے تعاون ختم کرو، بلکہ برائی کو اپنی طاقت کے مطابق پوری قوت کے ساتھ روکو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم سے جو بھی برائی کو دیکھے اپنی قوتِ بازو سے روک دے، اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے منع کرے، اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اس برائی کو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ ہے۔''[1]

③ برائی سے منافقت پیدا ہوتی ہے

منافقین کی بہت سی بری خصلتیں ہیں۔ انہی بری خصلتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كون النهى عن المنكر ....، رقم: 49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافق ایک دوسرے کو برائی پر آمادہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے اس کردار کی طرف نشان دہی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾ (التوبة : 67)

''تمام منافق مرد وعورت آپس میں ایک ہی ہیں، یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کو بھول گئے ہیں، اللہ نے انھیں بھلا دیا، بے شک منافق ہی فاسق و بدکردار ہیں۔''

④ برائی تدبیرِ بد سکھلاتی ہے

غلط چالیں چلنا بھی برائی ہے، کیوں کہ جو دماغ سازشی ہوتا ہے، وہ بری چالیں چلتا ہے، اس وجہ سے بری چالیں بھی انتہائی برے گناہوں میں سے ایک ہیں کہ جو انسان کو راہِ راست پر کبھی بھی نہیں آنے دیتی۔ راہِ راست پر تو تب آئے کہ جب کبھی کوئی اچھی سوچ اپنے اندر پیدا ہونے دے۔ اور کبھی اچھی چیز کے بارے میں سوچے تو یہ ہمیشہ نقصان پہنچانے کی ہی فکر میں ہوتا ہے، اس کو سیدھی راہ کی توفیق کیسے مل سکتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ۝ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَ مَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَ لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ ﴾ (فاطر : 42-43)

''اور ان کفار نے بڑی زور دار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے تو وہ ہر اُمت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے، پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آ پہنچے تو بس ان کی نفرت میں ترقی ہوئی دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور ان کی بری تدبیروں کی وجہ سے اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے، سو کیا یہ اسی دستور عذاب کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے؟ پس آپ اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔''

⑤ برائی سے مصائب آتے ہیں

برائی سے مصائب و مشکلات آتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ لَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴾ (السجدة : 21)

'' بالیقین ہم انھیں قریب سے چھوٹے عذاب، اس بڑے عذاب کے علاوہ چکھائیں گے، تاکہ وہ لوٹ آئیں۔''

اور اہل مأرب پر عذاب کا یوں تذکرہ آیا ہے:

﴿ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَ هَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴾ (سبا : 16-17)

'' لیکن انھوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کی رو کا پانی بھیج دیا اور ہم نے ان کے ہرے بھرے باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور بکثرت جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔ ہم نے انھیں ناشکری کا یہ بدلہ دیا۔ ہم ایسی سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سورۃ القصص میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴾ (القصص : 59)

''تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا، جب تک ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے اور ہم بستیوں کو اسی وقت تک ہلاک نہیں کرتے ہیں جب کہ وہاں رہنے والے ظلم و ستم پر کمر نہ کس لیں۔''

اور سابقہ ظالم اقوام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ ﴾ (هود : 101-102)

''ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا خود انھوں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا اور انھیں ان کے معبودوں نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا، جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے، جب کہ تیرے پروردگار کا حکم آ پہنچا، بلکہ اور ان کا نقصان ہی انھوں نے بڑھا دیا، تیرے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے، جب کہ وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے، بے شک اس کی پکڑ دردناک اور نہایت سخت ہے۔''

سورۃ الاعراف میں فرمایا:

﴿ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ﴾

(الاعراف : 96)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈر جاتے تو ہم ان پر آسمان وزمین سے ان پر برکتوں کے دروازے کھول دیتے، لیکن انھوں نے جھٹلایا تو ہم نے انھیں ان کی کمائی کے باعث پکڑ لیا۔''

انسان پر جو مصائب آتے ہیں، وہ اس کے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝﴾ (الشوریٰ: 30)

''تمھیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمالیتا ہے۔''

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝﴾ (الروم: 41)

''خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا اس لیے کہ انھیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ چکھادے، ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔''

﴿وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الزخرف: 76)

''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ خود ظالم تھے۔''

ابن آدم کو خطاب کرتے ہوئے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَ مَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝﴾

(النساء: 79)

''تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے، ہم نے تجھے تمام لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تمھیں کوئی بھلائی ملتی ہے، تو یہ اللہ کا فضل وکرم ہوتا ہے، اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو تمھارے کسی گناہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ امام ترمذی نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انسان کو چھوٹی یا بڑی کوئی بھی تکلیف پہنچتی ہے، تو اس کے گناہ کی وجہ سے پہنچتی ہے۔ اور اللہ تو اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿ وَ اَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَ اسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۸﴾ وَ کَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ؕ﴿۱۰﴾ ﴾ (اللیل : 8تا10)

''اور جس نے بخل کیا اور اللہ سے بے نیازی برتی، اور نیک بات کی تکذیب کی تو ہم عنقریب اس کے لیے تنگی کی راہ کو آسان بنا دیں گے۔''

⑥ برائی نفس کو برا بنا دیتی ہے

انسان کا نفس تو برائی پر اکساتا ہی رہتا ہے، سوائے ان نفوسِ قدسیہ کے جن پر اللہ کا خاص فضل وکرم ہوتا ہے، اس لیے کہ وہ برائی کا حکم نہیں دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا:

﴿ وَ مَاۤ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ ﴾ (یوسف : 53)

''اور میں اپنے آپ کو خطاؤں سے پاک نہیں بتاتا ہوں، بے شک انسان کا نفس برائی پر بہت زیادہ اُبھارتا ہے، سوائے اس نفس کے جس پر میرا رب رحم کرے، بے شک میرا رب بڑا مغفرت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

'اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا .' [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب فى الاعية، رقم :2723 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ نصیب فرما اور اسے پاک فرما تو اس کے لیے بہترین پاک فرمانے والا ہے تو اس کا مددگار اور آقا ہے۔''

⑦ برائی شیطان کی پسندیدہ ہے

شیطان مردود نے اللہ ربّ العزت کے سامنے یہ اعلان کر دیا کہ:

﴿قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝﴾ (الحجر : 39تا40)

''(شیطان نے) کہا: اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں زمین ان کے لیے مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بجز تیرے بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں۔''

⑧ برائی اور انجام بد

برائی چونکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے، اس وجہ سے برائی سے کسی خیر کی توقع نہیں ہونی چاہیے، بلکہ یہ تو سراسر تباہی اور بربادی کا سامان ہے۔ یہ تباہی اور بربادی دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی ہے۔

﴿ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝﴾ (الروم : 10)

''پھر آخر برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا اس لیے کہ وہ اللہ کو جھٹلاتے تھے، ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔''

میدانِ جنگ کو چھوڑ کر بھاگنا گناہ اور برائی بتلایا گیا ہے۔ اس جرم کا ارتکاب برائی کی وجہ سے ہوا۔ بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خٰسِـِٕیْنَ ﴿۶۵﴾ (البقرۃ : 65)

''اور یقیناً تمھیں ان لوگوں کا علم بھی ہے کہ تم میں سے ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور ہم نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔''

غور فرمائیں بنی اسرائیل کے کچھ افراد بندر بنا دیے گئے تھے، ان کی شکلوں کو مسخ کر دیا گیا تھا، اس کی وجہ ان کا برائیوں کے لیے حیلہ سازی کرنا تھا۔ جب برائیوں میں بڑھ گئے تو بندر بنا دیے گئے۔ اس انجام کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں دی ہے:

﴿قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾﴾ (المائدۃ : 60)

''آپ کہہ دیں کیا میں تمھیں خبر دوں؟ اس سے بدتر سزا (کس کی) ہے اللہ کے ہاں (وہی) جس پر اللہ نے لعنت کی اور غضب کیا اور ان میں سے بنا دیئے بندر اور خنزیر اور (انھوں نے) طاغوت (سرکش، شیطان) کی غلامی کی۔ وہ لوگ بدترین درجہ میں ہیں اور سیدھے راستے سے سب سے زیادہ بہکے ہوئے ہیں۔''

یہ گناہوں کی وجہ سے ہوا۔ اور یہ لوگ کائنات کے بدترین لوگ قرار پائے۔ یہ برائیوں کا بدلہ دنیا میں ملا ہے آخرت میں بدترین عذاب سے دوچار کر دیے جائیں گے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾﴾ (ق : 25تا26)

''جو نیک کام سے روکنے والا، حد سے گزر جانے والا شک کرنے والا تھا۔ جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا، اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔''

کیونکہ اس نے برائیوں کا ارتکاب کیا۔ یہ احسان جتلایا کرتا تھا، حق میں شک کرتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھا تھا۔ ان گناہوں کا نتیجہ جہنم کے بدترین عذاب کی صورت میں نکلا، اس لیے کہ برائی کا انجام اور بدلہ برا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ﴾ (الروم : 10)

''پھر آخر برا کرنے والوں کا ہی برا انجام ہوا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔''

﴿ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ ﴾ (محمد : 1تا3)

'' جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی یقین کیا جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے، اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا دین بھی وہی ہے اللہ نے ان کے گناہ دور کر دیئے۔ اور ان کے حال کی اصلاح کر دی یہ اس لیے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اس دین حق کی اتباع کی جو ان کے لیے اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کے احوال اسی طرح بتاتا ہے۔''

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ برائی کا انجام برا ہے۔ برائی ہی ہے، جو کہ انسان کو ایمان سے دُور کر دیتی ہے اور کفر پر ہمیشہ کاربند رکھتی ہے۔ اچھے کام سے الگ کر دیتی ہے۔ برے کام کا دلدادہ بنا دیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ برائی اور بری موت

شرک و معاصی کا ارتکاب کر کے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ان کافروں کی جان نکالنے کے لیے جب فرشتے آتے ہیں، اور موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں، تو اللہ کے لیے اپنی اطاعت و بندگی کا اظہار کرنے لگتے ہیں اور مجسم عجز و انکساری بن جاتے ہیں، اور مارے دہشت کے شرک کا انکار کر بیٹھتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے تو شرک کا ارتکاب کیا ہی نہیں تھا، تو فرشتے ان کی بات کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہاں، تم نے شرک کا ارتکاب کیا تھا، اور اللہ تمھارے کرتوتوں کو خوب جانتا ہے، اس لیے جھوٹ بولنے اور انکار کرنے سے تم جان بر نہ ہوسکو گے، اب تم لوگ اپنے اپنے گناہوں اور شرکیہ اعمال کے مطابق جہنم کے مختلف طبقات میں ان کے دروازوں سے داخل ہوجاؤ اور ہمیشہ کے لیے اسی میں جلتے رہو، جو اللہ کی عبادت سے منہ پھیرنے والوں کے لیے بدترین ٹھکانا ہے، ارشاد فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝﴾

(النحل : 28تا29)

”اُن کی روحیں فرشتے اس حال میں قبض کریں گے کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوں گے، تو وہ نیاز مندی کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے، تو ان سے کہا جائے گا، ہاں، بے شک تم لوگ جو کچھ کیا کرتے تھے انھیں اللہ خوب جانتا ہے۔ پس تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ، جہاں تم ہمیشہ کے لیے رہو گے جو تکبر کرنے والوں کے لیے بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ کفار کی روحیں موت کے بعد ہی جہنم میں داخل ہوجاتی ہیں، اور قبروں میں جہنم کی آگ کی سوزش ان کے جسموں تک پہنچتی رہتی ہے، قیامت کے دن ان کی روحیں ان کے اجسام میں دوبارہ داخل کردی جائیں گی اور وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں بھیج دیے جائیں گے۔[1]

سورۃ الانفال میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ ﴾ (الانفال:50)

''اور اگر آپ وہ منظر دیکھ لیں تو تعجب کریں جب فرشتے کافروں کی روح نکالتے ہیں، ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں لگاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اب چکھو آگ کا عذاب۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ اس آیت کا تعلق واقعہ بدر سے ہے، لیکن یہ حکم تمام کافروں کو شامل ہے، جیسا کہ اللہ نے سورۂ انعام آیت (93) میں فرمایا: ﴿ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ﴾ کہ ''فرشتے اپنے ربّ کے حکم سے انھیں مار رہے ہوں گے۔'' اور اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا یہ تمہارے کیے کا نتیجہ ہے۔''[2]

⑩ برائی اور بری قبر

عذاب قبر برحق ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ چنانچہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ''ایک یہودیہ عورت ان کے پاس آئی، اور عذابِ قبر کا ذکر کیا اور ان سے کہنے لگی: اللہ تجھے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذابِ قبر کے بارے میں سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! عذاب قبر ہے،

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ.
[2] تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد میں نے آپ کو کوئی ایسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا کہ جس میں آپ نے عذابِ قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔ امام منذر نے یہ لفظ زیادہ کیا ''عذاب قبر برحق ہے۔''[1]

مزید برآں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ:

'اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَقَالَ: اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ.'[2]

''یقیناً نبی کریم ﷺ عذاب قبر اور فتنہ مسیح دجال سے پناہ مانگتے تھے، اور فرماتے: تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

'اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.'[3]

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور جہنم کے عذاب اور زندگی و موت کی آزمائشوں سے، اور کانے دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

برے لوگوں کی قبر بری ہوتی ہے، اللہ ربّ العزت نے داعی الی اللہ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو پہلے فرعون اور فرعونیوں سے نجات دی، اور جب فرعون اپنے لشکر کے ساتھ سمندر میں غرق ہوا، اور فرعون اور فرعونیوں کو بدترین عذاب نے آ گھیرا، دنیا میں نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ سمندر میں ڈبو دیے گئے۔ اور قبر اور برزخ میں صبح و شام یعنی ہر وقت ان کو آگ کا عذاب دیا جاتا ہے، اور جب قیامت آئے گی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ فرعون اور

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1372.

[2] سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: 2067۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1377.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرعونیوں کو شدید ترین عذاب میں ڈال دو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ ﴾ (المومن : 45تا46)

''پس اللہ نے اسے فرعون اور فرعونیوں کی بری سازشوں سے بچالیا، اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیرلیا۔ وہ لوگ صبح وشام نارِجہنم پر پیش کیے جاتے ہیں، اور جس دن قیامت آجائے گی، اللہ کہے گا فرعونیوں کو سب سے سخت عذاب میں داخل کرو۔''

علامہ سیوطی نے کرمانی رحمۃ اللہ علیہما کی کتاب 'العجائب' کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ آیت کریمہ عذاب قبر کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس لیے کہ آیت میں روحوں کو عذاب دیا جانا، روزِ قیامت کے عذاب سے پہلے بتایا گیا ہے۔''[1]

اسلام کے بارے میں جس شک وشبہ میں رہتے ہوئے گنہگار آدمی نے زندگی گزاری تھی قیامت کے روز اسی شک وشبہ پر اسے اٹھنے کا ''مژدہ'' سنایا جاتا ہے۔[2]

کافروں اور منافقوں سے منکر نکیر بڑے اکھڑ اور غضبناک لہجے میں سوال کرتے ہیں۔ سوال و جواب میں ناکامی کے بعد فرشتے لوہے کے گرز کافر اور منافق کے دونوں کانوں کے درمیان مارتے ہیں جس سے وہ بری طرح چیخنے چلانے لگتا ہے جسے جن و انس کے علاوہ باقی ساری مخلوق سنتی ہے۔[1]

⑪ برائی اور بری قیامت

برائی چونکہ اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے، اس وجہ سے دنیا میں بھی برائی کی وجہ سے پریشانیاں

---

[1] بحواله تيسير الرحمن : 1324/2 . [2] دیکھیں: الترغيب والترهيب ، رقم : 5220 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتی ہیں۔ اور آخرت میں بھی عذاب کا سبب بنتی ہے۔ اور اس وقت انتہائی شرمندگی کا سبب ہوں گی کہ جب ساری کی ساری برائیاں پوری کائنات کے سامنے لاکر رکھ دی جائیں گی۔ غور کریں کوئی برائی چاہے ظاہراً کی جائے یا پھر چھپ کر کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ قیامت کے دن لاکر سامنے رکھ دی جائے گی۔ اور کہا جائے گا:

﴿ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ ﴾

(بنی اسرائیل : 14)

''کہ اپنے نامہ اعمال کو پڑھ لو۔ یہی تیرا حساب وکتاب کرنے کے لیے کافی ہے۔''

یعنی قیامت کے دن سب کیا دھرا سامنے آجائے گا۔ لہٰذا قیامت کے دن شرمندگی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ برائیوں سے اجتناب کیا جائے۔ اور بری قیامت اور سخت حساب سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض نمازوں میں یہ دعا پڑھتے تھے:

'اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِی حِسَابًا يَسِيْرًا .'[2]

''اے اللہ! میرا حساب آسان کردے۔''

[1] سنن ابوداؤد، کتاب السنة، رقم :4751۔ سلسلة الصحيحة، رقم :1344 .

[2] مسند احمد : 48/6 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمۃ الکتاب

حضرت آدم علیہ السلام جنت میں ایک ''حادثہ'' سے دوچار ہوکر مع حضرت حوا علیہا السلام دنیا میں آ گئے۔ یہاں اُن سے پیدائش کا سلسلہ شروع ہوگیا اور رفتہ رفتہ بنی نوعِ انسان سے دنیا بھرگئی۔ پھر جس شخص کو زندگی ملی، موت بھی اُس کے لیے لازم ہوگئی۔ چنانچہ اُس روز سے آج تک آدمی پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں۔ زندگی میں ہر شخص کو موت کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو بقاء نہیں ہے۔

اس جہانِ رنگ و بو میں پیدائش اور موت کا درمیانی وقفہ یعنی زندگی معرضِ ابتلاء میں ہے۔ اللہ رب العزت بندوں کو آزماتا ہے کہ کون اس عالم کون وفساد میں زندگی اس کی مرضی کے مطابق گزار کر وطنِ آخرت کو لوٹتا ہے اور کون اللہ رب العالمین کی ناراضی مول لے کر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾

(الملك : 2)

''اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ آزمائے تم کو کہ کون تم میں عمل میں زیادہ اچھا ہے۔''

پھر ہر شخص یہ جانتا ہے اور اُسے پختہ یقین ہے کہ وہ مرنے والا ہے۔ موت اس کی گھات میں ہے۔ ردائے حیات تار تار ہونے کو ہے۔ قبر کے تنگ و تاریک زندان کا سامنا ہے اور اُس نے دنیا میں گزاری ہوئی زندگی کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا ہے۔ کیونکہ وہ دنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں عبث نہیں آیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾

(المومنون : 115)

''کیا تم نے گمان کیا کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا.....؟ اور یہ کہ تم ہماری طرف نہیں لوٹے گے۔''

مطلب یہ کہ تم دنیا میں بے کار اور عبث نہیں آئے ہو۔ بلکہ بڑے اہم کام کے لیے بھیجے گئے ہو۔ ہاں صالح اعمال کے ذریعے ہبوط کو صعود سے بدلنے، جلاوطنی کی زندگی گزار کر باعزت مراجعت اور شائستہ کاموں کے وسیلے اجازہ فلاح لینے کے لیے دنیا میں آئے ہو۔

اور یاد رکھو.....! کہ تم نے اس مستقر میں ہمیشہ ہمیشہ نہیں رہنا۔

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾ (آل عمران : 185)

''ہر آدمی موت کو چکھنے والا ہے۔''

﴿ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴾ (الانبیاء : 93)

''سب کے سب ہماری طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔''

﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴾ (الرحمن : 26)

''جو کوئی روئے زمین پر ہے سب فنا ہونے والا ہے۔''

رحمت عالم، خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ سے خطاب ہوتا ہے:

﴿ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴾ (الزمر : 30)

''بے شک آپ بھی رحلت فرمانے والے ہیں اور بے شک وہ (سب لوگ) بھی مرنے والے ہیں۔''

چنانچہ حضور پرنور ﷺ پر بھی وقتِ نزع طاری ہوا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سکرات کے وقت پانی کا ایک پیالہ موجود تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ اس میں ہاتھ مبارک ڈال ڈال کر چہرۂ مبارک پر پانی ملتے تھے اور اللہ سے یوں دعا کرتے تھے:

'اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ'[1]

''یا الٰہی! مدد کر میری موت کی سختیوں اور تکالیف پر۔''

یہاں تک کہ جناب رحمت للعالمین ﷺ کی روحِ مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور سیّد الکونین ﷺ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ پھر جناب سیّد ولد آدم ﷺ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تجہیز و تکفین کی۔ جن کا مرقد پُر انوار مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

اے غافل انسان! سوچ.....!! کہ وہ پاک ہستی جو بعد از خدا بزرگ ہیں۔ موت اُن سے بھی نہ ٹلی۔ آپ ﷺ کا سارا کنبہ اقبیلہ، خاندان، ازواج مطہرات، بیٹے، بیٹیاں، داماد، نواسے..... سب خون کے رشتے دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین تمام اولیاء اللہ، صالحین، بندگان خدا، بڑے بڑے بادشاہ، حکمران، چھوٹے بڑے سب انسان ایک ایک کر کے چل بسے۔ کوئی نہ رہا اور نہ کوئی رہے گا۔ پھر اے غافل! تو بھی چلنے کی تیاری کر۔ سفر کا سامان جمع کر ؎

زندگی کیا لذتِ عصیاں کی ناداں غور کر!!
برق رو دھارے پر اِک تنکا ہے جو بہہ جائے گا
دیکھتے ہی دیکھتے لذت فنا ہوجائے گی.....!
اور عذاب اس کا ہمیشہ کے لیے رہ جائے گا

(جوش)

یہ ایک حقیقت ہے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں۔ ہر روز ہم اپنے ہاتھوں سے خویش و

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: ۹۷۸۔ سنن ابن ماجة، رقم: ۱٦٦۳۔ المشکاة، رقم: ۱٥٦٦٤۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقارب، اعزہ واحباب کو دفن کرتے ہیں۔ ان کے جنازے پڑھتے ہیں اور ایک عبرت کی دنیا لیے قبرستان سے لوٹتے ہیں۔ لہٰذا یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ موت آئے گی!! جنازہ اُٹھے گا۔ اس سے پہلے تعمیر حیات کرلیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ ﴾ (الکھف: 107، 108)

''بے شک! جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے نیک۔ ان کی مہمانی کے لیے جنت الفردوس کے باغ ہوں گے۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہیں چاہیں گے وہاں سے جگہ بدلنا۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آخرت میں جنت کا وعدہ ان لوگوں کو دیا ہے۔ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عقیدۂ توحید کے ساتھ مان کر زندگی بھر نیک کام کریں گے۔ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کو سوچ سمجھ کر اور جان بوجھ کر پڑھنے کے بعد کلمہ کی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے۔ سنت نبوی کے مطابق اللہ کی خالص عبادت کریں گے۔ پانچوں نمازیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے نمونہ کے مطابق پڑھیں گے۔ رمضان کے روزے رکھیں گے۔ زکوٰۃ دیں گے اور بشرط استطاعت حج بیت اللہ کریں گے، اپنے اخلاق سنواریں گے۔ حقوق العباد پورے کریں گے۔ سچ بولیں گے۔ رزق حلال کھائیں گے۔ ہاتھوں، پاؤں، آنکھوں، کانوں اور زبان پر خوفِ الٰہی کا پہرہ بٹھائیں گے۔ لہٰذا مسلمانو! نرمی، بردباری، صبر، تحمل، توکل، عفو، شکر گزاری، افشائے سلام، مہمان نوزی، بیوی سے حسن سلوک، خاوند کی اطاعت، ہمسایوں سے نیک سلوک، ہدیہ وتحفہ دینا، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر رحم، نوکروں سے اچھا سلوک، شرم و حیا، والدین کی اطاعت، اولاد کی تربیت، بیمار پرسی، تواضع، احترامِ علم، خندہ پیشانی سے ملنا، اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے ناراض ہونا، قرابت کے حقوق کو نگاہ میں رکھنا، ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا، معاملہ داری میں کھرا ہونا، ہاتھوں اور زبان سے کسی کو ایذا نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینا، پردہ پوشی کرنا، خوش اخلاقی اور خوش کلامی کو اپنانا، کھانا کھلانا اور نیکوں کی دعوت قبول کرنا، خودداری، غیرت، حمیت، خلق سے استغناء، سوال سے بچنا، ملنساری، خوش گفتاری، محبت، اخوت، مروّت، خیرات، سخاوت، احسان کرنا اور انسان کے کام آنا اپنا معمول بنالیں۔ زندگی کے باغ میں ان صفات کی شجر کاری کریں کہ اس کے سایہ میں بیٹھنے کی فرشتے آرزو کریں۔

اور خبردار جھوٹ، جھوٹی گواہی، دھوکا، فریب، بدزبانی، تکفیر، غیبت، بہتان، نیک عزت، بدخلقی، بدظنی، تجسس، رشوت، خیانت، ظلم، تکبر، غرور، حسد، بغض، کینہ، غصہ، ریاکاری، بخل، بدعہدی، زبان درازی، گالی گلوچ، سب وشتم اور دل آزاریٔ خلق سے کوسوں دور رہیں۔ ان رذائل کی روئیدگی کو چمنستانِ حیات سے اکھاڑ پھینکیں کہ شجرۃ الایمان کی جڑوں کے لیے کوڑھ ہے۔

الحاصل! آج ہی اپنی اصلاح کرلیں فضائل سے دامن ایمان بھرلیں اور رذائل کے کوڑا کرکٹ سے سینے کو صاف کرلیں۔ اللہ کی مرضی کے مطابق پاک صاف اور ستھری زندگی گزاریں۔ آج سے کوئی نماز ترک نہ کریں۔ ماہِ رمضان آئے تو محبت سے سینے سے لگائیں۔ کوئی روزہ نہ چھوٹے، مال کی زکوٰۃ دے کر قبر میں روشنی کا سامان مہیا کریں کہ ترکِ زکوٰۃ سے دوزخ کی آگ بھڑکتی ہے۔ استطاعت ہے تو پہلی فرصت میں فریضہ حج سے سبکدوش ہوں کہ مشکوٰۃ شریف میں حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ صاحب استطاعت کا بغیر حج کیے مرنا یہودی یا عیسائی ہوکر مرنا ہے ؏

نقش و نگار دیر میں خون جگر نہ کر تلف

ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾ (آل عمران : 102)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور سوائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے کسی اور حالت پر نہ مرنا۔''

مطلب یہ ہے کہ جب تمہیں موت آئے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری میں آئے، موت تم کو مسلمان پائے۔ چونکہ موت کے آنے کا کسی کو علم نہیں کہ کس سال، کس مہینے، کس دن، کس گھڑی، کس لمحہ آئے گی اور کس جگہ آئے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دن یا رات کی ہر گھڑی اور ہر لمحہ ہر ہم حالت اسلام پر ہوں۔ اللہ کے حکم بردار ہوں۔ کسی لمحہ بھی ہم قرآن و حدیث کا خلاف نہ کر رہے ہوں تا کہ موت جس گھڑی بھی آئے۔ ہم کو نیکی، بھلائی اور اچھائی کی حالت پر پائے۔ اسلام کے مطابق کام کرتے ہوئے پائے۔ ایسی موت اللہ تعالیٰ کی خوشی کا پیغام ہے۔ خاتمہ بالخیر کی علامت ہے۔ اس جنازے پر اللہ کی رحمتوں اور بخششوں کی بارش ہوئی۔ جنازہ اٹھے گا تو ایسا! ؏

فضا تیری مہ و پرویں سے ہے ذرا آگے!
قدم اُٹھا یہ مقام آسماں سے دور نہیں

اس لیے مسلمان بھائیو! یاد رکھو! یہ عالم ناؤ نوش دراصل ماتم خانہ بر ناؤ پیر ہے۔ یہ حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ بچپن جوانی میں قدم رکھتا ہے اور جوانی برق رفتاری سے بڑھاپے کی آغوش میں پہنچتی ہے اور بڑھاپے سے قبر دو قدم ہے۔ پھر اے طلسم دوش و فردا کے اسیرو! امروز کا فکر کرلو۔ جو کچھ کرنا ہے آج ہی کرلو کہ زندگی کی جوئے شیر بہہ رہی ہے۔

چراغِ راہ بنالو چراغِ فاراں کو
اندھیری رات کو پھر ضوفشاں بنانا ہے

(ان شاء اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "